

فنائی الشیخ

اسرارِ رزق

فقیروں کی دنیا میں پہلی توارتخ



رجیدہ غلام محمد و گے

پیٹھ دیالہ گام



22 جولائی 1978ء میں فوٹو کھینچنے کی کوشش میں غلام محمد اپنے زور روح سے
اوپر اٹھاتے ہوئے۔ شاید سلطان کی زندگی میں یہ عکاسی کا پہلا واقعہ ہوگا

فناء فی الشیخ

اُس اُس زے

(فقیروں کی دنیا میں پہلی توارتخ)

رجیدہ غلام محمد و گے

پٹھ دیالہ گام، اسلام آباد (کشمیر)

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتابہ ہند ناو	:	اس آسزے
مصنف	:	رجیدہ غلام محمد وگے
چھپن وری	:	۲۰۱۱ء
قیمت	:	300 روپے
کمپیوٹر کتابت	:	TFC سنٹر سرینگر 2473818
طباعت	:	الحیات پرنٹو گرافرس، سرینگر 9419403126

غلط نامہ در کتاب کے حوالہ جات فناء فی الشیخ

نمبر شمار	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	دُرس
1	18	6	شکمہ روس	شکمہ روس
2	31	آخری ۵ ویں سطر	ابدی	ابدی
3	32	آخری سطر	تیں	پنہ نس
4	33	4	تراوٹھ	تراوٹھ (مٹھ)
5	38	4	لی بیاں	بی بیاں
6	38	شعر	شد مبین آں داند	کہ انخر شد است
7	40	آخری دوسری سطر	منز ماری	منز ماری
8	41	آخری ۵	ترتھ	ترٹھ
9	43	4	لغزشہ	لغزشہ
10	43	آخری ۷	سوچہ	سونچہ
11	43	آخری سطر	تبھی	تلمھی
12	44	آخری ۷	مورمت	بکرم
13	52	5	وچھمت نہ	وچھمت
14	52	آخری ۲ سطر	متاعی	اتباعی
15	53	4	بہ	تہ
16	57	آخری 2	تج	تیج
17	58	5	ولن	
18	59	8	دال گور بالی	اچھو وچھو ڈال گڈریالی
19	60	پہلی سطر	درویش	درویش
20	60	آخری 4	یوان	ونہ

آسن	آسنہ	آخری 2	62	21
پتھ	یتھ	آخری سطر	66	22
رجیدتہ سلطان از عبد الحمید بز از بمنہ سرینگر	مضمون کا حوالہ آخر پر یہ ہے	آخری حوالہ	68	23
بوڈ بھرت بانہ	بوڈ بنتھ مانہ	دوسرا پیج پہلی سطر	78	24
عموما آس	عموما آمس	3	78	25
چائے میسر سپدان	چاء میر	تیسرا پیج (۱)	78	26
نشمہ ہمت	نشمہ بت	دوسرا پیج 3 سطر	79	27
نژن دول	نژل دول	آخری ۵ سطر	80	28
انھمبر پٹھ	انھر پٹھ	سطر 2	81	29
Lice بشری جسد زوون	بشری جسد زوون	دوسری پیج ۲ آخری	81	30
تیج ہا	تیج	آخری ۶	81	31
سلطان صائبین	سلطان صاحبس	آخری سطر	83	32
بیماران	سماران	پہلی سطر	84	33
کارمے	کاربے	9	86	34
راژ ہندس	رژر ہندس	آخری سطر	86	35
وزنہ کین ایامن	وزنکس	سطر 9	87	36
تاحال اگست ۲۰۱۲ء	تاحال اگست ۲۰۰۹	دوسرا پیج	89	37
عملیات ورتاون و آل	عملیات ورتاوت ون	سطر 8	93	38
بارگاہ ایزدی طرفہ	بارگاہ زیدی	سطر 5	98	39
لوگمت	لوگمت	4	99	40
آنڈر آنڈر	انڈر انڈر	شعر 4	106	41
ہژر لدی تھور	ہژر لدی تھور	شعر 9	107	42

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
07	منارہ مخدوم زیارت شریف	۱
09	تعارفی کلام درویش	۲
11	اے اے اے زے ”فناء فی الشیخ“	۳
13	ILLITRACY	۴
15	نذرانہ بیعت	۵
16	نسب نامہ فقیر سلطان از خاندان پنڈت و لک ویری ناگ (ورناک)	۶
17	آشنائی دم بدم	۷
19	تواریخ ہم نشینی	۸
21	تواریخی پزیر	۹

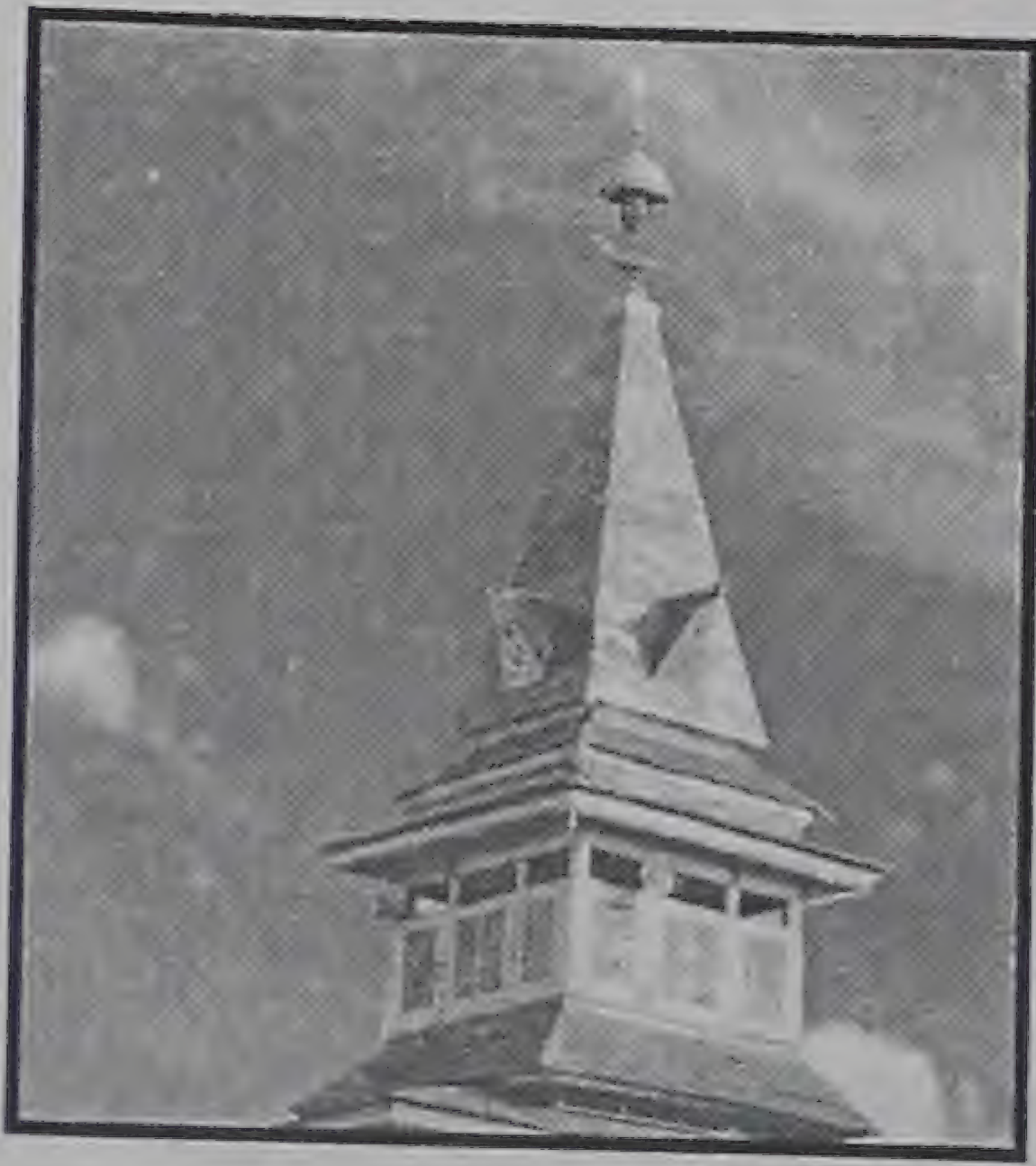
23	پوز گواه	۱۰
24	جلوئے محبوب وادہ شد	۱۱
26	تعارف مصنف	۱۲
29	مجروح رشید	۱۳
33	الفخر فخری والفقیر منی	۱۴
45	ایتراف	۱۵
49	گس بنہ طائب سلطان	۱۶
54	السلطان والبرہان للہ	۱۷
58	ہونچ کتھ	۱۸
65	تعارف سلطان صائب	۱۹
69	جسم تہ روح حال سلطان درویش متوفقیہ بدسگامی	۲۰
98	حصہ مناقب رجوع بارگاہ بہ وسیلہ سلطان	۲۱
101	دُعایا بابت شہنوازہ "شہید"	۲۲
102	نذرانہ شہید	۲۳
104	توبہ بسوئے بارگاہ الہی جل شانہ	۲۴
107	سلام بخدمت پیر	۲۵

110	اوایل سلطان	۲۶
126	اہل دل	۲۷
135	”کریوٹ مبول“	۲۸
136	مرتبہ سلطان	۲۹
142	گل ریحان	۳۰
144	ونتہ سلطانس	۳۱
146	گوس دیوانتے	۳۲
148	ولنہ آس سلطانس	۳۳
150	بے گانے	۳۴
152	پیر روحی سلطان صائب	۳۵
155	یک نگاہے	۳۶
160	رنج ہاجر	۳۷
163	پیرہ تھزر	۳۸
169	سہروردیہ پیر ثانی	۳۹
173	لول	۴۰
175	آخری منزل باسلطان	۴۱

177	بندہ نائب خدا	۴۲
179	چہ عجب	۴۳
181	التجّاز سلطان بسوئے سلطان بزبانِ رجیدہ	۴۴
183	کرشمہ (کرامات) درویش	۴۵
185	قطعات	۴۶
187	شکوہ بہ تو یارب	۴۷
189	تصانیفِ رجیدہ	۴۸



”منارہ مخدوم زیارت شریف“



جس وادی ریشیاں میں تیر مارنا گناہ تھا قرار
یہاں ہی خونباری کے بادل سفید دیکھئے
آج وادی جدیدیت کے گھٹا ٹوپ میں اُلجھی پھنسی حصول مادیات کی
تشنگی میں بے قرار شدہ مخلوق انس کے لیے یہ مختصر تواریخ از رجیدہ درویش
فقیر پیش ہے۔ متعقدان روح اور روحانیت کے طالب جواذ کر اللہ سے
تطمین القلوب کے پیکراں گذرے ہیں۔ عظمت سلطان حمزہ کے جستجو
میں دور زمانہ سال ۱۹۶۱ء سے مصنف کو دامنگیری پیر شرعی اسد اللہ مقدر
ہوئی۔ جو ۱۴ سلسلہ میں منہمک شب و روز چسپان تھے۔ تقدیر نے بحکم

مخدوم جلالی گرہاٹ میں مدخول کرا دیا۔ جس میں ایک نامعلوم کسان
زادہ سُلہ شیخ بدسگامی پاء درز نجیر مقید ہی ہوا تھا۔

ادراک ہو کہ سلطان العارفین کے جلوہ ترجمانی کا جلالی شہود شیخ
سلطان سال ۱۹۶۵ء سے ملاقات ناگہے ہوا کرتے۔ اس دور جلالی میں
متو، تنفرانہ، پُرکشف، سنگ باز کے ساتھ چند لمحات گزارنے کرامت سے
کم نہ تھی۔ بوسیله مصنف کو بُلا و املا۔ تو اس نور یزدانی سلطان کو مشاہدِ اُپا کر
مدح مناقب ہوئے۔ جو کلیتاً عشق و ندامت میں فنا فی الشیخ ہے۔ جو راز
اصل میں کسی بھی صاحب سے نہ سمجھا جائے۔ جب کہ بندہ خدا سامنے
کرشمہ وسیلہ تار ب اور مصنف بندہ تشنہ راہِ حق ظاہر و باطن۔

یہ بھید ہے جو قلندرانہ نہ کہے
کس کی تاب مقدار کر دے تو یارب



تعارفی کلام درویش

یہ کتابہ منہر یوسہ کاشرس منہر چھے لبکھنہ آمہر چھے یہ کوشش کرنہ آمہر ز
 وہمہ صدی ہندہن ابتدا یی ایامن منہر کوسہ حالتہ اُس کاشر زبانی ، اوہ ہیلہ
 سلطان صائب اتھ دورس منہر اکہ جلالی حالت زمنس منہر بہ قدرت سراسر
 تبدیل سپد۔ اُمی سندی ساری حرکات رود کتھ کرنس منہر پرانی تہ نفرتی
 اداہوسان زان تو تمہی جملات تہ الفاظ جات ہیکو نہ در تحریر کھالتھ۔ ادبی
 دیکھکس۔ یہ منہر ز مانس منہر۔

اوہ کن گر ہر رنگ کوشش کہ اصلی طرز ادا لیکھنس منہر کرمہ آیہ تبدیلی
 کہ اصلی مانے گوشہنہ گنہ صورتس منہر بدلہ یُن وومید چھ کہ پر ن واکر سمجھن
 پنہ نئے کاشر۔ تہ یو وے اتھ مرتبس ہیکہ نہ زیوہ ستی ادب کرتھ تمہ کن
 چھ معذرت خاہ۔

یہ تہ زانیو کہ انسانی بشریت چھ نفرت غیر کرنک پسندیدہ وجہ فقر
 آسان تہ روپوش سر وجودک ذرا یجہ تہ واریاہ مشقتہ پتھ آیہ یہ جلالی

طریقت پسند درویش ہنر مختصر زندگی توہمہ بروٹہہ گن۔ ینہ اُمی ہندس
سیلابی زائرین منز کانسہ ہند مجال چھ یا آسہ۔ یمہ بروٹہہ چھ اُمس فقیر
سُنز مکمل سوانح اردو ہس منز و نہ چھپاؤنس پراران۔
پر یویمہ فانی فانی دُنہک اکھ پرون صفحہ یُس پرہ وُن روزتہ پرون تہ
گرتھنہ۔

بہ درویش سُنز

جندس پیوند

رجیدہ دیا لگامی

اول محرم ۱۴۳۲ھ

”تاکید“

اُس اُس زے

”فناء فی الشیخ“

قارئین کرام! ”موئے“ سے باریک معاملہ کا نام اعتقاد ہے۔ جس کو دل میں پانے کے لیے علم سے زیادہ عمل یعنی مرشد مومن سے یا اس کی صحبت عمل یا مشاہدہ کے ہی ممکن ہوا ہے جس کی گواہی موسیٰ اور خضریٰ علیہ السلام کے ثابت از فرقان ہے۔

یہ کتاب ایک اُمی سابقہ عمر زندگی سُلہ، پھر سلطان سے متعلق ہے۔ آپ کو معلوم ہو کہ اس کی پوری نہ صحیح لیکن در صحبت مشاہدہ و تہربہ کے بناء اس کی سوانح ترتیب و تحریر کے آخر پر ریڈیو کشمیر سے آگاہی دی گئی یعنی سال ۲۰۰۱ء میں کہ کسی کے پاس کوئی لکھنے کی مواد ہو وہ رجیدہ کے مرتب کردہ سے شامل کرے۔

یہ بھی تنبیہ کی گئی کہ اس مرد فقیر کے متعلق کوئی بھی فرد نادیدہ و مشاہدہ بے صحبت تواریخ لکھنے کی مجال نہ کرے۔ تب اس درویش صاحب کے متعلق اردو زبان میں تین سو صفحات پر کمپوز کی گئی سوانح جس کو وادی کے

مقتدر علماء، مبلغ واعظ پھر سابقہ ڈائریکٹر ریڈیو راز صاحب کے مطالعہ توجہ ہے۔

اس توارتخ کے توسط میں یہ مختصر تعارفی توارتخ اور مناقب بزبان کشمیری مقتدین کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔ جس میں آپ اس مردِ درویش کے اوائل ۱۹۷۰ء سے حالِ جلالیہ کے واقف ہو جائیں۔

کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اور بھی کوئی اس کے سُراقہ میں آرزو نہ کریں۔ اور مصنف کے اجازتِ شرط ترجمہ دگر زبانوں سے ضروری ہے۔ آگاہ رہے کہ تجربہ اور مشاہدہ روبرو کے بناء توارتخ سوانح درویش فقیر کے بالمقابل مدح و مناقب اور دیگر اہم معلومات آج تک اردو زبان میں تحریر ہوئے ہیں۔ جن میں کئی اجراء شدہ کتب، غزلیات و مناقب سے آپ مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اب یہ مختصر تحفہ توارتخ مطالعہ ہو۔

بہ ترجمانِ رجیدہ دیالہ گامی

صوفی محمد اشرف، حافظ باغ، سرینگر

ILLITRACY

After shaping autobiography of Sula farmer whose ancestors come from Hatem Pandit, the then convert. Hatam Sheikh from Verinag to Badasgam, unfortunately stone on which this detail was inscribed, which is presently in the framed wall room of Rajeedah, was gifted for his tomb but not accepted by this illiterate family only because they felt insulted due to pandit name in the beginning and Rajeedah's name in the end. Rajeeda has written history of Sula Sahib which elaborates about his family and also about those who visited him, one can find those books in the library at Rajeedah's home. These books are in Persian, Urdu & Kashmiri languages. Certain books are computerized and waiting for printing and issuance.

Now in 2011, Rajeedah has compiled a brief history of Sultan in Kashmiri language, which is in your hands now.

The true mission was to inform new generation about this soft saint, that will be hated by anti-sofism Muslims but the same will be a gift for spiritual lovers of all sects and religions.

But it is a matter of great regret that family members of Sultan, i.e. sons of Sultan's daughters, illiterate and selfish, busy in material collection cannot bear the people who were near and dear to Sultan. It is due to this reason that no spiritual guidance is carried forward except, Rajeedah, who is only duty bound to Sultan after the great dervish passed away in 1990.

Contribute in printing of this book for common people.

(1) (Marble stone caved by)

Abdul Rashid Bhat, R/o Khonmoh (Srinagar)

(Witnesses of true situation)

(1) Sajad Ahmad Zargar, R/o Tral

(2) Suneel Razdan, R/o Shalla Kadal, Srinagar



سلطان صاحب بدسگام

نذرانہ بیعت

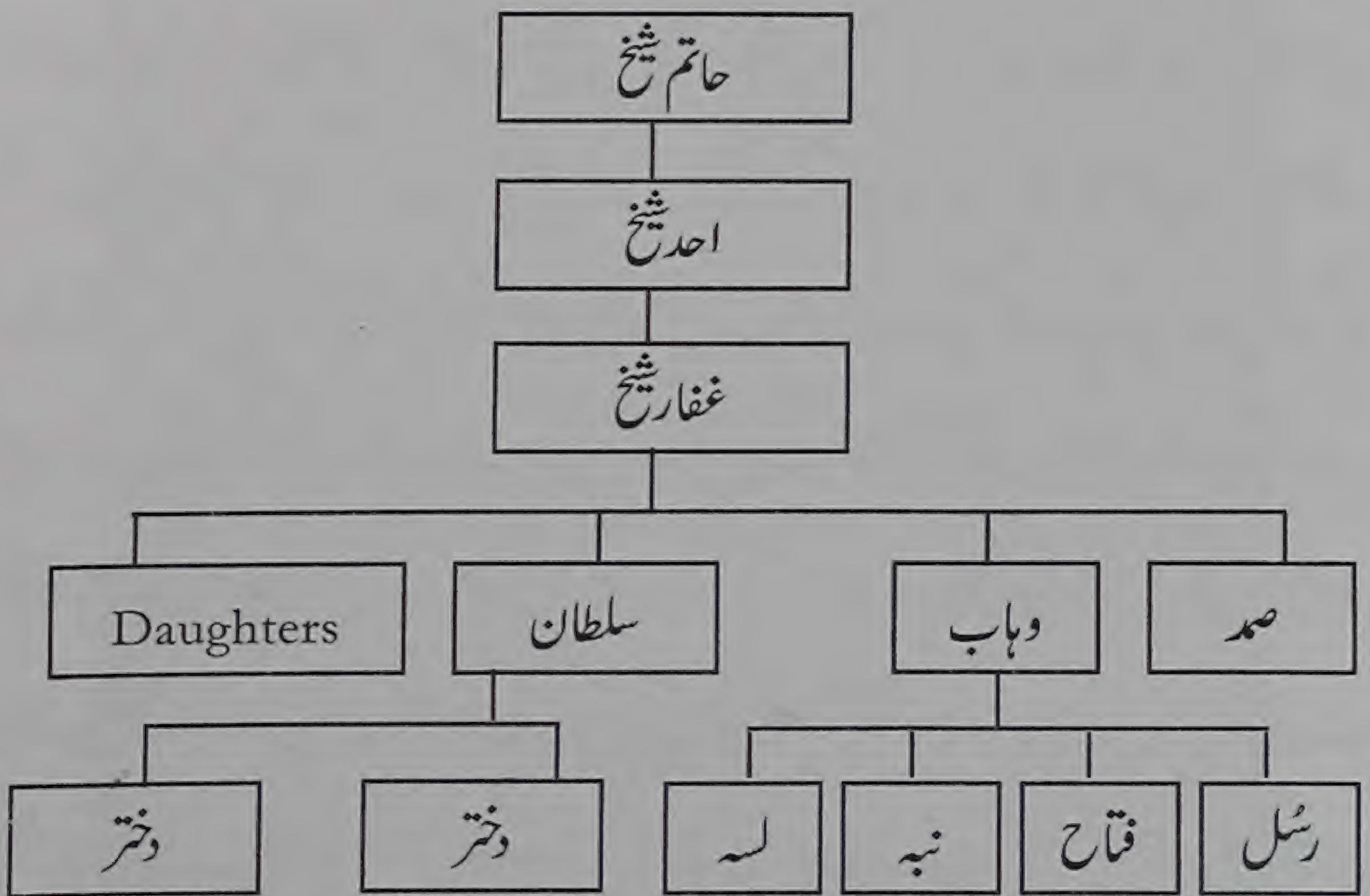
عہد شیخ سلطان سُلہ متودرویش فقیر سلطان صاحب کے متعلق یہ پہلی مختصر تواریخ از خلاصہ سوانح سلطان مصنفہ رجیدہ کے یہ شائع کرنے میں ذات اور اجتماع زمانہ کی تواریخی سچائی قابل فخر سمجھا جائے۔ کہ دن بدن آنے والے اس ذات کو جہاں وسیلہ مشکل کشاء سمجھ کر فریادی باذن اللہ بننے میں وہاں نوسل کو جو توحید دانوں کے درس سے عملی زندگی میں نابالغ ہیں جب کہ زندگی میں کہیں کوئی تنکہ وسیلہ کے بغیر نہیں ہلتا۔ جب کہ ہر وقت طلب دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ اس کتاب کے پیش کرنے میں ہر فرد جہاں متوسلطان کی ظاہری زندگی سے مختصر آگاہی پائے ہیں یہ حقیقت تسلیم کی جائے کہ خاندان ظاہریہ کے لوت پوت اول و آخر پر ایک ہی نہیں بلکہ صد ہزار بار مشکور رہنے کی تقاضا کرتی ہے۔ جہاں رجیدہ کی کلہم زندگی ایسے نفرت کنندہ بے پہچان درویش ۱۹۶۵ء سے ہی وقف نصیب ہوئی، یزدان قبول مشقت و محنت فرمائے۔ اس خانہ طفل بران پر اپنی لازوال نعم و ہدایت سے دستگار فرمائیے۔ آمین۔

پسرانہ رجیدہ

فیاض احمد و گے، بشیر احمد و گے، پیٹھ دیالہ گام

نسب نامہ

نسب نامہ فقیر سلطان از خاندان پنڈت و لک ویرناگ (ورناک)



بصدق دل جواب دیجئے۔ آپ پورے افراد کنبہ کے تعلق دار جو ایک ہی
چولہے کی ہانڈی یا دوسرے بھتیجے گزرے اور سال ۹۰ تک بالغ عمر کے گنتی میں
لاؤ کہ کس نے اس کے ساتھ کتنے ایام اور کتنے شب گزارے ہوں حالانکہ
ایک ہی گھر میں رہنے والو۔ سلطان صاحب کے پوتے اور بھتیجے سمیت اُن
کے اولاد، اچھی طرح گریبان میں سونگھئے۔ سچ کڑوا قبول ہو۔



آشنائی دم بدم

میں غلام محمد ملک ولد غلام احمد ملک ساکنہ آڈ دھرنہ ڈوروا حاطہ ۳ کلو میٹر دور موضع بدسگام کا آج سے قبل ۱۹۵۲ء پانچویں جماعت کا طالب علم تھا کہ اپنے نزدیکی حل مشکل کے بارے میں ماں کے ساتھ ابھرتے جواں درویش نامی سُلہ صیب کے پاس گیا۔ اس دور میں وہ رمزاً ہی حواس گم ظاہر ہوئے تھے۔ یہ ملاقات مارچ ۵۲ء میں طفلانہ شوق میں ہوئی۔ اس کے بعد مئی ۱۹۵۵ء میں پھر ماں کے ساتھ گیا تب مشکل حل ہو پائی جو اسے ۱۹۵۲ء میں اشارتاً بول دیا تھا۔

اب تک کی عمر میں اس کے ساتھ ملاقات ہوتے رہے۔ لیکن ان کے روپوشی بعد میں یہاں ان کے مقبرہ پر زیادہ تر حاضر ہوتا رہتا ہوں۔ محترم رجیدہ صاحب کا کیا کہئے وہ اس فقیر کے ہر دور ہر معاملے اور ہر دم آخر تک ساتھ رہے یہاں تک کہ آخری سانس بھی ان کے ہی سینہ پر رخصت لی۔

پہا کہ ہمسایہ درویش تہ و گے صیب (محترم رجید) درویش یسٹرز

پورہ پر زہت و پیراؤ نہ پتھ ۴ اگست ۱۹۹۰ء تئس تان یلہ امہ بٹھک ہناہ دور
 رود۔ رودس بہ ات مقبرہ شریفس تہ ینہ گڑھن والین ہند حال و چال
 و چھان۔ اُز یک تان برابر۔ امہ پورہ آگہی پتھ ونہ بہ سبہ پاٹھی کی کہ
 و گے صائب چھ تن تنہا اُمس مرشدہ سُنْد عائل تہ فقیرانہ امین بہ برکت تہ
 اجازت راہ سلوک۔ باذن اللہ تہ یمہ کتابہ ہند عملی تعبیری ناویہ ونہ اُمت
 چھ چھ شکمہ روس پڑرتہ ات کس ہیکہ مبدل و نتھ۔

بلکہ چھ سلطان صائبس زارین پنن تہ دور کین یہ اعتراف تہ تہ
 مبارک تہ زیتھ فانی دنیا ہس منز آیہ اُمس فقیر سُنز گوڈنچہ توارتخ پڑچو
 دید و آسہ بروئہ گن۔ وومید چھ کہ اردو زبان منز پورہ لچھ ہنز توارتخ تہ
 پیہ عوامس نش۔ یمہ لازوال کامہ ہند مبارک شوبہ محترم رجید صائبس پیہ
 تمن تہ یم اتھ سنہ۔

پروردگار چھن پڑکس سالیس تل۔ آمین

بہ غلام محمد ملک

۱۸ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ ساکنہ آڈہ دہرنہ بدسگام تحصیل ڈورو
 یہ چھ درویش صیبہ نس مقبرہ شریفس بروئہ کنہ اُس لبکھان۔ بہ
 گواہی سجاد احمد ترالی۔

تواریخ ہم نشینی

”یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین“ (القرآن)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اہل صدق کے ساتھ رہا کرو“۔

”قال رسول اللہ ﷺ ذکرُ الانبیاء عبادۃ ذکرُ الصالحین

کفارہ“

نبی برحق ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کا ذکر کرنا عبادت ہیں۔

بزرگوں کا تذکرہ کرنا گناہوں کا کفارہ بنتا ہے (ذکر جمیل)

”ذکر الانبیاء مع العبادۃ و ذکر الصالحین کفارہ“

انبیاء کا ذکر عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ذکر گناہوں کا

کفارہ فتح الکبیر ید اللہ فوق اید یہم۔ جو شخص اللہ کے ساتھ ہم نشین رہنا چاہتا

ہے اُسے چاہیے کہ وہ دوست خدا کے ساتھ اٹھے بیٹھے۔

زیر نظر کتاب و گے صاحب المتخلص ”رجیدہ“ رہبر طریقت کے تئیں

طالب حق و سالک راہ ہدیٰ مرشد طریق کا حکم رکھتی ہے۔ اس کتاب کے

حصہ نظم عمدہ الہامی ترتیب برنازاں ہیں دور حاضر کے توحیدی نہاد نسل اول

روحانیت کے اسباق سے مت بھٹکیں جو خدا رسائی ذریعہ باطن ہے یعنی

”حق و باطل سے آگاہی کا لازوال آئینہ حق“۔

اس لیے مرید کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے ارادہ و رضا کے سامنے اس طرح تابع کر دے جیسے مردہ غسال کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ جس طرح چاہتا مُردے کو پلٹتا ہے۔

مولوی روم ہرگز مولائے روم نہ بنتا جب تک کہ نہ اُسے شمس تبریز حاصل ہوا۔ حضرت شیخ سلطان بدسگامیؒ با کمالات طریقتی ہستی گزری اور مؤلف اسکا واحد ہم نشین صحبتی ہونے کے ناطے ہی تعارفی سند ابھی تک موجودِ حال ہے۔

میں حقیر نثار احمد وانی ولد سبحان وانی خاک پائے اولیاء جناب رجیدہ صاحب کے قلمی تحفہ جات برائے مقتداں کا مصترف و مشکور ہوں۔ خدائے لاشریک شرک و بدعات سے بچائے۔ یہ بھی قابلِ فراموش نہ ہو۔

مولویاں آں دھر فتویٰ شرک دیتے رہے

آج ان کی ہجوم ہے ناز و نعمت کے واسطے

کتاب اُسْ اُسْ زِے فنا فی الشیخ آئینہ عملیات اور مصدق ہے۔

آپ کا طالب دُعا

نثار احمد وانی

اقبال کالونی پیٹھ دیالہ گام

تواریخی پزیر

موضع بدسگامہ غفار شیخن نچو سُلہ شیخ مُتلہ منزینہ بروٹھہ چھیمہ دیالہ
 گامبکی کیشہ شخص یا نے محمد گنائی، عزیز میرتہ رمضان بٹ اُری کشتی موزیور
 تہ نالہ برنگی بند اکہ لُجہ یس بدسگامہ منز دیالہ گامس تان وسان چھ۔
 یمن ستری چھ سُلہ شیخ تہ در جوانی باج وائی کران آسان۔ یہند وُن
 چھ کہ یہ اوس سخ پابند صلوٰۃ تہ حلال خوری ژھاران۔ تہ رات دوہ
 موزوری کران اتھ دور زمانس منز اوس گامہ گامہ گیون جمائتہ سُلہ شیخ تہ
 اوس پنہ نہ گامچہ گیون جمائتہ ستری سخ لوی خوی تھاوان تہ نوٹ وایان۔
 اتھ دورس منز چھ فقیر مجذوبہ ناکر رحم صیب یس گوڈہ پہل زادہ چھ
 اوسمت تہ اُخرس قاض گنڈیون اُکس ٹینگر مجلس منز جای دفن رٹان اتھ
 گامس چھ نیوہ (ناوا) واتان۔ رحیم صیب چھ ۵ دسمبر ۱۹۴۳ء یمہ دُنیا گو
 ذریعت۔ امہ پتہ لگ بھگ اُٹھ و ہری چھ سُلہ شیخ ہنگہ منگہ درجنون یوان
 یمس انتہائی مزازہ کنی پاگل ونان رودتہ تہ تھبن حالاتن کن آویہ زولانہ
 بندتہ کرنہ، مگر کیشہ وقت گڑھتھہ ییلہ اُمسنز بن کتھن منز صفت ولایت
 تہ بصیرت نوں گو تہ لوکھو سمجھ کہ اُمس آہ رحم صیب بن جای بدلہ دنہ۔ تہ کیا ز
 یتہ اوس گرہزہ وُین پہل شُرینہ کران۔
 مشاہدہ تہ تواریخی تحریر اتکس عالمس پھوڑ دوان پیہ یہ مانن کہ وُنس

تان چھنہ کانسہ جلالی تہ طریقہ کس فقیرہ سہز حالات زندگی ذر ذرہ لچھ
 مڑ۔ تہ خصوصاً سُلہ صیپس ہوس جلالی آہنگری متس مجذوب نما فقیر سہز۔ بہ
 ونہ پی کہ یہ چھ یتھ دیالہ گامس اکھ بوڈ روحانی فخر۔ پیتہ سلطان صیپس آو
 ماسٹر صیب پٹن خادم تہ رازدار عطا کرنہ۔ پیتہ ونوزو گے صائب تہ چھ مسلسل
 در منزل ردِ خلق تہ سُلہ صیب تہ تھد پایہ نفرت کرن وول رود مت۔

محترم رجیدہ صیب چھ جناب علمدار سندس خلیفس یانے دیالہ گامہ
 حض بدرالدین ریشی سُنڈ پختہ تہ عملی عامل معتقد تہ پیہ ۱۹۶۲ء پٹھ جناب
 شرعی پیر اسد اللہ صاحبی سیر مقام روزان اوس شرعیہ تلوار تن دآرتھ برابر
 روزنہ پتھ حض سلطان العارفین سُنڈ حکمہ تہ اجازتہ مطابقی انتخاب برائے
 فقیر سُلہ صیب کرنہ آہتر۔ پٹن زندگی فقیر ستر گزارنہ کہ برکتہ چھ تحریراتہ
 توار سَخا در صحبت اُمی سہزہ پورہ زندگی قلمبند کرنہ آہتر۔

اُزچ کتاب یتھ ناو چھ اُسی اُسی زہی چھ نوَن ثبوت تہ اعلان
 بزبان درویش فقیر سلطان صیب یتھ منز کاٹھہ شک کرینچ گنجائش چھ نہ۔
 مے چھ وومید زینہ وائلِس ذریاتس روزنہ کاٹھہ گراؤید وے تم پرہن
 یہ موخر کتاب کاٹھرس منز تہ سوانح سلطان لیس الگ اردو زبان منز لیکھت
 چھ وئی چھپاوت محفوظ۔

تھند طالب دعا خیر

غلام حسن ریشی دیالہ گام

سابقہ ایس۔ او۔ اگریکلچر

پوز گواہ

کتاب موخصر حالِ زندگی سلطان صیب چھٹے بیٹے تہ گنہ شہادتچ
طلبدار۔ بیٹلہ زن بہ پانہ ور یہ بدہن پنہ نس نزدیک محمد یعقوب خان
دوستس ستریمکس لیکھن وائل سنزن مجلس مناقبن ادا کرنہ وزتہ شامل
روزان آمت چھس۔

یہ تحریر چھ پڑی پاٹھر درویشہ ہندن حرکاتن ہند قلمی فوٹویم تہ خیالات
نظمس یا نثرس منز مصنفن درج کرمیت چھ، یم روزن سلطان صیبس
دنیاہس ستر لازوال پائندہ، گوا، اصلی ونوپی کہ یہ ماچھ درویشہ سندو
یرٹھون۔ یم پنن وجود و شہود چ باوت قلمکی ذریعہ لیکھناوتہ اسہ دین حوصلہ
امہ باپت۔

بہ غلام محی الدین شاہ بابا نعمت پوری کو کرناگ چھس سلطان صیبس
مانن والین التماس کران زساری زانین یہ کتاب سلطان صائبن زندہ
تبرک۔ رب الکریم و لہ اسہ عزتکو جامو ستر۔ آمین۔

پوز گواہ

صوفی پیر ازادہ غلام محی الدین

۸ جنوری ۲۰۱۱ء

برنگ بالا کو کرناگ

جلوئے محبوب واہِ شُد

معتقدین حضرات

جس وجود نے کائنات کا رنگ لیا جو خالق مخلوق ہے۔ اس کی ہی ذات کریمی جب بشر اور جسدی ناپسندی میں اک جھلک کے جلوہ نما ہو۔ اُسے کن حروف سے آشکارا کیا جاسکے۔ آسان نہیں قدرت کا کہیں خود آشیانہ کی کرن دکھانا۔ جو خود لا مکان ہے۔ مجھے تو اتنی سکت نہیں کہ جب پاتا ہوں سنگِ سیاہ میں دُر ہوا کرتا۔ تو اس کی روحانی عجائبات کس طرح تحریر میں لاؤں۔

میں اُس دوسرے کا کم از کم آشنا ہوں۔ جو خود ایسے مردِ بزرگ نے اپنی کائنات میں راز دارانہ بظاہر گود پالیا ہے۔ جس نے ایسے عجوبے کا عکسِ زندگی (فوٹو) کے مانند کھینچا ہے جو آپ در تحریرِ دردست پکڑے۔ اندازہ ہے کہ اس مردِ خدا نے اپنے لیے نہیں بلکہ ایسے بزرگ کے فانی دنیا میں تحریری طور بس ایک ربط کے بطور خادم اور بھیدی برائے نسل کے لیے رمزہ پتہ لکھ رکھا۔ یہ پہلی تحریری عکاسی نہیں بلکہ صریحاً سب اپنے سانسِ وجودی پہچان کے گرویدہ پن میں قلمبند کرنے کی وسعت پائی۔

اُسی انتخابِ باطن بزرگ کا دنیاوی اعضائی چلن اور ادا اس کتاب میں مختصر تحریر پاتا ہوں۔ جو پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ ہونہ ہو ممدوح کھڑا ہو کے اور کچھ تحریر پہ آمادہ نہ کرے۔

معتقدین حضرات!

کیمیائی اور مومیائی تحفہ بے بدل دستاویز ”اُسی اُسی زے“، فنا فی الشیخ، جس کی پشت روحانی پہچان کے بمقدور کھڑی ہے۔ بغور بحث میں لایا اصرار کیا کہ حسن محبوب کو چراغان دو لہے کی طرح مزید سجایا جائے لیکن جو اب ملا کہ محبوب نے کبھی بھی چراغ جلانے ہی نہ دیا۔ تو پھر میری دیا سلائی کی کالی شعلہ بھری نوک کے لیے ایسے میں حسنِ قدرت ہی مشکبار کرے۔

میں محمد یعقوب خان برنٹی جناب سلطان صیب کے متعلق لکھی تواریخی دستاویز بہ مشاہدہ محترم جی ایم وگے رجیدہ کو ایک کرشمہ خداوندی ہی تصور کرتا ہوں۔ جس کی تحقیق تلاش روح کی تقاضا کرتی ہے۔ خدا بواسطہ مرشد جمالیت سے بہرہ ور فرمائے۔

آپ کا مخلص اجنبی

محمد یعقوب خان

ولد عبد الرشید خان

برنٹی، اسلام آباد

۱۱ جنوری ۲۰۱۱ء

تعارف مصنف

محترم قارئین سلامت رہیے۔

مصنف ہذا پوری کانٹے دار سفرِ غیبِ جنم سے ہی رہ رہ رہا۔ پسماندہ غریب آریائی بختاور پیشہ، گائے پالن برائے حصول شیرِ معاش جدی رہا ہے۔ عسرت خانہ اور دو برادروں کا اکیلا اولاد رہا۔ جب کہ گھر کے اندر چچے کا بیٹا اور میرا برادر اصغر زخمِ اجل دے کر چلے تب تو پانچ بہنوں کا اکیلا مجنون رجیدہ بدُ نیا ٹک سکا۔ لیکن عمر کی طفولیت ۱۱ برس کی عمر سے ناسازِ صحت کا دائمی وبال جان بنتے رہا۔ اوایل میں جستجوئے طائرانہ کا چسکہ لگا تھا۔ اس لیے گاؤں کے ایسے دوسرے بچوں سے زیادہ تر اونچے بید کے درختوں پر چڑھنے کی یہ لت پڑی تھی۔ اور کونلوں کے ننھے بچوں کو لا کر گھر کے پنجرے میں پالنے کے درپے ہوا کرتا۔ چونکہ اکیلا اولاد خانہ ہونے کی وجہ پیار و محبت میں نہیں ڈالتے۔

ان درختاں پید پر جانوروں کے انڈوں کو سہنے کے جیسے جینے مجھے پہرہ داری لگی تھی یہاں تک وہ کم و کاست اڑنے کے پروازی سکت میں آتے تو

میں اُن جوڑوں کی چوری کر کے اُن کے بچے لے آتا۔ ایسے ہی طفلانہ اُچھل میں ایک روز اونچے درخت سے گر پڑا۔ اور بے ہوشی کے عالم میں ساتھی محمد شیخ نے گھر والوں کو خبر دی اور ہنگامہ بپا ہو گیا۔ ایک بازو ٹوٹی۔ لیکن اب توبہ تو کی لیکن ناساز صحت کا آغاز ہوتے رہا۔

یہ شکایت پوری عمر کے سال ۱۹۶۲ء تک زیادہ رہی۔ دردِ لاعلاج نے سماج میں مہمان بنادیا تھا۔ اور کسی کو میرے بچنے کی امید نہ رہتی۔ اس وجہ وادی کے اس وقت ۱۹۶۵ء تک تمام حکیم و ڈاکٹر، درویش، فقیر، چھان لیے اور مدرسہ کے ایام رُک رُک گزرے۔ یہاں تک کہ دسویں پاس کر کے سال ۱۹۶۱ء میں پیشہ اُستاد کرامت بنی، پھر صحت کی بحالی میں پیر اسد اللہ ساکنہ سید کا نلی گنڈ نے باپ کو اس شرط پر ذمہ لیا کہ ۱۰ سے ۴ تک مدرسہ کے اوقات بعد و قبل میرے اتباع میں برائے اذکر اللہ کلیتاً دیجئے۔ لیکن یہ راستہ کٹھن تابع نقشبندیہ رہا جہاں سحر خیزی دست بیعت کی اول ہے۔ لیکن اس شرعی شہسواری میں دُزدِ دلاور نے ڈاکہ ڈال دیا۔ پیر شریعت کے ۱۲ سالہ مکمل بغلگیری بعد سلطان العارفین نے اپنے خاص روحی نمائندہ متو، مجنون، دیوانہ نما کسان ساکنہ بدسگام جو انتخاب طریقت کی کڑک میں آدمی خصلت سے وحشی نما تھا، کی ہمراہی خدمت کے لیے مخدوم صاحب ہمارے گھر بخواب آکر اس آہنگر کے سپردگی میں حکم دیا جس کی شرط اول ترک سنت، ترک سماجیت اور فنا فی الشیخ کی زنجیر سے ہر

رگ شوق و عشق کے محویت میں فنا ہونا ہے۔

اُس زمانہ اور درویش سُلہ شیخ کی شہودی حالت ملاحظہ کرنے والے اچھی طرح یہ تصدیق کرتے بغیر نہ رہتے کہ ایسے متفرانہ مزاج مجنون کے ساتھ مل پانے کے حد درجہ توہین اور خود کو بے عزت کرنے کے برابر تھا۔ کہیے تو پہلا سنگ باز تھا۔

اوسس بہ شہزادِ پانس رنگہ رنگہ مے اوس کمنواب
نت زوہ مے دیوت سلطان مے پانس تھونم نہ تاب
اس دستاویز کو بصورت سمندر کو کوزہ میں بھر دیا۔ اور سچائیوں کی تلخیوں کا بحیرہ قلم سمجھ لیجئے۔ پنڈت لوگ ہندوستان کے شہر و دیہات خصوصاً ادھمپور اور دلی وغیرہ میں بزدلی کے عیاں شمند لحات گزار رہے ہیں لیکن وادی ریاست جموں و کشمیر کی لرزاں کشتی ابھی ٹھہر نہیں پاتی۔ یہ مختصر تواریخ کشمیری زبان میں بڑی بے جگری اور خوفناکی میں قلمبند ہے۔ امید ہے کہ وہ اپنے تہہ دل ریشیوں صوفیوں کا ملاحظہ عمیق دل ندامت سے مطالعہ کریں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حکمرانوں تک ان کی زبان میں پہنچائیے۔ ایشور حفاظت سے عقل کا دامن بھر لے۔ شکریہ۔

بہ مشائدہ

غلام احمد وگے ”ڈورو“

پیٹھ دیالہ گام، اسلام آباد کشمیر



مجروح رشید

غلام محمد و گے رجیدہ چھ جنوبی کشمیر کس اسلام آباد ضلعس اندر دیالہ
گامہ سکونت پذیر۔ مولہ کنڑ چھ یم دنیاوی تہ مادی ہاوس نشہ دؤر ہتھ
زندگی ہند بن روحانی پزرن ہندی عاشق تہ یہ کاروبار شوق چھ تہنر زندگی
ہند مڑ تہ مولل سرمایہ۔ پنن بن روحانی تجربن ہنر باوتھ چھ رجیدہ صاب
شاعری منز تہ کران پوسہ عام کاشٹر پران واکر سند باپتھ بعضے مشکلات چھ
پیش کران تکیا زانچ زبان تہ اظہار چھ تیوت ورل پوت خود صوفی تجربہ
استھہ ہیکہ۔

رجیدہ صابنہ ونہ مطابق چھ تہنر روحانی زندگی ہنر تربیت تہ تہذیب
فقیر سلطان بدسگامی صاب نو مبارک اتھوسپز ہنر۔ سلطان صاب اُس
سار سہ کشیر اندر پننہ روحانی اوصافو کنڑ زانہ یوان تہ لؤکھ اُس سہٹھاہ
دؤر پٹھاہنن نش مختلف رنگو فاضیاب سپدہ خاطر یوان گنڈھان۔ کانہہ

اُس ماری زندگی ہنر آسودگی ژھانڈان تہ کائہہ اوس زندگی ہند پزرگار نہ
واتان۔ بہر حال سہ اوس اکھ گاشہ تارکھ یُس پڑتھ انسان ہندس اتہ گٹس
گاشر اوان اوس۔

جناب رجیدہ صائب یم تمن ہمسایہ چھ تم کتھ پاٹھی ہیکہ پان اُس
نورانی گاشہ تارکس نشہ دؤر روزتھ تکیا ز اکھ اوس رجیدہ صائبس لوگہ پانہ
پٹھے خدا ژھارنک تمناتہ دویم ییلہ سلطان صائبس ہیووتہ ہاوکھ تہ رہبر
خدا این آیتن تھووکھ۔ رجیدہ صائبہ ونہ مطابق اوس سلطان صائب تمن
سبٹھاہ کانچھان یمووک نتیجہ یہ دژاوز رجیدہ صائبن گر پتر سارے زندگی تہی
انداز صرف تہ ازتہ چھ سوے کام بامل انس منز آوری۔ بہر حال یمن دون
روحانی بزرگن ہند تعلق چھ ازلی تہ تہ ابدی تہ تکیا ز رجیدہ صائبی باوتھ چھے
اتھ کتھ پٹھے کران۔

رجیدہ صائب پیٹہ روحانی محفلن منز سلطان صائبنس متعلق پنہن
خیالاتن ہنر باواتھ چھ کران تہ چھ سلطان صائبنس نسبت پنہ عقیدتک تہ
لوک اظہار شعر و شاعری منز تہ کران۔ روحانی محفلن منز چھ تم عموماً تم
واقات باوان یم روحانی وتہ ہندس سفرس اندر پیش چھ آمتی تہ یموند کوہ
سفر دوران رجیدہ صائبس رہبری تہ رہنمائی چھے گر ہر تمن واقعاتن ہنر
باوتھ تہ چھ رجیدہ صائب عموماً کران یم وز و زسپدان اُس تہ یم تہند خاطر
بعضے امتحانکو تہ بعضے شدید محبتکو پیکر بنان چھ۔ یہ رشتہ چھ آخر کار اُس

تتھس رشتس اندر تبدیل سپد مُت۔ تتھ رجیدہ صائبے ناوہسکن کرتھ۔

تاہم چھ رجیدہ صائبن لول تہ محبت تمّن منظومن منز عیان تہ ٹاکاریم
تمو سلطان صائبس عقیدتس منز لیکھی متری چھ۔ یمن منظومن پیٹہ اکہ طرفہ
رجیدہ صائب یمہ کتھ ہندی معترف چھ ز سلطان صائب چھ نہ صرف تہندی
یوت روحانی رہبر تہر ہنما بلکہ تمّن سارنے لوکن ہندی یم تمّن نشہ امہ
مقصد خاطر واتان اُسی۔ سلطان صائبنو روحانی کمالا تو یس دہنی تہ روحانی
انقلاب رجیدہ صائبہ زندگی منز برپا کو رن تمیک اظہار تہ چھ یمن منظومن
منز جایہ جایہ در پٹھی یوان۔ لولہ کس تہ عقیدت کس اتھ اظہارس کس ناو
کروتہ ون چھ مشکل تاہم چھ یہ کتھ جھنسی سہل تہ آسان ز دون ہند تعلق
سبٹھاہ قریبی رو دمت تہ اُمی تعلقن چھ رجیدہ صائبی روحانی زندگی بناونس
منز سبٹھاہ اہم رول ادا کو رمت۔ اتھ تعلقس چھ رجیدہ صائب اکھ سبٹھے
عالیشان ناو دوان ”اُسی اُسی زے“۔ یہ ناو چھ لوچہ شدت تہ مثر رس تہ انہ
ہاوان تہ ستر روحانی سفر چہ سرمستی تہ۔ یہ تعلق چھ مادی زندگی ہنز بظاہر رنگا
رنگی ہنز بے مائیگی ہند تہ اُنہ تہ ازلی تہ ابدی زندگی ہند منہ کو نچھ ہاوس تہ۔
رجیدہ صائب بنہن سلطانی نغمن منز شعری اظہار پر ن وائلس بعضے
ترہن تہ تروہن منز تراوان تکیا ز یہ اظہار چھ زندگی ہندو مختلف تجربو منز
گزر تھ تمام طے شدہ لوازماتن بٹھہن تہ بیرن ہند انحراف کرتھ محض
والہانہ لوچ باوتھ بنان۔ تتھ نہ طے شدہ قوانونن تابع روزنچ نہ کل چھ تہ نہ

تمنا بلکہ یہ تھ منز لول تہ عقیدت بے ساختہ، برجستہ تہ بے پھرؤک پاٹھو
 باوڑے کا نچھان چھ۔

بہ چھس ہمیشہ رجیدہ صائبی نگارشات پرتھ ہے بنگہ گڑھان تاہم چھم
 اتھ ہے بنگہ عالمس منز تہ اکھ حسین لطف محسوس سپدان۔ مے چھ وومیدز
 یہ کتاب گڑھ مقبول تہ یہ گائراوتمن کارنامن یم سلطان صائب بن روحانی
 سطحس پیٹھ انجام دنی۔

رجیدہ صائب چھ قابل مبارک زتموچھ تمیں مرشدس منظوم کلامس منز
 عقیدت تہ لول آیت تھاتھ پنہ وفہک ثبوت دیتمت۔



الْفَخْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِنِّي

”اجرا کردہ کتاب توحید تہ تصوف کہ بحوالہ اقتباسات“

عزت والو واریاہ بہاؤ رک تہ جگرہ کرتھ چھ یہ انسانی راز داری ہند
نوسخہ تسند قدر تہ ستری یس، اسہ سارنی نش موجود چھ۔ تم سید عجوبائی بندن
موتلق کیشہ بروئہ کن یوان تراوٹھ۔

توہہ چھ وارہ پاٹھگر زانان کہ کانسہ ہند ذریعہ کائہہ مذہب ان
والس چھ اُسی گس جو ڈیوان تھاوہ۔ تہ کائہہ تہ چھنہ پنہ نسی مذہبہ
روس پیہ کائہہ اکھ مذہب پسند گزہان۔ یوت تانیت نہ سہ پیہ مذہبہ کہ
تعلیم تہ آئین پرتھ سمجھنہ۔ نہ ہکھ بیا کھ کائہہ پیہ ہندس مذہبس نہ نظر
وچھت۔ اسلام کہ آئین مطابق صرف ژورے کتابہ از حکم رب بر زمینس
سوزنہ آمزہ۔ مثالہ پاٹھگر تورات، زبور، انجیل تہ فرقان چونکہ گوڈنچن
تر بن کتابن آوانسانہ تہ تہند ذریعہ مطابقاً قلم ژانہ توہ کن روزنہ یمہ کتابہ
مکمل تہ مستند پڑھ منز۔ امہ موجود چھ صرف تہ صرف قرآن مجید مکمل تہ
بلاخلل پنہ شکلہ منز استھ موجود بااعتار مانہ یوان۔ تہ پیش پروردگار

پسندیدہ۔

یہ زائن چھ ضروری کہ اسلام آو پتھوس شرکس تہ کفرس کلھ ژھٹنہ تہ
نظام شرعی موجب بو جود جناب آنحضرت ﷺ سوزنہ۔ دین تو حید تہ حدیثن
ہند آئین چھ مسلمانہ ہندہ خاطرہ آخری منزل و مقصود۔ مگر پُرس تہ اپرس
فرق کرنہ موجب گوئی معرکہ کربلا یُس مسلمانن انتقامی جذبہس ہر دینچ
بد قسمتی بنا تہ مسلمانن گئے ز فرقہ شیعہ تہ سنی۔

امہ پتہ گئے ماباقی مسلمانن قرآن وحدیثس منزجھنکی اختلاف۔ یہ دور
کرنہ خاطرہ آیہ ژور امام۔ مگر امہ ستر تہ گئے جما ژ بندی۔ تہ لگو بحث و
مباحثن گنی۔

براعظم ایشیا ہس منز آو اسلام عربہ نبیر گوڈہ وزیلہ فتح ایران گو
مسلمانن حاصل مگر یہ رودائی ملکس تائیتی محدود۔ ییلہ زن اُمکو سرحد صنم
پرستی ملکس ہندوستان ستر رلان اُس۔ بلکہ چین جاپان تہ روز بدھ
دھر مسٹر پٹھر۔

یمہ پزرہ نش تہ چھیوہ توہہ باخبر کہ جناب ﷺ اوس فرمودت
”أطلب العلم ولو كان بالصّين“ یا نے علم کرو حاصل یدوے چین
تہ پیوہ گرٹھن۔ یہ فرماؤن تہ اوس چینس تائی اسلام واتہ ناوٹک نوں
قصدی اشارہ۔ میانہ ونہ ٹک مطلب چھ یہ کہ یدوے اسلام عربہ پٹھے
ایران آو یہ اوس آئین دینداری مطابق تو حیدی تعلیم ہندو کی عملی نمونہ۔ تہ

تصوف یا روحانیتک اثر اوس پوشیدہ پاٹھی۔ بروہہ بروہہ پکان او مت۔
یُس اصحابِ صفحہ ستر جوڑتھ عباداتی سلسلہ موجود اوس، میو ک اظہار پانہ
آنجناب کران ”گنج ازل نور محمد ﷺ بابہا علی قرار“ یمہ کن ژورن
یارن ہند اجازتو ۱۴ سلسلہ وجودس منز ازتان پکان چھ مگر اسلامی آئین
مطابق چھ ہر دو گنیارنا پسندید قرار دینہ یوان۔ یتھ شرک ناو چھ پیوان۔
مگر ارشاد قرآن چھ ”لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایتہ او
خاشعاً متصدعاً“ عملی طور چھ امیو ک مانے بالکل فکرہ ترنس لایق۔ مگر
یہ تہ چھ عقلہ تہ فکرہ منزائش۔ آخر خدا صائبن ارشاد کیا اصلی مطلب چھ
تھاوان کہ یدوے قرآن بالن پٹھ سوزنہ یہ ہاتمن تہ گڑھے سور۔
امیو ک مانے چھ نئی پاٹھی تہ ثابت سپدان ییلہ زن پانہ رب خواجہ
معین الدین چستی بہ ارشاد پیغمبر ہندوستانس منز اسلامی تعلیم پھالاونہ
سوزان چھ۔ تمن چھنہ کانہہ حربی اسلحہ آسان۔ کم کینڑھا ساتھی ہتھ دلی
منز یت چھ تمک یت پورہ آذرستان ہندو دھر ملکین مائن والین۔ درس
اسلامس منز تبدیل کران یہ تہ ما آسہ توہہ خبر کہ وارد دہلی وز دیوت نہ تمن
تمہ وقتہ راجہ جے پال جوگین یتی ٹھہرنس اجازتی۔ تہ اک موت فقیر
مسلمان زانتھ گوکھنہ برداش۔ مگر ییلہ تمو خواجہ صائبن بحر تہ تھز ربیہ اعلیٰ
طاقت و چھ تمن گوکھ ارادن سوراً خرزائش چھ کہ تمن نش کیا طاقت اوس۔
تہ اتھ طاقتس چھ جہاد اکبر۔ صوفی ازم یا مومنانہ روحانیت ونان۔ ارشاد

خدا آورونہ کن کہ پہاڑن سورسپڈن کیا معنے چھ تھاوان یتھ پاٹھر پیوہ
چستی صائبس ہندالنبی وصفی ناو۔

یہ تہ ضروری زائن کہ عام لوکھن اسلام قبول کرن پیوہ ناؤ بنیادی ۵
اراکین اسلامسئ۔ یانے کلمہ نماز روزہ زکوٰۃ تہ حج مگر ایچ پہرہ داؤری بظاہر
تھاؤنس یہ بنیاد چھ تہ چھ خلافت یُس نہ مسلمان محققو، محدثو تہ مجددو امہ
پتہ مسلمانن پیش کوڑ۔ تہ امہ بدلہ پھبھے یتہ بنیادی اراکین ستر مرشدی
سبق۔ یمہ کہ برکتہ یتہ اسلامی نظریس ستر درس تصوف اولاً روحانیتک
درس بروٹھہ پکان رود۔

یتھ پاٹھر سپڈ پت جوگی تہ برہمن قطع ارضی لیس پیٹھ یتھ حال حاوی
یتھ ستر سرناؤہ پتھ کشیر ناؤ پیوکشپ ریشی سند از لے نوں دراو، بیت خود
مختار ریاستسن یدوے بلبل شاہ مت صورتے گوڈہ اسلامی بانگ پران چھ
تہ تمہ پتہ جناب امیر کبیر ویتہ بھرپور نور اسلام پھسلو وچھ۔ یمن نش تہ
اوس نہ کانہہ اسلحہ سامان۔ بلکہ علم اخلاق تہ روحانی تھزر۔ اصلس تہ پزرس
کن یُس اکھ سنہ تیلہ ونو کہ سارنی مذہبس تھو دچھ لا الہ الا اللہ استھ محمد
رسول اللہ ﷺ گاشہ آگر تہ روحانیتک جبریلی تھزرک پیشوا۔ تہ انسانی
مذہب دارن پیو آخر کار اسلامس بروٹھہ کن سرخم تسلیم کرن۔ تہ یہ چھ گنہ
تہ تعصباتی نظریہ الگ تراؤتھ مائن ”ان الدین عند اللہ الاسلام“۔
یانے اسلام چھنہ صرف مسلمان مومنس راہ ہدایتک تھزر دوان بلکہ رحمۃ

مسلمین گڑبھت رحمۃ للعالمینک ٹاکار وجود تسلیم کرن یتھ کشیر تہ رودنہ
 جادہ پہن توحیدی ادراکک میل رغبت یا اثر۔ بلکہ مسلمانن رود پیر پرستی
 ہنز وراثت برابر جاری۔ تہ یم تہ یتھ ریاستس پٹھ حکمران رود۔ تمو کوڑ
 نہ اتھ ستر کاٹھہ دخل بلکہ بھور کینڑھواتھ گوڈ۔ توحیدی تہ روحانی تحفظک
 تاثیر یا درس یا نے درس خلافت بنیو واکھ فراموشی باب یموؤک سبق یہ
 کانسہ تہ عالم وفاضلن مسلمانن تان واتہ نوو۔

یتوی اوت نہ بلکہ گوڑ یت سرزمینس پٹھ روحانیتک اکھ نو دنیاہ پاؤہ۔
 کشیر منز یموؤک اول للہ مڑ تہ شیخ نورالدین ایجادی طرزک ریش دراپہ
 یمو درس اسلام پھالہو یت کشیر منز مگر یم تہ یمند اتباعی پیروی رود یتھ
 دنیاہس منز روزتھ ترک دنیاوی لذات۔ یمہ کہ وجہ دین توحیدس یمن
 نش سمجھن مشکل بنیو بلکہ اکھ اختلافی فرق تہ۔ گویم رود شرک ساری اصولہ
 مطابق زندگی گزاران تہ اسلامی تعلیم پھالاوان۔ یا نے علمدار کشمیر۔

مگر بنیادی طور رود عملاً توحیدک عملی نمونہ۔ یہ چھ روپہ سنز کارگیری
 کہ یمو کراطاعت اصحاب صفحہ تختیار۔ تہ یمندی دینی پھیلاو کرنہ ستر چھ
 اُسی از تہ مسلمان ہنتھی تفسیر قرآن ژھاران۔ یم تمام بنیادی اولیاء اللہ
 یدوے اکثر یم برہمن جوگی اُس تہ اُمی موجب چھ یمن شیخ ذات نسبت
 یوان دینہ۔ مثالہ پاٹھو شیخ نورالدین، شیخ بابا ہردی ریشی تہ شیخ بدرالدین
 ریشی خلیفہ ہندہ ریشی۔ گوپہ ریشی سلسلہ آسنہ کہ برکتہ چھ یتھ کشیر ریش

وَأَرْيَا پِرہ وَا رُونان۔

یہ تہ چھ اسہ بروئہہ کنہ کہ یم تہ سعیدات جناب امیر کبیر س ستری یور
آیہ تم ساری اُس دین توحید تہ تصوف ستری مالا مال۔ مگر ترک سنت یا ماز
کھیون کروکھ نہ منع۔ یمن اکثرن اتہ خاندانہ بنام لی بیاں ناوندیک
مزاران منز آرام تراؤتھ چھے۔

یمن آستان چھ اُس یمنی سعد صابہ ونان۔ تہ امہ علاوہ ترک سنت
اولیاہن ریشی ونان۔ باؤتھ کرنگ مطلب چھ لی کہ ساری ریاست روز
روح تہ روحانیکہ اعتقاد اُزیوک تان عملا وان۔ مگر پیٹہ ونو کہ یمن سارنی
اولیاہن پتہ چھ ختم الاولیاء جناب سلطان العارفین مقرر تہ ثابت یم ترک
سنت اُس مگر ترک لحم نہ کیشہ۔ یہند پتھ یمن ونان چھ ہم شریعت، ہم
طریقت، ہم حقیقت اندراو

شُد مبین فہمداں را منعے کہ اقہر شد است

تہ جناب مخدوم صابس پتہ ہونہ کانسہ ولی درجہ دتھ یاؤنتھ یمو پتھ
کو ر روبن اکھ نوہ مسلمانہ کرشمہ سازی نیس۔ یم بالکل انسانی عاداتو،
شرعی تہ عقلی طور مختلف اووت نہ بلکہ تمہ آیہ تہ نفرت کران کہ کانہہ تہ
انسان چھنہ بظاہر یہند اطوار برداش کرتھ یا اُس نزدیک گڑھن یڑھان
شاید گریواندازہ کہ یم کم افراد چھ یتھ کشپر تہ یمہ نمبرہ ہندوستانس منز
رؤد مت تہ موجود تہ۔ ممکن چھ یتہ کہ پتر افراد بنام مت درویش یا گنہ

کاٹھہ پاگل تہ ونہ یوان آسہ ہن بروہمن زمانن منز موجود۔ تہ ذاتی طور
مسلمان نسلکو۔ غیر مسلمن منز چھ یتھن فردن سخ قدر یوان کرنہ بلکہ چھ
ہند لوکھ یمن سہولیت دینچ کوشش کران، دین اسلامہ مطابق یم مسلمان
یتھن حالاتن منز زہنہ پتھ بڑھائی تہ یمن نش گڑھن چھ بالکل منع
شریعت اعلان یوان کرنہ، یمن یتھن فردن چھنہ انسانی حمایتک تہ
ضرورت محسوس گڑھان بلکہ پانس نش زن تہ پانہ نش بے خبر چھ آسان۔
دین اسلامہ بروہنہ چھ یتھن انسانن یمو گھر بار تراوتہ جنگل رٹ یمن
راہب ونان۔

مگر پیٹہ پاؤ وڑ یتھس ز ازلہ ژا رمتھن مسلمان اولیا ہن منز چھ اکثر و
ابتدا ہس منز خدا پر زہنتہ موجود جنگل تہ بیابان رٹمت۔ کینڑھس کالس
آباد یو دور روزتھ آہ واپس تہ بنائی شرعکو علمدار۔ گوکہ پیغمبر آں جناب
یمن از لھے نورک ازل تصدیق تہ خود روپہ سند اعلان چھ۔ تموتان تہ
کورپہ منزل برابر تہ غار حرا ہس منز روڈ زیر عبادات الہی حالانکہ پیچھنہ
کاٹھہ خبر کہ وحی واژ تھمن در عمر جوانی تہ شرع پالتی اوت تانیت کس تہ کمہ
قسمچ عبادات آس کران رو دمت ییلہ زن یہند سورے ماباقی خاندان صنم
پرست مشرک آسمت تہ یہند سردار ابو جہل اوس۔

کتھ چھ یمن لوکن ہنز کہ ختم اولیاء جناب مخدوم صائبہ پتہ یس انسانی
کرشمہ ذات روبن بارس اُنی یمن کیا ناو دمو تہ یمن انسانن نش کس

سہ طاقت اوس کہ یہ ہنز نفرت ادا کرتھ تہ لوکن نش دور ژلتھ یہند شوقہ مٹر
 یمن پتھ رودمت دوران گویا کہ یہند قدردانی روز ہر کانسہ ہر اشناوس
 کھوتہ تہ سرس۔ شرع مطابق ونویتہ کہ یمن زمانن مٹر اُس نہ کانسہ دینی
 تعلیم یتہ کبن کا شر بن مہیا۔ مگر یمن فقیر لوکن نشہ اُس بظاہرے بے خبر
 زانتھ ولے یہنز دینداری تہ عمل ریاضاتن ہنز رہبری یمن نش موجود
 حلال پسندی تہ تزکیہ نفس ہچھ ناؤ نک یگر اثر دار کھار و چھت عملاً بد خصلت
 اذارساں لوکن ہند خاطرہ سخ وحشتناک بنان یمن نش گر پھن و آل اُس
 یمن ہند ظاہر و باطنس پٹھ حاران اووت نہ بلکہ پنہ بشری غلطی و نظرہ انتھ
 تھرہ مٹر پیوان، پتمن زمانن گن سنجیدگی سان سننتھ زانیو توہہ کہ یمہ کشیر
 ہند لوکھ اُس تھن انسانن ژھارنس تہ تلاش کرنس پتہ لگمت آسان
 یتھوی انساننی کرشمہ جاتہ خداوندی مٹر اوس یتھ علاقس مٹر اکھ فرد تہ موجود،
 یہ چھ لار شمالی کشیر پٹھ جنوبی کشیر مٹر یس اُس کس تھدس ٹینگرس تہ محلہ نیوہ
 (ناوا) قاضی گنڈ بونہ کنہ مدفون چھ۔

یہ اوس مت چھ مخو خود یوتاہ کہ نرن کر تہ اُنلجن واجوسیت اکھ اُس
 ستر ملوت گمت پانہ تہ چھونہ غذا کھبت ہبکان اوسمت۔ اُس اصلی
 ذات چھ پہل خاندانس ستر اُسمر۔ تہ لوکھ چھ یمن گرویدہ اُسمت۔ تہ
 اُسنز کتھ تہ پھیورہ تھرے آسنہ کن اوس سایلن مٹر ماری پیوان کر تھی
 سمجھنس مٹر کھنہ انھی یوان تہ رخصتی لفظ اوس (بند) بھند استعمال اوسمت

کران توے اُس لوکھ اُس رحم صائب بندھونان۔

اُمسند گزرنہ پتہ لگ بھگ اُٹھ وری پتہ گوہنگہ منگہ موضع بدسگامہ
اکھ جواناہ زکورا آستھ دیوانہ۔ تہ تیوتاہ وحشی درندہ کہ زن تہ اوس نہ امہ
بروٹہہ گنہ تہ بظاہر انسانی عقلہ کردارس منز اوسمت۔ لوکووون اُس پاگل
تہ لوکھن اوس لور گنہ مکڑہ ہت لاران تہ تھن حالاتن گن وچھت کور
اُمسند یو بھایو بیتڑہ زولانہ یانے اُس ہیچو کس گیلےس زود کرتھ اتھ منز اُم
سندا کھ کھور (گندس منز) پھساوت بند کرنہ پتھ واریا ہس کالس کمرس
منز بند۔ (تفصیلی حال اردو میں لکھی گئی سوانح میں مطالعہ ہو)۔

مگر بقول تہ مشاہدہ عبدالقدوس مونجہ خال اسلام آبادی ژاس بہ سخ
عجز کرتھ اُس نش تہ کیا ز بہ خواجہ اوس یمن نش سخ معزز تہ اُس نہ
یڑھان اُم سترہ لیکھ تھو کہ رٹنی۔ مگر تمہ پتھ تہ ژاس دوکانہ رجسٹر ہتھ اُس
نش تہ مے وچھنہ یہ سُلہ شیخ سہ یس میانس دوکانس پٹھ سوداوان اوس۔
عقلہ تہ ظاہر ادا دور وچھت زون مے اُس نش کہ اُس چھ خدای
صفاتن ہنز تر تھ گوڈہ پیہڑ تہ پتھ زن تہ پاگل یا مجنون گوٹ مت یہ چھ مے
پٹم تہ ینہ وائل حال باوان۔ مگر مے نہ پورہ سمجھ یوان۔ اتہ نیر تھ کُرنے
ژھوپ تہ اُمسند بن بھائین وون مے اُس نرمی کرنہ خاطرہ کھنہ کتھ۔
اتھ دورس پتھ ژیون کینڑھو لوکوویم رحم صائبس نش گمت اُس کہ
اُس سُلہ شیخس چھ رحم صائبنر عنایت تہ مبدل جایہ دینہ آہڑ تہ کیا ز یہ اوس

دوہس منز گنہ گنہ تہ پہل شربن کران۔ تہ اُس رحم پہلوان ہند خاص
 اشارہ از پیر الھ پلھ ۱۲/ وری امہ سفرہ پتھ آویہ وارہ وارہ انسانی برداشتہ
 کین احاطن منز تہ انسانی شہودس منز زن تہ جنگلی جانوری (پریو ام سند
 سوانح از رجیدہ دراردو) پر ن و آل معتقد روحانیت سربو تہ زانیو کہ
 یتھن حاصل درجائے کین لوکن کیا ناؤ تہ منصبہ ہیکو لیکھت گھر س منز
 روز تھ ترک دنیا سپد تھ پٹن عیال بذراعیہ پالان تہ کس بگھ اُمس راہب
 و تھ امہ عمرہ جنونیت بروئہہ باشرعی مرشد باشرع صلوٰۃ دایمی روز تھ گس
 ونہ اُمس کاٹھہ کاہن، جوگی، یافتوی استدراج شیطان دتھ، تہ کیشہ نام
 نہاد تو حیدان یمن حمزات شیطان تان فتویٰ دوان۔

وینری بیلہ توہہ اُمس مٹ سلطانہ سٹز اداے زندگی پریو موخر پائٹھ
 قلمبند کرتھ تہ نوہ پوپہ کین جوانن سپد ممکنا پورہ بدظنی تہ اورگن گرچھنس
 دین غیر شرعی فتویٰ تہ تنبہ تان تہ کرپی۔ چونکہ یہ زائن چھ ضروری کہ اولیاء
 کالمین اُس باشرعی ہوش تہ تمّن تہ اوس ولایت و دسگاہ بخشہ او مٹ۔ تہ
 تکر روحانیتکہ بزور زمانہ و مکانس تان تہ غالب یوان۔ مگر یہ کرشمہ جائے
 خداوندی چھے بالکل الگ تہ یہند جسمانی ادا حدہ کھوتہ نفرت کرن وول۔
 چونکہ یہند لباس وتن بیہون اُس خاکس ستری خاکھی تہ بندہ خدایہ سندس
 اولوالعزم پیغمبرس گن لال وند تھ یم صحرائہ سیکہ منز و تھان تہ بیہان اُس
 توہہ کن دموتھوے ہیوکر ناؤ یا نے فقیری یتھ گن تموار شاد کو رمت

چھ۔ یا نے الفقر فخری۔

فقیر سلطان صائب اوس پروردگان پنے عمرہ منزے بطفیل مخدوم
صائب وجودی جھلک عطا کرے یا نے یمس یہ پورہ خبر اُس تہ برابر کھوٹ
موجود اُس یمہ کن سہ صرف تی کھیہ ہے یہ تمس از نظر بصارت پاک تہ
حلال آسہے گنہ و ز از غیب لفرشہ نش خبردار روزنہ کن اوس کھیومت غذا
تان واپس کھالان۔ تہ گنہ گنہ و ز عمل حیوانات تہ کران (دور اول)
یا نے واپس اونمت غذا اُس تان کھا لٹھ ژاپ دوان تہ بواپسی معدس
منز نو ان۔ شروپت یہ مادہ شکم نیمیر نیس پیٹھ بشری ملامت پانس کران۔
یہ اوس نہ یہ زمپنس پیٹھ یژھان تراؤن۔ مگر بہ کس خدائیس ونہے۔ تہ فکر
ترتھ تہ کس کر ہے اُچ زان۔ ز اُن تو یہ اوس پنے نس شہودس (جسمس)
عملا ٹھکانے یزدان سمجھان۔ تہ ایچ قدردانی زانان۔ یہ زائن تہ و پڑھ
راؤن چھ بشری سوچہ دور تہ وہں مت کردارس زیر نظر۔ خدای رازن کم
لؤب وونتھ۔ شاید پیوٹھو دنیا ہک لوکھ پالیس تہ اُمس فقیر سند مرتبہ یژھ
راویو ہنہاہ، اوہ کنی اوس یہ پُن مادہ شکم اندتہا زمپنس منز شروپہ راؤن
یژھان یعنی عام انسانی عاداتو بالکل مختلف یہ زان تہ حکم اوس مے تان
اُمس مو تلق سنہ کھوتہ سین رازتہ متبرکانہ ظہور پذیری کرنس لگھ مے واریاہ
کال خداتہ نایب خدایہ سنز نزدیکی تار یو توہہ فکر۔ یہ اوس توے اتھ مادہ
درو نس گوہ وونتھ ہر انہ وانہ گنہ دور پوشیدہ جاپہ دا رتھ ونگ تنھسی ہدایت

مبے کران۔

بشیرتیچ تہ ذات انسانی اوس گنہ و زاندر نبیرس قابل تعظیم سمجھان۔ یہ
زن کا نسہ در عقل یثہ نس تہ ووندہ پڑھ پڑھے نہ۔ یتھ پاٹھکیم ساری
ادائے زندگی اُمس نزدیک گنہ کا نہہ پہرس دران اُس۔ تمن منز اُس
کینزھن کم کینزھا سمجھ یوان کہ یہ اوس گنہ پوشیدہ امرس تختی ہر ادا
ورتاوان۔ یہ تہ زانیو کہ اُمس مرد کسان انسانس اوس پروردگارن
گوڈے در داخلہ جنونیت طاقت و عاطفت منزے ^{نعمتی} پچ جھلک یعنی وچھنگ
تہ بوزنگ طاقت بخشمت ادھ تہ ویپہ راؤ نہ کس قند یلس ہو رمت۔ یہ
زائن تھے یمن حبل الوریڈ سہ عملاً بنان چھ شکر یہ ادائے راز پوشیدہ
مشاہدہ۔ الحمد للہ۔

رجیدہ تفسیر سلطانی

(ذره بشر)

”اس عنوان کو احتیاتی تدبیر سے ادراک کرنا چاہیے، پھر تو اس مادی
دور کے رنگے سیاروں کو کیا کہئے جو جنیاتی و موکلاتی کلمات کما کر فقر کے
رابط دعویٰ سے توحید و تصوف کو مسخ کرنے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔“

ایتراف

حضرت سلطان صائب بدس گام چھ سانبہ وادی منزسہ اکھناویتہ سُنہری
 روحانی تھزر، حاجت روایی تہ واقف اسرار آسینج بُڈ ولیل چھے۔ تھنر
 ظاہری زندگی منز اُسی کنگنہ پیٹھ قاضی گونڈ تہ کوپواری پیٹھ کعبہ مرگ تام
 روزن واکر اہل اعتقاد تمن نشہ واتنگ طمع کران۔ تہ بیتھ کنی اوس وند
 وہراتھ تمن نشہ لکن ہند بوڈ تیداد واتان۔ تہ تمن نشہ واتن والو واریا ہو
 لگوچھ میہ نشہ تھندی تھری سر باؤی متری زمان چھ پیوان ز پزی پاٹھ کر چھ تم
 عارف باللہ تہ قطب زمان بزرگ اُسمتری۔ پہ چھس پانہ تہ 1980ء لیس
 دوران تمن نشہ اکہ پھر گومت سہ تہ حاجتا۔ میہ تہ کلدیپ رعنا
 (سورگباشی) ہس اُس ریڈیو کشمیر پیٹھ آل انڈیا ریڈیو تبدیلی گمڑ۔
 دوشوے اُسی نہ دلہ گوشن بڑھان تہ دوشوے اُسی یہ تبدیلی رکا ونہ خاطر
 کوہ تہ بال پھری متری تہ فی صحن اوس باسان ز از شام تام واتہ تبدیلی ہنر
 منسوخی ہند آرڈر۔

واریا ہس کالس پر اُرتھ تہ ییلہ نہ کینہہ سپد نہ، کلد پین وون میہ ”د
 وپے ہافر ہادا۔ پنہی کنی نہ بہ تھو وائسہ کینہہ پر، چھنا صلاح اُسی گزھو سُلہ

صائب۔ مہ کو فوراً ایقرار تہ دوہ کھنڈ گڑھتھ واتی اُسی کاجہ بروئہ
 جناب سلطانہ سُنڈ گر۔ امہ وِز چھ پادشاہ کھوڑ شاندرنس تل۔ کمرس منز
 چھ واریاہ لؤکھ۔ تہ تہتھے اُسی ز کھٹس منز ژاے سلطان گو وورنہ تل سہہ
 ہیو استاد تہ ہوشن دار کنز وُن ”وونی کیاہ اند اتھ۔ یارو کو رکار۔ اتھ چھنہ
 چارے۔ پلہ پوتو گنڈوتہ نیرو“۔ اشار اوس سید سیو داسی کن۔ اُسی پٹھ
 نہ پتھر تہ کینہہ۔ مہ اوس ناستہ لفافہ ستری نیومت یہ تر ووم بروئہ کنہ۔ تمو
 کو رتبسم تہ اُسی دزائے آخری راءے قائم کرتھ تہ کردلہ گڑھنچ سکھر۔

بہر کیف یہ وژھا اکھ ضمنی کتھاہ، وُن چھم یہ ز حضرت سلطان صائب
 اُسی نہ لوتہ پاپہ فقیر۔ یم اُسی سلطان تہ زیر نظر مسود چھ یہنز زندگی،
 یہندہن روحانی کمالاتن، یہنز کراماتن، عاداتن تہ عوام دوستی ہندہن طور
 طریقن احاطہ کران تہ یہ کام چھنہ کانہہ غارزان، پیشہ ور یاہنگہ منگلک
 آدم بلکہ تہندک طالب..... جناب فقیر غلام محمد رجیدہ صائب انجام دوان۔
 یم دہی وادن نمین دوہ راتھ نکھ ڈکھ روڈی تہ یمو پُن یاؤن ہنہ نس مؤرشدس
 پتھ فہیل تھو و۔ رجیدہ صائب چھ جناب سلطان صائب مختلف حالاتن،
 مختلف موڈن تہ تمن موقن پٹھ سنجیدگی سان مشاہد گری متی ییلہ فقیرس
 قربک مقام یوان اوس ییلہ فقیر بشان جم شاہ بنان اوس۔ رجیدہ صائب
 یتہ نثرس منز حضرت سلطان صائبہ زندگی ہندہن مختلف گوشن ہنز وبتار
 سان وضاحت گری مژچھے، تہ چھ یمو پنہ نی منظوم کلامس منز ہنہ نس

مورشدس کم کم گولاب شہر سجاؤدی متری تہ یہندس مؤرشدس پنن ب ب موج تہ
پنہ آسنگ مثر تہ مال ز اُنتھ یڑھ یڑھ ہند مشک ادفریستی نافہ ناوتھ منقبت
پیش کر مثرہ۔ گنہ گنہ چھ رجیدہ صائب صوفی سلسلہ کین اُدی لین ز اُدی لین
مسلن ہنز باوتھ کر تھ اُزی کس انہ گٹس منز روشن وتھ ہاؤنچ مناسب
کوشش کری مثر۔ حضرت سلطان صائب نشہ اُسی آنتھ رُسی عقیدت مند
یوان مگر رجیدہ صائب یٹھ کنی وابستہ اوس۔ تمہ چہ بنیاز پیٹھ چھے فقیرس
نسبت رجیدہ صائب باوتھ تہ رائے مقدم تہ معتبر تکیا زیم چھ نہ صرف ظاہری
علمہ ستری بلکہ باطنی تربیث ستری تہ آراستہ۔ نثری حصہ پڑتھ چھ پر ن و اُلس
یہ پاتھان ز جناب سلطان صائب درجہ کیاہ اوس تہ تم کیاہ چھ اُسمتری تہ
منظوم حصہ پڑتھ چھ حضرت سلطان العارفین جناب شیخ حمزہ مخدوم رحمۃ
اللہ علیہ ہند پیٹھ حضرت رحم صائب بندس تام پیوستہ یا کر اُنی ہانکل ننان۔
چونکہ چھے رجیدہ صائب سارے زندگی فقر تہ کہ رنگہ رنگتھ۔ اتھ منز تہ
چھے گنہ گنہ پچ کاٹھہ لالچ، نہ کاٹھہ حرص و ہوس تہ نہ کاٹھہ خود نمائی۔ یہ چھ
اکہ حقیقت ہند برملا اتراف یہ اتراف ز بادشاہ چھ حکومتی ایوانو نہر تہ
آسان تہ خرچہ پوش چھ آسہ باسنکی اصل مالک تہ مختار آسان یہ چھ
ایتراف یمہ کتھ ہند ز یس ذاتس کھوڑتس چھ کھوڑن عالم کیاہ جن تہ
انسان تہ کھوڑان۔ انسانی بستن منز چھ سر و پتھ آسان تہ یم انسان چھ
عام انسان ہند باپتھ شہل گلو آسان تکیا ز۔

او تارتے پانچمبر یوان اُسی پتھ کالے

یہ چھ اکھ غنیمت کتھ زرجیدہ صائبن چھ پنہ نس مرشد نامدارس نسبت
 یژھ مفصل تہ مدلل کتاب تحریر کُری ہژ یمہ ستر کُشیرہ ہندس اُکس روشن
 ستارس نسبت تمام تر معلومات موجود چھ۔ یہ کتاب چھ پر فی لایق، یہ
 چھ رُژھ رنی لایق تہ اتھ منز چھ رہنمائی تہ یمہ کتھ ہند ایترا ف ز
 حضرت سلطان صائبن کُری تژھ اکھ مثال روشن یمو ک گاش اکہ بابہ
 صورت سبٹھا ہس کالس پیر وار منز راہ سلوکہ کبن مسافرن وتہ ہاوک
 روزہ۔ انشاء اللہ۔

عبدالاحد فرہاد

عمر ہیر، بڑھ پورہ، سرینگر

اول جُلے ۲۰۱۰ء

گس بنہ طالبِ سلطان

یتھ ریاستس منز یتھ دین جہاد اکبر کیو کمالا تو ستر پھہلیو و، اتھ ستر
 پھہلیو و انسان ہند بن اچھن ہند گاش تہ دلگ ہوش۔ میون مطلب چھنہ
 یہ کہ مادی اچھن تہ دلگ حبس و ہوش بلکہ اسلام پھہلیو و توحید کین بیان
 مطابق یتھ اوراد فحیہ، ذکر قرآن گواہ چھ تہ اتھ ستر روحانی گاش تہ۔ توحید
 کہ آیہ رؤد پھہلان تہ تصوف یعنی عمل روح کوتاہ سپد یتھ کین بسن
 والبن توفیق حق حاصل یہ چھ ثابت گڑھان کہ بنیاد اراکین اسلام روٹ
 زیاد کھوتہ زیاد لو کو تو حیدی عمل کم و کاسہ تہ خلافتک سبق لپیفہ تلو۔ یشہ عمل
 گپہ ہندوستانس منز جناب چستی ہند اشاعت اسلام پتہ۔ اتھ متعلق چھ
 کافی دلیل رجیدہ صائبہ لکھچھم کتابہ توحید تہ تصوفس منز دینہ آمڑ۔

یتھ کشیر منز آیہ متوآ تر طور ریش، علمدار تہ للہ مڑ تہ تمہ پتہ متوآ تر
 پاٹھگر تھہنہ روس اولیاء اللہ۔ تہ تم تہ کا تیاہ یم رامہ پتہ رحیم زانراونہ آے
 تہ آخرس رؤد جناب شیخ سلطان مخدوم محبوب العالم اتھ سلسلس ختم الاولیا
 ء۔ پہند پتہ ہیوک نہ کانہہ ولی ہتھ۔ یتھ دنیہس منز رؤدک مومن یوان
 گوشان مگر بطور آخری مومن اولیاء ٹھہراے مخدوم صاب۔ اُمڑ ہند دور

پتہ آئے گرنز رؤس خدا دوست۔ کینزھن اوس ماجہ ہند شکمہ یہ نور عطا
 اومت کرنہ تہ کینہہ گئے در دنیاہ پتہ اعمال ریاضات تہ شب و روز
 بندگی ہندس کمالس پٹھ۔ حالانکہ پہنزارے کرتچھ عملہ تہ اطاعت رب
 اُسہ کار بشر بلکہ کار ملک۔ تہ پہند پروردگار اوس یمن پروردہ کرتھ را چھ
 کرتھ مختس ستر محو تھاوان تہ توفیق بخشان۔

امہ دور اولیاء اللہ پتہ آئے بیا کھ ملکہ صفات جماعتھ بارس یتھ
 کشیر منزیم امہ پتہ جاری رؤدی۔ یم آیہ بلکل مختلف اولیا ہو ہند بو ذات
 و صفا تونشہ۔ ییلہ زن اولیاء باہوش، منازل طے کر کر خواجہ خضرس تامتھ
 دوس بنیائے۔ شریعت ہتھ طریقت، ولایت، بصارت، دسگاہ تہ نور عین
 البشر حاصل کرتھ محبوب الاولیاء درجہ حاصل کرتھ تا قیامت زند بنیائے
 یم نہ مرنے زائہ۔ امہ دور پتہ یعنی مخدوم صائبس پتہ آئے کاتیاہ بزرگان
 یمن منز کینہہ نہ وائے تہ کینہہ خاموشی پتہ اندر گئے روزان۔ چونکہ اتھ منز
 یم با شریعت اُس، تہنزارے تہ عملی زندگی رؤز عوامس بروئہہ کنہ یہ تحریر
 چھ موخصر زان تہ امیگ انداز ہیکہ نہ کانہہ تہ کرتھ کہ پور ریاستس منز
 کاتیاہ تہ کمہ در چکی بزرگان دین آسن و ہمتی تہ گذریمت گو کہ بعد علی ثانی
 گو و بیون بیون سلسلہ وار پیر صائبن ہند دور تہ جاری۔ یم لگ بھگ
 سارے وادی تہ یمہ نہر تہ چلون رؤد۔ ناو تہ خصوصیت کہ سلسلہ چھ و نہ
 تہ بوزان، سہروردی، کبروی، کاشانی، قادری، چستی بیتر۔ مگر یمو ساری

ذرا بے تبلیغ دین حلقہ جاتو نیرتہ گئے کیشہ خاص آدم پاد یمن فقیر ناواو
 ونہ۔ یہ ذات انسانی رُو ز خود لو کن ہند خاطر اکھ عجوبہ تہ شر حس مطابق لا
 جواب۔ مجنون یہنز کانہہ ادا ڈیشہ نہ کائسہ تابع شریعت۔ توحید دانو وون
 یمن خلاف دین۔ تہ کھا لک کھیہ تھ صفس پٹھ پیٹہ کاہن، جن خوردہ
 جوگی، راہب، ظونہ راء وتری درویش بیتر چھ، یمن ہنز زان کر فی محال
 چھ۔ تہ نہ ہیوک یمن ستر دایمی طور ڈرتھ کانہہ پٹن یا ووپر۔ یمن رُو
 بوڈ شرط ترک سنت تہ خاص ٹھہرو ن گرہ ہند تعداد تہ اوس واریاہ۔ سانہ
 نظر وتلہ 1947ء تا 1989ء تام کہ دور، چونکہ اتھ پٹھ بحث کرن یا حجت
 دس لگہ واریاہ تحریری تہ شرعی نزاکتی ہند کحوالہ جات بکار۔ تہ اتھ پٹھ تہ
 بنہ اکھ بڈ کتاب۔ اوکری چھ موخصر مراد یہ ز تقسیم کشمیر پتہ کم کیشہ کال بروئہ
 اوس جنوبی کشمیرس منز اکھ فقیر یس لار کنگنہ پٹھ یور آمت اوس۔ امیک
 حال چھ سوانح سلطان بدسگامی ہنز چھمڑ کتابہ منز درج آمت کرنہ۔

رحم صائب اوس اکھ پھلی کوٹ۔ یس 1947ء کس دورس منز پیٹہ
 گوڈ ہو کور گامہ تہ پتہ قاضی گنڈ بونہ کنہ 5 کلومیٹر دوارا کس ٹینکس پٹھ
 بیہان۔ پیٹہ تمہ وقتہ پانژھ گر روزان اسی۔ یہ اوس ا کس گرس بنام محمد شیخ
 یامہ شیخ نہ گرتہ اتھ زمینہ ژ کھلس اوس ناو نیوویاناوا۔

یہ گو و لگ بھگ ۲۰۰۰ بکرمی یمہ دنیا رخصت۔ پتہ کیشہ کال گڑھتھ
 1953ء یس منز گو وینا کھ اکھ درویش پاد۔ امہ گڑھتھ ۲ اوری زیادہ نیو وامی

سُند نزدیک زانی کار۔ ماسٹر صائب یس پٹھ دیالہ گام روزان اوس تہ ہر
 رنگ ظونِ باطنہ علاؤ پور لیکھاڑی تہ اوس، اُمی سندے برکتہ چھ تھس مٹر
 سہنر زندگی حرفہ لیکھتھ ز مانس بروئہ کن یوان تہ اُمی سہنر کوششہ ستر
 چھ اُمس مٹر فقیر سلہ صائب روحانی مرشد اسہ زانی گڑھان۔ یہ ونو کہ
 فقیرن ہند اچھو وچھمت نہ پوز گواہ لہ لور اُمس ستر یانے سلہ صائب
 اوس دون کورہن ہند مول بُتھ فقیری ہنر تھہ کریاہ والہ اُمّت، تہ
 اُکس نوس ز نمس منز اُنہ اُمّت، چونکہ یہ اوس بلکل یمہ دُنیا نشہ لا پروا
 گڑھتھ پنہ نسے رنکس منز رنکھتھ زن تہ یور کٹو حبسو بے خبر گو مّت۔

اُمی تہ دیّت نہ 1965ء پتھ ز مانس نزدیک کاٹسہ زیاد کالس بیہنہ۔
 بلکہ ونو کہ کاٹھہ اوس نہ بہران اُمس نزدیک زیاد کالس بروئہ کنہ۔
 سوائے ماسٹر رجید صائب رُود اُمس حرفس گواہ تہ میٹڈس شریک۔ توتہ ونو
 عموماً ہفتس منز پتھ بروئہ گنڈتھ ڈاے دوہہ۔ تہ امہ علاؤ سردین ہنر
 چھٹی شب وروز تہ ماباقے ساری فرصت کیڑھی۔ رجید صائبس گرہ کنر قادری
 سلسلہ آسنہ موجوب تہ گورجید صائبس سہروردی تہ نقشبندیہ خاص سلسلہ
 مرشد حاصل۔ تہ تمہ پتہ ۱۲ وری مکمل طور اُمس فقیر سُند سلسلہ خاص
 سہروردیہ۔ باذن اللہ بوساطت تہ اجازتہ رُود ماسٹر صائب اُمس خادم،
 طبیب تہ وائل یعنی واتن دول۔ تہ اُمی سہنر یکتائی سپر تباہی حکم دوئی بہ
 ارشاد شیخ حمزہ۔ تہ زانیورجید صائبس یانے فنا فی الشیخ بنن تہ یم تہ

مناسب بر جوع سلطان صائب 1970ء پیٹھ بصورت نظم آء متی چھ در حُب
 جوش تہ عشقہ لیکھنہ آمت تم پرتھ گرتھ توہہ وار زان ربطہ رجید با سلطان۔
 مگریتھ کتھ پیٹھ چھ و نہ تہ افسوس کہ اُمی سندر گدر نہ پتہ گئے اتھ مقبرس
 سے جماعتھاہ بہ ادائی خراج اگا دیمن نہ اُمی سندر زندگی منز کاٹھہ پور دوہ تہ
 حاصل گو مت۔ آسہ تہ ما کاٹھہ گڑ پن دنیاوی غرضہ مادیت حاصل کرنے
 خاطرہ گنہ وز دوہس یا راتس بیوٹھمت مگر کاٹھہ نہ اُمس نزدیک برائے
 خودی یا خدمتی زان موجب۔ تہ اتھ سلسلس منز یم تہ مناقب تہ ندا متکر
 آلو سلطان صائبن دت تہ پتہ چھپائے کتابہ ہندس صورتس منز یا کاٹھہ
 سوانح تہ از یوک تان لُج نہ اتھ گن لُج نہ یمن صاحب زردرویشن کاٹھہ
 وتھ۔ تہ پتھ پاٹھر چھ ثابت گرتھان کہ کاٹھہ تہ فردس چھنہ اُمس ستر
 کاٹھہ روحی تعلق تہ پوز چھے لی کہ کس بنہ طالب سلطان۔
 شکریہ۔

شاہد حال

غلام رسول شیخ بدسگام

بھتیجا اصغر، دیدہ گواہ سلطان

السُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلَّهِ

یہ دستاویز چھ انسانی دلہ کین پوشیدہ رازن ہند بن محل خان ہنزاکہ
 دأر۔ یمہ باپتہ تمہ ہند بن کین سرن منز اژ ہتھ دو گنیا رچھ پوان۔
 لاشریک ہنز بن بے نیازین منز تہ تمہ ہند گنج حاصل کرنہ خاطر پچھن
 چھ پوان تہ تہ پٹھ پٹھ تمہ ہندس بحر شریک چھ سپدان۔ لاؤ بالس
 نزدیک گزھنہ موجب چھ گزیکہ و نس تپلس منز پان زن تہ غوطہ ناؤن
 پوان۔ شریعتیہ دیوار باپٹھ ترن چھنہ کائسہ ہند مجال۔ لیکن شرع لاگو کرن
 واک ہنز زان تہ تمہ ہند بن طمعہن دنہ دول پانہ رب۔ تمن ناد دھکی انان تہ
 تم یم منشا ایزدی ژھارن واک چھ آسان تہنز ژا رے چھ رب پانے
 کران آمت۔ مسلمانہ ہند خاطر چھ پور پور زندگی گذارنگ آیین
 (قرآن) سوزنہ آمت۔۔۔ تہ تمہ پتہ ذریعہ زبان مقدس ذات حضور پر نور
 ﷺ حضرت زکریا علیہ السلام ہنز عمل تہ اُس شرعی۔ مگر شریعتی ماکن
 ویش تمس لیر (آرہ) تمس ژالنگ سبق۔ تہ تہ تھی ہیو سبق چھ خدا
 پرز ہنکی۔ خوش قسمتی کنی گئے تہ دینس منز علامہ تہ مجدد تہ پاؤ۔ لیکن سانہ
 غلطیو ستی تہ مادی پسماندگی موجب بڑھو و تہند نمایشی ریش تہ غلطی۔ نہ
 ہیکی تم خلافتک سبق نو ن کڈ تہ تہ نہ ہیکی ملتس اتحاد تہ۔ پیہ شریعتک
 سہ جس یمہ کنی خدا پر بڑناوینچ و تہ اتہ یہ ہے۔ کینز ہو عالموزہور صرف

توحید کسے یوت حصہ۔ یتھ منزتمو پانس ناوتھو واللہ والے۔ اما اللہ والے
کوسہ ذریات چھنے تہ تمکو کو رنصفے کلمہ طے تہ تھو وکھ اتھ دین اسلام ناو۔
تہ کینزھور وٹ عباداتن ہند حصے یوت تہ سمجھ خلافتک درس و وپر۔

کینزھوزون پیغمبر برحق ﷺ امین تہ تمکو سُنڈ آسن مشرو وکھ نعوذ باللہ۔

پُر کھے نہمازتہ زن چھ کنڈ بن پٹھ آسان۔ تہ دویمہ سلامہ پتھ چھنے اتھی
یوان تہ و پھ دتھ نیبر کنہ دلیلہ باگراوان۔ تہ دین لو تہ کھوتہ لوژھراوان۔
تہ پتہ چھ پانس اہل اللہ تہ ناو کران۔ بلکہ پر آنس سارے دنیہس مرد
”ممات“ قرار دوان۔ اڈ مزارتہ بٹھ پیکھ تہ یمن چھ مردہ زانتھ میژھ
زانان۔ کاش اسہ بنہ ہے رب مانراونک ذریعہ احسان تہ یاد الہی
بکثرت کرنہ ستری پتہ ہے دل ڈنجہ۔

سیمہ کتابہ ہند لیکھن دول آو خدایہ ستر انسانی جلو گری منز بلاونہ، بندہ
سند ذریعہ تلاش روحی رازتہ تمکو ستر لاو بآلی زاننس منز آو مصروف تھاونہ، گوکہ
دوشوے بندہ خدا چھ رہہ ستر حدروس غلامی منز نکوڑ کرتھ یتہ رب سُنڈ زانی کار
دویمس بندس خدائی زان تہ تمکو ستر راز آسان چھ۔ امہ جایہ ہیکہ نہ کاٹھہ
شرک اُستھ بلکہ چھ شریک اصلی زان تہ بُنیاد معلوم گوشہان۔ پڑھی ہش
انسانی عملاً یکتا پسندی لا الہ الا اللہ ہیچ زان یژھ راونہ موجب کر یوتھس
اُکس ہنگہ منگہ احسان کرن واکر ستر زان کرتھ تہ پنے علمی تہ کر مطابق سمجھ
زیس تہ کاٹھہ اکھ تھس حالتس منز خدایہ کر یمن ولایت تہ بصیرتہ ستری

وُل۔ تہ یمہ ستری اُمس نش بڈ تہ تھد خدائی طاقتک ثبوت پیش خلقان
سپد۔ تہ توتہ اُمس انس انس پرز ان تہ ان زان مجنون و مجذوب قرار چھ
دوان کرشمہ رب و چھت تہ۔ تہ قصد ہے کھا لوتہ کس؟

یڑھ یمہ کڑہنہ کُنہ ہنز کڑھوڑی پٹھکی توہہ زان۔ اُمس متلق لیکھن ما
بنہ شریعتیہ حد بندی ہنز کُنہ لغزش تہ تہ پیہ اند پیلہ و چھو کہ یہاے ذات چھ
شرچن پاکیز کنو یا میڑ ستری تعمیر کران تہ انسانی مشکلاتن کم کرنس منز
بحکم خدا مددگار ثابت گڑھان۔ گمراہی رد کرنس منز دوستہ کار بنت شیطانس
ستری نالس تھف دتھ لڑان۔ تہ تھس تھد کردار کس بندہ بشرس تہ ملک صفت
و اُلس کتھ صفس منز دمو جائے۔ یُمس زمیندار جوان لڑکس اکتاجی (۴۱)

و ری ہنز و اُنسہ منز ہنگہ منگہ خدایہ ہند طرفہ آسمانی ترٹھ ہند پٹھ آلو گو یہ
اوس تمہ پنہ دور کہ ربو اجہ زمانہ گامہ گون والبن ہندی پٹھکی پنہ گامہ کبن
گون والبن ستری کُنہ کُنہ بشوق شامل گڑھان۔ اٹھکی زمانس منز سر پٹھکی پیر
صا اُلس نشہ تہ گڑھان رو دمت۔ تہ یہوے اوس سہ زمانہ پیلہ گامن منز عام
پٹھکی محلہ وار کالچن جنگ نامہ اُس پرناونہ یوان۔ تہ گون والبن ہند ساز
اوس نوٹ، سارنگی، باجہ تہ تمبکھ ناری تہ آسان۔ تہ یہند گون اوس غربتس
مشہ راوان تہ آزاد ہوا ہن منز جوان تہ انہر شہ پاک باش خدایہ ہندس صاف
فضا ہس لولہ متہ لائے کران تہ جگر شہلاوان۔

مکرا اُمس بانہماز جوانس پیہ ہنگہ منگہ بے خبر آسمان گمراہیہ تہ و زملن

ستر تڑھ انسائی تہ خدائی ترٹھ ز کینہہ وقت گڑھنہ پتہ رُودنہ سہ جوان
کسان تیس ناوسلہ شیخ ولد غفار شیخ اوس یُس راتھ تامتھ اوس کار دُنیہس
ستر تہ اُمس بدلہ مزاجاً تڑھ حالتھ یکسر کہ ووں چھنہ یہ کائنہہ تہ نظر
گڑھان، زانی تو یہ گو کلہم ظاہری ہوشو ڈھلت دیوانہ۔ تہ امر سُنڈ
خطرناک روے تہ مزاج ہیوک نہ کائنہہ برداشت گڑھتھ۔ تہ شریعت چھنہ
کتھے۔ ”سورے حال پُر و پچھم کتابہ سوانح سلطانس منز۔
(1907-1990ء) اردو زبان منز بروہی لیکھتھ چھ۔

وقت تہ دور زمانہ گذر نس ستر ستر بنیو ویہ خدایہ سُنڈ یرٹھنہ ستر قطب
ولایت، مگر روحانی تیوتاہ آوور کہ راتس دوہس کلام بیان کرنس رُودنہ اُمس
کائنہہ تھکھ تہ کل عاجل خصوصینہ والین ہنز غابی کتابہ (ازل نامہ) رُود
پران۔ جسم گو وُشتھ تہ روح گو و سوار۔

وونی دُپیو اُمس ناوتہ درجہ، اُمس کتھ دینچہ پھل دار تیج منز دمو
جائے کتھ تہ کیاہ گنز راوہون بہ یہ نظریہ توحید تہ تصوف۔

نوشہ از علم ادراک

روح رجید

طالبان دُعاء ابدی خیر

بشیر احمد و گے تہ فیاض احمد



ہونچ کتھ

یہ چھ پرتھ پرتھ کس مقتدان اولیا ہس یُس تہ فقیر سلطان صائبنس
 مقبرس متلق زائن ضروری چھ بنان کہ اتھ جاپہ پٹھ روزن کینہہ یوان
 گڑھان۔ ییلہ یہ زانان چھ کہ اتھ گامس تہ گامہ کبن نو پیہ چھنہ اسلامی
 درس پرتھ سُلہ صائبس ستر عملی حب یا کانہہ عملی دلچسپی در پٹھ یوان۔ تہ تعلیم
 پھہلنس ستر ستر گڑھ اعتقاد ولن والبن ہند تیداد کم یم یوان رو دتر
 آسن، یہ تہ چھ ممکن کہ پھہلا ونہ ینہ وول درس تو حید بنہ امہ گامہ کنہ سمجھاو
 ستر اتھ ٹھو رتہ نسل بدلون دوسر منز پیہ اور سوئی یمس اتہ روحانیت مشکہ
 ین ثواب لگہ نتہ گڑھ پانے سُلہ صائب تمن نش یم امہ آیہ ندامت تہ
 عجز پیش خدا برائے وسالت آسن ژھاران۔ تہ بہ وسیلہ اویسی مشکل کشائی
 آسن لبان۔ اعتقاد تہ نفس پالن چھ الگ الگ حیثیت تھاوان۔ اعتقاد
 چھ غائبی سامان یس اتھ پیہ تہ تہس تہ کریو ٹھ منزل۔ نفسچ پرائی یا دولت
 دل (روح)۔

چونکہ دورِ جدیدس منزلی لؤ کو مادی دولت تہ ذرائع عیش پرستی، مگر اخلاقیات کہ دورِ برِ موجب گو و انس انس آرام حرام تہ تم دأ دی ولتی ووگہ لبائی یم لا علاج بنیائے۔ تہ امہ وزچھہ یتھ وادی منز یتھ بن لؤ کن پتیم علاج آستان پرستی یا پیر ژھا رن یاد پوان مگر کتھ چھے درویش صائبی تعلیم پڑن وول چھ کھوج کران پتھ ضروری طور آستانس تعمیرس تہ پتہ دوست خدایہ سہنز عملی زندگی تہ زانی ضروری زانان۔ وونی ییلہ یتھ لؤ کھ یہ زائن یتھ ہن، تمن نشہ آسن درویشہ ہندی عملاً بے خبر یا وارث در۔ ذرا کر یو غور و فکر کہ اُمس درویش گئے ۲۱ وری گذریمتس بہ اچھو وچھمت دال گوربائی وار وارہ تہ نو آہ غائبس پڑھ کتھ اعتقاد کس بنیادس پٹھ، مگر اُمی سہنز زان کمر تہ کتہ تہ کتھ پاٹھک وژ۔ وُنیس تام تمو یم اُمی سہند ظاہری رشتہ حق نمک آہ گڑھان ییلہ زن کانہہ ہشیار از راہ ہدایت تہ پڑتھو کہ یگر بزرگن کتھ پاٹھک چھ یتھ تھز جائے لہر۔ تہ آخر پڑتھ سہ یہ کہ نہماز، روز بیتراوسا مکمل پاٹھک تھاوان۔ بلکہ یہ سوال پڑتھ ہراکھ یمس یوت ین نصیب آہ تہ اُمس متلق و تھنہ بھنوک اداتہ طریقہ۔ یہ زانی تو کہ ہر شخص چھ مذہبس تہ دینداری احاطہ کرتھ ہر روز کانہہ تہ بزرگہ سہنز اصلیت زانی یتھان۔ اُمس متلق چھنہ کانہہ تہ اُزیوک تان در دل یہ خیال اونمت۔ گو وہ چھ اکھ پڑ دلیل کہ نہ دزاو اُمی سہنز پیہ منز کانہہ تلاشہ ہوت زانی کارتہ نہ کانہہ طمع دار۔ ژ کہ چھ پوزی کہ اُمی ہندس

پوئے عمر ہندس کاروانس منز رو دہ اُمس درویش لر لور کاٹھہ پتھ تہ ووت
 نہ کاٹھہ خیال کہ یہ ہے اوس تہ اوس کیاہ۔ توے چھ اُمر سوندوی مخلص ہم
 سفر یہ کام تہ گنہ لغزشہ روس نکھ والاں۔ یہ چھ ممکن کہ درویش گزرنہ پتہ
 آسہ بز وٹھوینہ والو اُمر ہنز بڑھامی تہ کرامات نئی کڈہڑ۔ مگر تھی ماہکھ
 ہوکھ پزچہ سند توارتخ بناوتھ، گزھن تہندس ونس تہ وچھنس تمہ وٹکی گواہ
 موجو دآسنی۔ تکیا زیہ چھ پز رک دین تہ اعتقاد۔ خوش اعتقاد دی موجو ب
 چھ مبالغہ آمیزی ہوند رس تہ میلان۔ تمہ پتہ تہ تم کیشہ ہیکو بطور کرامات
 قلمبند کرتھ، یم زیاد کھوتہ زیاد وٹھن صفن پٹھ درج روز نامچہ نہ کیشہ۔ مگر
 اُمر ہنز زندگی و بڑھناونس لایق۔ چھ مشکل پسندی بروٹھہ یوان، تکیا زیہ تہ
 چھے خبر کاٹھہ زندہ حال انسان تہ کہ یہ اوس یوتاہ نفرت کران کہ اُمر سُنڈ بانہ
 تانیت تہ اوس نہ ووندہ یڑھان اندر مینڈکی بانن منز تھاؤن۔ تہ یہ یڑھ
 ہے ہر کاٹھہ تہ یم اداے نفرت درویش ملاحظہ کو رمت اوس۔ یہ چھنہ
 کاٹھہ پام تہ نہ عیب جوی بلکہ چھ یہ تجزیہ کرن یہ سر اسرار کتھ حدس تام
 اوس پانس ژور تھاوان۔ تہ پیتہ تھز رد خلق مل ہو ان۔ مسئلہ چھ یہ کہ
 اکہ طرفہ چھ بظاہر سُلہ صائب شرعی بنیاد پٹھ مجنون یوان قرار دہ یوان
 تہ دویمہ طرفہ دمواہ بیہ تہ۔ تموک تہ چرس ہتھ گبون والبن اتھ لذات
 پسندی ہنز وار تہ درویش صائبس بناو و امیگ بابہ افسوس۔ امہ مقبر کبن
 تہ تھن حوالدارن۔ یمن مجلس سازن تہ پاسہ اُخر راوراون والبن چھنا

دینگ، زما ننگ تہ اثرا تن ہند کا نہہ پروا۔ یا خوفِ خدا تہ اُخرت۔
 ذرا پیو و پالیں تہ ز اُنیو کہ تعلیمی جہالت چھ گھٹان۔ تہ ہر گنہ کتھ چھ
 امیگ پوز تہ اپز تو حید دانی تولان۔ توہہ چھیوہ خانہ درویش پٹھ پنہن
 گھرن تانیت اووت ٹک۔ مگر ز اُنیو یہ جایہ فقیر گزھ نہ سوالہ بُرتھ جایہ
 نوہن ہند خاطر بُنتھ روزہن۔

طالب دُعا

عبدالمجید سعدہ کدل، سرینگر



یہ چھا تو بہ خبر کہ دینِ اسلامس مبدل کُرن واکِ غارِ مسلم چھ بی
 یژھان کہ کرواتہ وقت۔ اُسی کرویمن آستانن ہنرِ اصلیت تہ نسب نامہ
 نژ۔ یم ساری چھ غارِ مسلم اُسمتی، توے چھ یمن شیخ بدرالدین، شیخ زین
 الدین ونان۔ ژتھس پاوہ۔ یتھ بابری مسجد ہند پاٹھی یتہ یمن ریشن
 کھورنہ وورتہ بانبر ہوت آستانو نہر کرہن تہ لاگن اکہ اند پنہن پوتیل
 تمہ وزبوز واہ پوگھ کنہ تہی پُر یوشنیا اللہ۔

غرض چھم بی کہ طرزِ زندگی سلطان روزاکھ پیچیدہ زانراؤ بن مسلہ تہ
 دویمہ طرفہ بنیو واکِ سُنڈ آفتاب ہیو مشن مشکوک۔ یہ دُنیا چھ فانی، آپہ کاتیاہ
 تہ گئے کاتیاہ تہ ین کاتیاہ۔ مگر مستند جاپہ گژھنہ صرف ذریعہ آمدن یوت
 آسنہ۔ پوز روپوش کُرتھ اعتقاد کس ناوس پٹھ دین وفطرتس تہ عشقِ حلاس
 زاف ژاٹن چھنہ فقیر ہنر ژادر مژر کانہہ پنہ داؤ۔

یہ تہ زانیو کہ مغربیت چھ پھبان اُتھی ناوس تہ کارس تل۔ یتھ اسہ
 اعتقاد تہ اسلامی اخوت پھل لو بُمت اوس۔ یتھ پاٹھی جناب چستی سرک
 حوالہ یک تار موے دل محو تھا ونہ موجو ب یک یک تار تمو ورتومت اوس،
 یتھ پاٹھی صوفیانہ رموز تہ اسرار خدا رسائی ہند سوز تن تنہا گوشہ نشینی منز زانی
 کارن ہند موجو ب مقرر زائن اوس۔ تہ وون وچھیو یہ موسیقی کتھ پاٹھی
 بنیائے نابالغ انہر بن ورغلا ونگ خاموش تہ سم قاتل۔

رضایہ فقیر ژھار یو اذ باذن رب اللہ ستر ز دیہ ملاقات۔ یہ چھیو
 زانان کہ اُمس ستر ساری عمر چھپہ دینہ وائلس، یکر اُمی ستر نظمہ مدح
 خوائی تہ تو اُرتخ ہاچھمڑتھ گن چھا زانہہ توہہ من پوژمت یس تکر ستر
 زندگی ہند کی بیان تہ پہچان چھے۔

رود اُمی ستر زندگی ہند احوال، یہ سورے چھ ہو بہو رجید صابن
 لیو کھمت تہ یہند بن ژھارن والسن گڑھ ایچ بوچھ آسبن، اُمی سندہ دُنیا
 نیرتھ مقبر کہ ناوچھنہ معلوم سپدان کہ پیٹہ کس ہیکہ ہون توہہ کاٹھہ امہ راہ
 سلو کوچہ رمز تان ٹھہرا وٹھ۔ ییلہ زن تکر ستر در حیا تی دُنیا تہ اوس ثابت
 گرتھ دیو تومت بلکہ کاٹھہ نہ تمو منز تہ۔ یدوے الگ الگ پران یمن
 اتباعی پنہن امہ گڑھتھ سلسلہ پسند رود مت اُس۔ تہ پتہ شہرتہ کہ غرضہ یم
 جامہ تمو لاگھ بنام پدرم سلطان بود۔ اُس صرف تہ صرف لمحاتی ملاقات
 ژھاران۔ تہ تم بہ نظریہ مادی تلاش نیران۔

ملا ل گزھنہ گزھن دین چھ شریچ تلوار۔ امہ تلوارِ خش چھنہ سہل،
 کانہہ فقیر درجہ منز لوک نشان لبُن۔ نتہ کتھ تھیکنے مہ چھ زوپان۔ توارخ
 فقرس گزھنہ موم گزھن۔ دنیاوی اغراضہ کہ ذرا زانیو دین وفقرتہ نظر
 تل تھاویو یوم الحساب وجزا۔

رب دین دین تہ فقر زانہ نوک ہدایت

مرشد روزن مہربان

طالب دُعا خیر

سجاد احمد ترالی تہ نیلو فرجان اونتی پورہ



تعارفِ سلطان صائب

از ورناک ہند شد شیخ جاء یافت در بدسگام
 ماہ تابے شد طلوع از خانہ غفار شیخ است مدام
 پز رچھ یی کہ اُمی ہند کا یناچ بظاہر زندگی ہنز زان دنی چھ اکھ عجوبہ یا
 کرشمہ۔ یُس ہر رنگہ کثرش منز روزتھ کلپتن یکتا پسند اوس۔ اُمی ہند یو
 ظاہر نیا تو تہ یرادو اوس ادراک گزہان کہ یہ اوس نہ کائسہ ہنز بارِ منت
 ہن یژہان مگر بشر آسہ کنی یوتاہ تہ چلہ ہس پرگی اوس نہ تھاوان۔ تکیاز
 زئمہ بدلی پتہ اوس یہ زن تہ بلا ^{تشبیح} جنگلی جانور جنگلس منز مگر انسان بُستی
 منز قید۔ تہ امہ پتہ لگ بھگ ۸۱ اوری اتھ بشری آز اری کم کرنہ خاطر آس
 یہ شریعتہ منز ۱۴ سلاسل زانتھ تہ خاصاً سلسلہ نقشبندیہ منز کرتھ اُمس
 پُشراونہ بحیثیت اکھ ادنی خدمتگار۔ ورنہ کائسہ شخصس مُرس یا بے کارس تہ
 اُمس نش بیہنہ موجب دوہس ساس روپیہ تہ دموہوسہ مانہ ہے نہ کیشہ
 تہ نہ ہیکہ ہے برداش کرتھ۔ ساروی کھوتہ اوس اُمسی پٹھ دارو مدار۔
 یُس کائسہ تہ آنس منز نر زنگہ پھڑاوی ہے۔ تہ پتھ گس تہ کیا ونہ ہے۔

اُز کو درویش مہرازو، نمدن تہ قائلین پٹھ آرام ناز تراون والو، سنیو تہ
 پالیں پیو، تہن حالاتن منز تہ آو مے یہ کریوٹ ز او جاردو گنیار عطا
 کرنہ۔ وُنہ تہ چھنہ لوکن اسہ دون ہندری سمکھنگ وجہ معلوم یا فکر تران تہ
 اُمی ہندہن گر باژن بہ اکھ و استاد اُستہ اُمس مجنونس ستری یُس بیتھ بانس
 کھوان تہ کھران اوس۔ بہ ایچ تریش چوان اوس کتہ تر ہے فکر ز
 آسن ول تنخواہ دار ملازم تہ بیہ و استاد کیا ز تہ گوی بیتھ بے عقل تہ باور۔
 یہ بنیو و اکھ سجمہ رؤس چلو ن شکھ۔ ای ییلہ بہ یژھاتہ یہ ڈاف ترا و تھ یا
 بہتھ اُمس دراز جسمس پٹھ اکھ زنگ اکہ اند تہ بیا کھ پیہ اند کھڑا۔ اُمس
 مس کا سان تہ تہن ساری نزدیکی واقعات رؤز اسہ دون ہنز سارے
 زندگی۔ ییلہ گنہ گنہ و 1982ء منز بہ صجس چولس نزدیک چاے اوس
 چوان تہ مے گن و نان، یکر ہرن تھو و نہ اسہ گنہ شبہ در شائد تہ۔ تہ اُمی
 ہندری گر باژا س اندری بزمان، شاید چھ درویش پوزے و نان کہ اُمس
 یم روپیہ ٹھیلہ سو مبر تھ چھ آسان، یہ چھ ماسٹر صائبس دوان یا نوان۔
 حالانکہ اُمی ہنز خاندانی اُس اُمس ہر صبح تہ شامس وار نظر و پھیر
 دوان تہ و چھان کہ کس رت تہ بکاری نہ وول چیز چھ درویش پانس ستری
 گنڈ تھ تھو و مت، پیہ تے کانہہ رت چیز کانہہ درویش دیہ ہے یا یہ پانہ
 ہس۔ تم ساری اُس فاطہ دید و نان تہ پتہ لگان۔ گھر ک پوت شر
 ذرا جھس ہنہ بیتھ درویش فرصت سان ژار ہے کران، تکیا ز درویش اوس

نہ شُرہن ناپسند کران۔ مطلب چھُ یہ زانِ دنی۔ کہ درویش اوس ہر لحاظہ
یکتا پسندھی۔ دُنیا لحد زانتھ پول اُمی سدتِ عیال پانہ ترک کرتھ یہ شرعاً
ثابت چھ۔

او کنزِ پز اُمس ستری رغبت تھاون والین زانن کہ اُمی سہندو زندگی
گزار نہ کو طریقہ کاروتہ کوڈرو و تونش چھایم زانی یاب روڈمتی۔ یہ
چھنہ پونختہ سالہ تراُم زانتھ رو بس و سستھ اعتقادِک دم دنی تہ یہ نعمت کتہ
تہ کتھ پاٹھک بنیائے تہ مشرون چھ فقیر مند چھاون۔ نفس امارہ حاصل
کرنس چھ پیہ تہ کیشہ وتہ مگر دینس پنہ مقصد دُوؤ لاگن چھ کل اولیا ہن
ہنز پز اُمی کھوتہ تہ زیاد گمراہی۔

تم توحید دان تہ مہ اُسویم خدایہ سہندس پاد گمر متس ذریاتس مہمات
قرار و تھ حیاتس تہ شہادتس منکر بنان آسن، رب دیہ نکھ دل بیدار تہ
ہدایت۔ او کنز کہ متری سلطانن چھ 1982ء منز یہ اعلان کرتھ تھو و مت کہ
میون اصل گواہ تہ گواہی چھ و گے صائبس تانتھی پتہ نہ کیشہ تہ بہ تہ چھس
توے بر ملا تہ تنبیہ سان سارنہ لوکن و نتھ در تحریر و تقریر تھاوان کہ یہ
کاٹھہ اُمس مست مستانہ درویشس یُس ہمہ اوست تہ ہمہ از اوست کس
در جس منز بے دین تہ دیندار دین فہم تہ رہنما از بصیرت اوس تہ چھ۔ یُس
کیشہا زاننس منز توحید تہ تصوف بامرشد و مومن با عمل اذکر اللہ و دمت
آسہ ہکھ یہ سر خدا ذرا پرزہ ناوت۔ مگر گنہ تہ صورتس منز یکھ نہ اُمسنز

زندگی متعلق کیشہ لیکھت۔ زانیوشنیدہ کے بودماندہ دیدہ۔

اُمس متس اوس لایچ عمل تزکیہ نفس حلال خوری تہ پنے پنے دینچ مکمل
پیروی کرنی۔ کانہہ تہ نشہ ہیکو نہ اُمس فتویٰ بناوت ساز و سرودینچ چھنے
کتی۔ یمہ عملہ ستر نشہ بھنگ و چرس تہ لگان آسہ سہ محفل تہ سہ وت
گڑھنہ ذریعہ۔ اعتقاد ناؤ یں دینہ۔ مہ لار ناوی یتس ترک لذات
فقیرس۔ غیر شریعت بدعتس ستر۔

اُمی سُنڈ روز انتقال او مسلمانہ پاٹھ باء گنی ماتمی ریتس یانے ۱۲ محرمہ
سبق عبرت اوس ولے پز رچھ تیری ز اُمس نش بھہنس تہ پڑھ دلھ زانہ
کہ یرادہ ییلہ نہ کانہہ بہت بکھوی تہ یہ دُنیا منزہ گذرنہ پٹھ۔ یمس یہ
پنے نس و تھاہ اتھ لہج یا پنے پیرہ رینگ و تھاہ اُس۔ تمور لیو و درویش ستر تہ
یہ مقبرہ بنوی رلھ ملھ آماجگاہ تہ سُلہ صیب بنوی وارہ روپوش۔ یہ چھ
افسوس۔

عبدالحمید بزاز

بمنہ، سرینگر

جسم تہ روح حال سلطان درویش متوفیر ”سلطان“

بسم الله الرحمن الرحيم. کُل شَیْءٍ یَرْجِعُوا اِلَا اَمَلِه
 ”قلم ہکھ نہ زبان بُتھ فنا فی الشیخ وجدانہ پن“ ”یتہ نہ عقل چھے دران
 روح نورانس اندر“۔

آدمس چھ افضل المخلوق آسنگ درجہ حاصل۔ انسانی تہ سماجیاتی
 مخلوق آگور چھ قدرتن وسیلہ مادرو پدر تھوؤمت۔ یہندی مرکزی
 کردارک نچوڑ چھ اُمی سُنڈ اولاد در بطن مادر قرار سپدان یہ چھ ہر رنگ
 دون ہند ترنگ بنان۔ تہ اُمی سُنڈ بود و باشک چھ یمنی دون ہنزہ کمائیہ
 یانے رزق حاصلوک تاثیر لبان۔ تہ پتھ یہ ذات شہود باروح تھنہ پیوان
 تہ اُمسُنڈ غذا ماجہ ہیؤند شیر (Milk) بنان چھ تہ یہ ساری جسمانی ذات چھ
 دودھ تراونس تان اُمی ظاہری غذا ہک عملی نمونہ ووتلان۔ شیر تراونہ پتہ
 یمہ وی ذرا یجوبہ پلان بڑان روزان ات ستری گھروک ماحول چھ اُمی
 سنزن عناصرن منز رلان۔ پتہ درسگا ہن منز اُتھت اُمی سُنڈ ستری باج۔
 موخسرونو۔ تھ پائی کہ یلہ زن اُمس مول موج کاٹھہ روزگار دیاونہ پتھ
 اُمس طوق دنیا یانے کھاندر کران چھ۔ تہ یہوی دور چھ عموماً اُمی سُنڈ

بواپسی نعم البدل کردارک شروع تہ پہچان دوان۔ کھاندرہ پتہ کانسہ اولاد
سینز نافرمانی چھنہ اُمر سُنڈ کانہہ قصور زائن تہ کیا زیتہ چھ اکھ مادی مشین یا
کمپیوٹر۔ پی ات اوت تانیت دیوت، تی چھ یہ واپس دوان۔ اک مول
موج گڑھ پنہ نس تھ دورس یاد پاؤن یمہ مطابق غذا حاصل سپد تہ
کھیت یہ نوقطہ در بطن مادر قرار لبان چھ۔ امہ علاوہ دون باثر بن ہنز طرز
اسباب آمدن تہ کردار۔

غرض چھ یہ صفائی تہ آگاہی دینچ کہ سانیو پرانیو پتہ اُسی تہ وُس۔
سون نسل کتھ پاٹھگر چھ دردنیا پھبان تہ امہ پتھ کوس ہش پتنے
generation آسہ۔ یہ پرزہ ناؤن چھ پنہ نہی بھبھہ پورہ پاٹھگر مُشک
ہیون۔

امہ پرزہ تہ ٹاکارہ عملی مشاہدہ گوژی ت سرزمینس پیٹھ۔ اُمی نظام
عدلک خدائی راج وتاج آسن یمہ کن اسباب اخلاق تہ رزق حلال میسر
ہیے۔ یمہ ستریتھ فانی دنیا ہس منز گزارہ دوہہ شوبہ سان نہر ہن۔ تہ
انسائی دُنیا بنہ ہے نہ کالانعام بل ہم اضل۔ دور زمانہ کین حالاتن ہیونڈ
مشاہدہ لبتھ چھ ثابت گڑھان کہ یوتانیت یہ انسائی بشری خود ساختہ
قانون تہ نظام انسانن پیٹھ پوثران روز۔ توت تانیت روزنہ انسائی
ذریاثر بر زمین قرار ممکن۔

اُمی خاطرہ سوز اسہ پروردگارن اکھ لچھ تہ ژوہ ساس پیغمبر تہ اُخرس

نظامِ کل ہتھ ختم المرسلین ﷺ۔ یمن پٹھ وحی سپد مُت نظام چھ روپہ سند
طرفہ ربہ سنز ذریا ژ موجود بھی در تحریر فرقان موجود۔

رب بیلہ کنوی چھ تہ اُمی سند نظام مایکھ صرف مسلمانہ سندہ خاطرہ
اووت موافق اُستھ۔ اوہ کنی پذہیے کل عالمکین مذہب مانن والین دستور
اسلام پورہ پاٹھی مطالعہ کر تھ سنون امہ زان موجود بھی اُس ونو با بھاوے
ہر مجلس خصوصاً اسلامی اجلاس منز تلاوت قرآن تہ معنی پران۔ گو کہ یہ
دستور دین چھ ہر کانسہ بچھنچ ضرورت تہ کلمہ وول مسلمان تہ گوڑ پڑی پاٹھی
پوز مسلمان بنن۔

مادیاتی نظام چھنہ مذہبی طور مسلمانس قبول کرُن۔ نتہ چھ یہ بحکم الہی
مطابق ربی بغاوت کران۔ یہ ہوو چھ شرک عظیم تہ۔ مگر اتھ دستورس عملی
شکل دتھ نظام زندگی بناؤنس چھ شرط اکثریتی مسلم ریاستی آسہ نک۔ اتھ
خلافت تہ چھ ونان۔

ازیوک دور زمانہ چھ مذہبس ٹھور زانتھ پنہ نفسانی خاہشات
حاصل کرنس پتھ لگتھ نظام سیاست تہ ہوس ملک گیری موجود اون
(Blind) بُتھ ساری دنیا ہس یک ملکی امریکہ راج کرُن یشھان۔ تہ
اسلامی خلافت پنن پاٹ نیخ کنی کرہ وُن زانتھ مادیاتی خلافت خاطرہ
کچھ وَا ہراوت مسلمانن زیر پنچہ رُتھ مسلمان بیول گالان۔ یہ سارنی چھ
اچھن تل۔

امہ کن چھ اخلاقی، سیاسی تہ معاشرتی تنزلانہ ادارہ تھزر لبان۔
خوفِ خدایا بھگوان زائن چھ وہم و گمان بنیومت۔

پوز چھتی کہ وین چھنہ کانہہ انسان آسنگ پڑھی کران۔ یلہ انسان
تہ انسانیت مولہ مولہ لبان چھنہ تہ مذہب پالنج یازانہ نیچ کل کتہ روز۔
افسوس صد افسوس۔

و لیو ویں کرو روپہ سٹزاکہ انسانی کارناچ موخصر زان کہ سہ کتہ
پاٹھ کر چھ اُکس انسانہ سند گرفت عقل و دلائل کو بند شو منہر کڈتھ پنہ نہ
اختیار چہ اکہ زٹہ ستر بدلا و تھ ذرا پٹن طاقت و تھ جسمکہ ضبطہ بدلہ روحی
تختیار پوشہ راوان۔ پنہ تختیارہ ات منز جائے رٹتھ حکمران بنان۔ تزکیہ
نفس تہ حلال خوری ہچھ ناوان۔ اسہ بروٹہہ کنہ انسانی صورتس منز خدائی
صفاتکہ بمنشا مطلق العنان ذات بنان۔ تہ پس پردہ خوف آخرت و
عبرتک سبق دوان۔ رہہ سند یشھنہ انسانی ذنمہ بدلہ ملک صفات تہ تہ
ہدایتکہ خاطرہ آہنگر بنان۔ یم سٹز حرکات امہ مادی جسم دور و چھان۔

"go through autobiography of him"

اکہ گامہ یعنی بدسگامہ یُس کو کرناگ گڑھ و نہ وتہ پیٹھ موجود چھ امہ
گامہ کہ اکہ غریب مفلوک الحال زمیندار (کسان) گھر اوس اکھ جوان
یمس سُلہ ناؤ اوس۔ تہ کھاندر گرتھ یُس زہ کور تہ زاپہ گوک لگ بھگ ۱۹۴۷
ہس منز ہنگہ منگہ بظاہر پاگل۔ ید وے امہ بروٹہہ گاچپن کیون جماعتون

منز تہ ولسنس پیت نژان تہ اوس۔ وئیں ستھ یہ مجنون گوئے اُم دیوت تہ
 کانسہ پانس گن دخل دتھ نہ اتھ لاگنہ کانسہ اوس کنہ لایان۔ تہ لور تکلان۔
 زبان منز گرتنبھہی کلام غالب یمو یہ پہلوان زمیندار وچھمت اوس۔ تیم تہ
 پی حیرتن۔ اتہ گھر سن منز کاٹھہ اڑہے سہ اوس نٹھان کہ سلہ شیخ مانہر تہ دگہ
 مار کر پنہن باڑہن منز تہ کتہ پیہ ہے۔ تم تہ اُس نٹھان۔ اُم سند یو بھائیو
 صمد تہ وہابن گرتہ وقتہ کبن سارنی پیرہ علاجن ہنز سخ کوشش رعب
 وداب تہ گز ومار تہ کیا کرہن یہ اوس قد آور انسان ترٹھ جن ہیوکی بنیومت۔
 آخر کار تنگ پیت کر وک اُمس گنڈ تہ پھسو وک گندس منز ”یانے اُس
 لکڑہ گبلس اک زو دگرتھ ات منز کھور پھ ساوتھ۔ کرک کمرس منز بند۔“
 اتہ دور جنوئیس منز اُس اُمس بھابی کا کبن زیہ دید و شکہ آب تہ بیہہ
 کیشہ کھون زندہ روزنہ خاطرہ دوان۔ اُمسنز پتر سونی سند ونہ مطابق
 اوس یمن و رین منز اکھ خطرناک پھپھور دون سترہ جاین۔ منز باگ
 درامت تہ امیوک ژوکھ ژینہ پاک اوس یہ اونگو ستر نہر کڈتھ ہاوان مگر
 اُمس ہیبت کرن و اُلس گن گس سنہ ہے۔ ایچ اصلیت تہ پزرو چھ مے
 اُمسندس سمکہ دورس منز کہ اُمس اُس اتھ جاپہ سفید ژم گہڑی۔

۱۹۴۷ یانے اُمسنز خانداری نہ ونہ مطابق نونہ دراگھ ڈیشٹھ ہتون یہ

پنہ نیو عناصر وڈلن تہ اتھ حالتس منز گوی یہ اکہ وز خشک سالی پھوٹرا ونہ
 موجب لوکھن ستر نفلس منز گوہن تہ پتہ موضع لسر مقام تہ۔ امہ پتہ گئے

اُمی ستر حالات جادے ہیبت ناک۔

اتھ دورس منز رودیہ باہن و رین تان۔ تہ پچ تفصیلی ذکریتہ ضروری
چھنہ۔ اُخرس ۱۲ وری اتھ کمال جلاس پتھ آؤ یہ کم کینز ہا نرمی منز تہ
ترو پھن اک کمرہ۔ غیچہ کتہ اوس یہ گوڈے ونان مگر پردن منز اوس نہ
فکرے تران تہ نہ بیہان تہ ہتہ کئی اُس ساری نٹھان۔ وارہ وارہ شرو پراؤ
اُمی۔۔ آدم بشریتکو ہولناک مشاہدات۔ شاید یہ توہمہ سمجھ کہ صفت
خدایت کہ تہ کہ روس سمندر وک قطرہ گو اُمس نصیب تہ یہ قطرہ کتہ
روزے شان قدرت الگ سپد تہ پتھ پاؤ زانیو کہ انسان ہند اعمال
وچھت اوس یہ بے صبر گڑھتھ۔ تبر، لور مک یا کانہہ تہ آلہ جات تلتھ حملہ
آور بنان۔ تہ عوامی نظرن منز پاگل یا مجنون مگر خدا یہ ہند حقیقتکہ بسکبن
جائی اُمس نش اُست کس تہ ہے فکر تہ کس یہ سمجھ اُستہ۔ یہ اوس گھرک
کینہہ تیر چھان۔

تہ ویں جسدی سنی صورت مگر رب العزت ستر صفت سمیع البصیر عطاء
سپدت سر وجود عین الحق۔ اُمس نش رود سوروی جہاں پڑہ وئی کتاب تہ
مذہبہ کن صرف لا الہ الا اللہ مگر در عشق روحی پروانہ محمد رسول اللہ ﷺ۔
یتھ کبن گو اُمس مادی دنیا ژھنہ۔ تہ رود قدرت پسند۔ مذہبہ روس
ساری مذہبن بنظر بصیرت وچھن وول تہ زانن وول تہ یہ سوروی زانون
چھ مشکل بلکہ ونوا تھ تصوپچ زان تو حیدس گت کرتھ۔ اتھ مرتبس پٹھ کس

ہیکہ اُمس اُشناوؤنتھ نہ کوری تہ نہ اولاد کی۔ بلکہ صرف تہ صرف انسانہ سُنْد
اعمال نامہ یمہ مطابق یہ کل عمر لوکھن ستری پیش یمہ۔ پیہ اُنو سمجھ کہ یتھنہ
وِیں اُمس کا نہہ مول یارشتہ دار سمجھ۔ سہ چھ اُتھ راز دآنہ ہند سراسر دشمن
تہ غافل بلکہ چھس پانی دھوکہ۔ (زان تھاوہو۔ سُلہ صپس آسہ ز کوری تہ
اُمی سُنْدس بھالیس نچو۔ درویش اُتھ وراشتی ٹھہراونہ موجب آو سُلہ صابنہ
بجہ کوری بھالی سُنْدس نچوس ستری نکاح کرنہ یتہ پاٹھ بنو کی یہ گھرہ مشترکہ تہ تہ
یکوٹہ تہ۔ اُتھ گھرس منز از بہ سوروی عیال خانہ دامادہ سوندی۔ پلان تہ
بڑان)۔

سلطان کی تفصیل حال زندگی کی کتاب از دست رجیدہ مطالعہ کیجئے۔
ذرا بوزیو اُمی سُنْد ادے زندگی ہند اطوار۔ یت زخم بدلی سراسر ناو
پیواں چھ اُمی سُنْد کت روزنہ عام انسانس ہش۔ بلکہ آسہ اُمی سُنْد کتہ
واریاہ پردہ آسان۔ کت اُس نہ سہل سہل ترثرہ روس آسان۔ عام طور
اوس اُکسوند حال بیپس گن ونان۔ گوڈ نکس دورس منز اوس اُمی سُنْد
وہاب بھوئی نذرانہ رٹان تہ اُمی سُنْدس کمرس منز اژنہ دوان۔ کھنہ اُس
اُمس تہ کتہ بوزت امیوک مانے زاننون کران۔

اُمی سُنْد جلالی حالت تہ تیز مزاجی تہ بے بیم، پٹاوی وچھتری وُن اُمس
لوکھ سُلہ موت۔ یلہ نزدیک پنس جرات بنیوک تہ اُمی سُنْد اور یورگا من
پھیرٹس پتھ ونوک اُمس درویش تہ سبٹھاہ وقت اُمس زان کاردرہ

پر زہ ناوت دوپہس فقیرتہ۔

اُس نزدیک گرچھنس منز اُس لوکھ نٹان۔ تہ کیا زیہ گوژھ نہ انسانہ
ہنز بشری غلطانس پھیور دیون۔ تہ خجل خار کرن، زنانو لوگ اُس
نزدیک یں تہ پنیہ یاد آوری موجب لاگیس نرہن کر۔ اوہ کنز رود
اُس نرہن منز ہمیشہ کرتہ واجہ۔ وارہ وارہ اوس یمن گنہ گنہ وز نہر
کڈتھ گنڈ کریت وگے صائبس حوالہ کران۔ یم ساری چھ تبرکا اُس نش
مال موجود۔

ناس تہ تموک اوس امہ گھرک پرانہ پر پیٹھے اوت تان عادات تہ
درویشن تہ رودوار یا ہس کالس جبر تموک چوان مگر ۷۷ء ۱۹ء پت ۹۰ تان
وچھ نہ یہ دایمی طور تمّا کس ستری روزان بلکہ نہ چھنس برابر مگر ناس رودیہ۔
یمہ دنیا گذرنہ بروئہ ترہ ربت تام اُس بھران رجید صائبس اوس پیر
شرع اسد اللہ صائبن ناس۔ نستہ ہنوک شوق دیوت مت تہ سُلہ صائب تہ
اوس گنہ گنہ یہ ناؤ ہنہ روس اشارہ ستری منگان تہ کران، ناس اُس
تراؤتھ گنہ گنہ وز اُس سخ تھوکہ وٹھان تہ یم تھوکھ اوس یہ پانس اہند
پیک چھکان۔ عموماً اوس بجہ تھوکہ اتھس منز رٹھ پانس پتہ چہ لبہ کن زورہ
سان دوان بھرتھ۔ وچھن والبن تہ ما آسہے من ڈلان۔

پیشاب (Urine) اوس نہ امہ جسمہ ناپا کی نظر و سمجھنہ دوان یدوے
ناپسندید طریقو کران اوس۔ اندرہ کمرس منز بہتری گوژھ نہ نہرم گاش اندر

پیون یہ اوس لئی دارِ بند کرناوان۔ زن تہ اوس نہ ظاہری گانچ منت
یژان۔

۱۹۷۶ء پتھ کورنہ اُمی زانہہ تہ ممکنالو کٹ یا بو ڈ پیشاب گھرہ نمبر۔
۱۹۷۷ء عیسویس منز میانہ حاضری ژاؤ اکہ دوہہ پنہ جاپہ۔ گھر نمبر ناہک
جاءنش بیت الخلاہس منز۔ واریاہس کالس رود اُتھ اندرتہ لوکھ تہ اُسی
نمبرہ کنہ پراران۔ اُمسنزہ زورہ زورہ کتھ بوزان۔ یہ نمبر نیرتھ وچھمے کہ
اُمی اوس پُن مادہ شکم پٹھ کنہ چن پٹھ کورمت۔ امہ نظریہ مطابق اوس
نہ یہ پُن مادہ شکم عوامی ملبس ستر رُن یژھان۔ گوکہ امہ پتہ ۴ مئی
۱۹۸۳ء ژاؤ نمبر ۷ بیت الخلاہس منز۔ اوائل دورس منز اوس یہ پنہ گرچہ
ترہ پور جاپہ پٹھ کھست طاچس منز شوقہ سان بیہوان۔ تہ کیا زیہ اوس نہ
گھرہ چولس دور روزن پسند کران۔ تہ اتہ تہ اوس دان چولہہ۔ طاچن منز
بہتھ اوس زورہ زورہ کتھ کران تہ گاہے پرون زمانہ یاد پآوت گہوان تہ
رہس ونان۔

تہ نرین کرہن تہ اتھ واسہ ژر پوپ کرتھ آواز نیران۔
دوہس رٹ متہن چیزن اوس پنہ ژادر منز گنڈتھ بوکچہ بناؤتھ اتھ راتس
شانده کام ہوان۔ گوڈہ ایامن اوس ژادھر تہ پے تمہن ایامن سوروی
کھنہ حملس بھران۔ یدوے جادہ گوہ گڑھمس، تیلہ اوس اکثر طور ہبرہ
کنہ کھسہ وُن کوٹیس ہیرہ کھنہ وُن کوئجس منز دھنان۔

ہونین ستر اُسی اُسی مس سخی لے۔ تہ پانس نزدیک خاص اکھ ڈرہ ناوان
 تہ تمہ پتھ دروازس پٹھ بیہاک۔ گنہ اوس وندہ کالس ہونیہ بچن ہلمس
 بھرت پنہ لینفہ تل رچھان۔ دروازہ نیبر ہونین ہنز لان اُس برابر دوشوئی
 سڑکن تانی آسان۔ بروئہہ گامہ منز کو کرناگ وتہ تہ ہیرمہ اندہ اچھ ول
 کو کرناگ وتہ تان۔

اکہ دوہہ اُس ڈورک عزیز وگین بو ڈبنتھ بانہ تخن ناٹھ بھرتھ اونمت
 نیبرہ اوس سخی باراں۔ اندر اژہ ونوی لوگن کھیون مگر وار وار گوڈہ پانس پتہ
 ہونس پتھ مہے۔ ستھ پاٹھ موی پتھ سوروی بتھ بانہ۔ عموماً اُسی اُسی زہ
 تریم ہون ہتھ یکہ وٹہ کھیوان یا اوس پانے آپراوان پنہ نس اتھ بانس منز
 اوس گنہ وز مہے تہ ہونیس ستر یکہ وٹھ کھیوان تہ کانسہ تہ ہکھ ہے اتھ
 بانس گن ظون وئی من ہی تہ گڑھتر۔

گوڈہ دورہ خانس غریبی کنی اُس ست تہ ٹٹھ چائے میر سپدان مگر
 اُسی روزیہ برابر اُخرس تان جاری۔ گنہ وز کاٹھہ نیبرے دودھ چائے
 انہ ہے تیلہ اوس اُسی تہ یڑھ چائے ہند پتہ لگان ییلہ زن ہتھ بڈ گامک
 اُسی اقرار پتہ بچہ دودھ گاوانان اُسی، مگر اُسی اوس نہ کاٹھہ پتہ تہ
 آسنہ لول بھران۔ یُس سبٹھاہ افسوسس لایق اوس توے چھٹس بہ تہ از
 یمن یڑ خود غرضی یاد پاوان۔

لوکھ اُسی اُسی وٹہ روپیہ دوان۔ زن تہ آسہ اُسی پرانہ چاند

روپیہ نظر یوان تہ کانسہ حق حلاج وچھت رٹان۔ کاغذ روپیہ اوس نہ سہل
 سہل زائہ تہ مانان۔ وٹے روپین اوس یہ پنہ بچین، رومالن، دجن،
 گوژرین، ٹھیلن منز بھران۔ جادہ روپیہ سونبرتھ اوس یمن سینس الوند
 ٹھیلن منز تھاوان۔ گنہ وز اوس غیرتس برتھ رات کیوت یم روپیہ آنکس
 گن چھکان۔

پنہ نس جمع کرمٹس اوس سخ را چھ کران۔ ہر کانہہ چیز اوس بلکہ سٹون
 پند اوتہ آس آسان اُمس نش موجود۔ پنہ نیوگنڈ متیو چیز و منز یدوے
 کھیہ رومت آسہ ہس تہ یہ اوس لوکھن گدر گنج کران تہ خشمہ ہت ونان
 ہیر وژ ورو کیا ز چھوژ ورنیوان تمن اوس نایت طمع۔

ولایت و بصیرت اُستھ تہ یلہ کھیہ راوہس بہ اوس تہ تھپہ تھپہ
 ژھاران تہ گھرک باژ تان تہ اُس داریو درواز وژ لان۔

یژھ عمل چھ ثابت دوان کہ یہ کینژ ہابہ امرابی ات۔ شہودس تان از
 وجود واتہ ہے تی اوس یہ بتر جمان آسان تہ یہ ذات اک امین۔ یہ چھ
 فقر کس در جس دسگاہ تہ بصارت میزان کران کہ کس کتھ حدس تانی یم
 دوشوے نعرہ از رب عطاء چھ یوان کرنہ۔

سلطان صاب بطور موت، درویش، فقیر تہ انتہائی نفرت کرن و اُلس
 بکھ نہ کانہہ اُمس ہکھ پاٹی روحانی درجہ یا منزل تہ منصب دار مقرر
 کرتھ۔ حالانکہ یہ اوس گنہ وزیتہ ونان۔ منکن و اُلس کیا ز چھو منگان تہ

گنہ و ز زورہ آواز دتھ بیتہ ونان۔ میانہ پاسہ گرتن احسان اوہ کنی پز یہ
 سر بز دان ز اُنتھ موجدوب تہ کم کینز ہا پر ز ہنت حاصل کرنہ خاطرہ رجید
 صابن لچھ مژ تو ارتخ سلطان اُمی سندن لوتین پوتین تہ ژ ہارن والین
 پُرین۔ یلہ زن امہ عنوانہ و نستم کانسہ تہ فقیر سُنز حالات زندگی یہ مشاہدہ
 دید با دید لکھنہ آہ مژ چھنہ بیہ تہ یتنہس پُر جلال آہنگر ”جلالی“ صفت
 انسانی ملکہ سُنز۔ یس تہ کانہہ پنہ عمرہ نزدیک ہوک نہ ٹھہرت سوائے
 مصنف بہ شرط مخدوم صاب۔ یہ اوس نہ پنہ نس کھلس مژ مخدوم صابس تہ
 پنہ نس پیر روجی رحم صاب بند بس بغیر کانسہ ہند ناو بوژن یژ ہان، اوہ کنی
 اوس واریا ہن ز اُیرین بوہ کنہ ات گامکس خانقاہ سلطان العارفین تان
 حاضری دینہ ونان۔ بلکہ کینز ہن پنہ نس شرعی پیر عزیز الدین آڈھ دھرنہ
 کس مقبرس پٹھ سوزان امہ گھر کین نوژادن ناؤ کرنہ خاطرہ تہ اور
 گزہنگ اشارہ دوان۔ بیتہ تمک سوند اولادیہ رز با شرع پکہ ناوان رود۔ امہ
 مطابق دیوت نہ اُمی کانسہ تہ گیونک کانہہ اجازت یدوے دا خل
 جنونیت بروئہہ گیونک دلدادہ، نژل وول وجد کران اوسمت چھ۔ وینز
 اوس اتھ گیونس غیرن ہند حرف قرار دتھ رد کران تہ اتھ مبدل مناقب با
 رجوع سلطان حمزہ بوزون یژ ہان۔ امہ کنی اوس اُمس بوسالت سائلین
 ہند مشکلات حل کرنا وئس مژ و تھ یوان۔ یہوی وجہ چھ کہ رجید صابن تمام
 مناقب اُمی سُنز ز یوہ ہند فرمان تہ رجوع۔ ۱۹۸۵ مژ گہواتہ عمہ صوف

تہ راتس مگر اُمی کو رہنے تھ گن کاٹھہ توجہ لال بازُرک مشتاق احمدانہ ہیرہ سند
 پیٹھ اتھ وابت اوس تہ سُنڈ بوزان۔ یُس اُزیو ک تان ترک سنت گو مُت
 چھ، یہ تہ و نو کہ شہر سرینگرس منز رود یہوی اک درویشہ سُنڈ اتباعی یانے
 ترک سوئس ستری اوس اُمس ترک آب تہ گو مُت مگر مازہ رُوس بٹھ اوس
 نہ سہل سہل زانہہ تہ مانان حتی کہ ریش مائل سہدن دوہن تہ اوس نہ یہ
 ترک کرون مانان۔ پوز چھ یہ کہ اُمی سہنر خاندان اُس سح پابند تہ نہ
 زان ماز رُیت انن والبن اُس واپس کران درویش اوس مازہ رُوس نبھ
 نوژ کران۔ تہ اُتھہ لگہن تراون اوسنہ۔ یمہ حال جماچ کر یوزان۔

اُمی سُنڈ جسم اوس موئے بھرت قو درتن بنوؤ مُت۔ ترک آب اُسٹھ کیا
 زن آسہ ہے اُمی سُنڈ بشری جسد زون منز بھرت آسان۔ یڈوے پلونیر
 کُرن زانہ ہی نہ رات دوہ ہوی چاق و چوبند سپاہی سنید پاٹ زن تہ
 سرحدس پیٹھ تعمیل حکم۔ نصف درجن موزہ وندس کپو رہتہ کالہ کھورن منز بند
 بوٹ، نرہن کُڑ بار، دھجہ تہ ٹھیلہ الوند گردنہ ساڑن منز تیج ہاشرو کُرت،
 اونگجن واجہ۔ ۱۹۷۶ تان اہزار لاگتہ گہے یڈ پتھ بروٹہہ زاً وجہ ساڑ گنڈتھ،
 یوچی ستری ستری تھاتھ ”یہ وے بھم ۱۹۶۸ء جولائی منز ک تلُمٹ فوٹو وچھیو
 مہے ستری“ اُمس شیوہ کرنہ دوہ۔ بحیثیت بشر زانیو اُمسندہ مو یک تہ دراز
 ریشوک کیا حال آسہ ہے۔ یہ تہ زانیو کہ تھہن گنجان حالن منز کیاہ تہ آسہ
 ہے اُمی سہنر حالت تہ کوتاہ برداش اُمس گنہ و ز آراس منز اُس اُمس

باپتر تہند ونہ مطابق اُمس روپس جلدی جلدی سان موئے فچی ستر
 ہوان۔ مگر بشر پتہ نوزک جاپہ تان، واٹہ نک گس اوس مجال، پتہ سن جلالی
 جسدی نزا کتن منز اوس نزدیک گاموک، ہلر بوک اکھ ناید تہ شیوہ کرنہ
 یوان انہ کینزہ وزتہ کور اُمی جگرہ کریت موئے رخسار کم۔ مگر یہ ژول یمن
 کھوری ہتھ۔ تہ دوبارہ گس یہ ہے۔ یہ کیا ز اوس کھور نوان یہ گزہ سمجھ
 یں۔

اُمس جسمانی اذیت کم کرنہ تہ شوژاپہ برقراری تھاؤنہ بابت گو مے
 یہ خدمت کرنک توفیق عملی طور اُمی سند وک تخفیف جسدی اِذا کم گزہ ہنوک
 توبہ قبول تہ مے لوب اُم سندس کاینات دُنیا ہس منز یہ خدمت کرنک
 توفیق باذن اللہ۔ تہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۶ء ر اُژاپہ جناب مخدوم صائب وگے
 صائبن تہ گھرہ باژہن فرمودک کہ پگھ ہسی پٹھ چھ ماسٹر جیس بدسگامہ سُلہ
 صائبس نش ڈیوٹی۔ امہ دورہ تہ ر اُژاوس بہ شہر سرینگرس منز بی ایڈٹرینگ
 کران۔ ۱۶ دسمبر آس بہ بہ الہام باطن دیالہ گام تہ پیغام بوزتھ وٹس بہ
 سلطان صائبس نش۔ تفصیلی حالات در تحریر سوانح سلطان)۔

امہ دوہکے تحریر فاصلہ باطنی کاغذات تہ بیج نامہ چھ موجود تہ امہ پتہ تہ
 روڈس بہ تا آخر اُمی سند قول و قرار تہ وفاء اُمس نش لکھت ہوان۔ یم
 کاغذتان اُمسند دفتر کہ حوالہ تحریراً موجود و محفوظ چھی امہ بیج نامہ پتہ گوی
 جسدی اِذا کم کرنہ موجود مؤت سلطان بظاہر و باطن ماسٹر جیس حوالہ

برائے خدمتِ یلہ زن امہ بروئہ رجید صائبس اُس شرعی پیر اسد اللہ صائب سیر کانی گنڈ سہند طالبت منز۔ ژودا ہن (۱۴) سلسلن ہند خط ارشاد حاصل آمت۔ یتھ پاٹھی بنو ماسٹر جیس اُمس بلا تشبیع جنگلی مارخورس نش نوہ سرہ طالب بُن۔ پتمس ٹھانڈ وٹھ خاکھ بوز گڑھون وین بنوی ماسٹر صائب (رجید) اُمی سُنڈ سرتاپای صفائی کرن دول (حجام) اُمی سُنڈ وائل۔ واتن دول نچو تہ یتہ ونو کہ کاٹھہ اولاد یکھ نہ مائل سُنڈ نوزوک اعفائی رسائی و پیراوتھ۔ امبک کم تہ جارہ گواہ چھ اُمسند خاندان تہ پتہ کورتہ۔ بلکہ تم تہ یم راتس یاد و ہس سلطان صائبس نش یوان رود میانہ شرعی زندگی گو گنہ حدس تان دور بر مگر ساروی کھوتہ پڈ تہ کر یٹ تبریانے ترک سنت رود شرط سلسلہ سلطان سہروردیہ۔ یتھ پاٹھی مدت سنت سُلہ صائبس باہ وری باگنہ آمت اُس تہ ویں ماسٹر جیس پنداہ وری۔

درویش جنسیاتس پٹھ عملاً قابو لیتھ اوس ہر جنسیاتس منز بہتھ آسان۔ پاک عصمت مستوراتن ہنز کھونہ منز بہان۔ یا تمن پانس پٹی کن دوان بیہنہ تہ ڈوکھ دوان۔ یہ چھ منزل ملکوتیک واضح ثبوت یس ہر کاٹھہ وچھان اوس۔ اُمی سُنڈ ہر اعضا اوس شوژ تہ ہو بوہ۔ یہ اُمی پانہ وون اُس چھ پاک اڈھ ”رحم صائبس مقبرس گڑھت بواپسی وون سلطان صائبس ۸ ستمبر ۱۹۷۸ اور شدنا، مرشدنا، نگاہے شہید سلطان“۔

دوہ دوہ گڑھت گو و یہ ولایت و بصیرتہ موجب ساری وادی منز

مشہور۔ اذن شفایت بسماران دسگاہ مشکل کشائی ہند وسیلہ بنے کن
 بنوی اتہ لوکھ مبلہ تہ کیا ز اتہ اوس نہ کاٹھہ پُرسانی، دوہلہ یینہ والین اوس
 نہ کاٹھہ جادہ خرچہ لگان۔ بلکہ اوس اتہ چندہ ژور ہند تہ اندیشہ روزان۔
 اُمس نزدیک گرچھنس تہ سوال و جواب حاصل کرنس منز اُسی ساری اکھ
 اکھ سُنڈ کھوتہ بے تاب روزان۔ بروٹھہ گنہ جای ریٹمت آس نہ سہل سہل
 تھو دور و تھان یہ وُنتھ کہ درویش چھنہ جوابی و نان باسان۔ یتھہ پاٹھہ
 اُس یینہ و آل و دھنہ و دھنہ آرہ لاگان یمہ ستری سخ چرگیوش تہ و تھان
 اوس۔ پتھ پتھر بھیہ نأوت تہ اوس نہ کاٹھہ مطمین روزان۔ بروٹھہ گنہ
 ز نانہ آسہ نہ تھو دے و تھن مانان۔

درویش تہ اوس نہ کتن تھکی کران۔ مگر فکر ترنس منز اُس کم کینزھا سمجھ
 دارشونکان تہ واس ہتھ نیران۔ کیشہ اُسی اُمسزن کتھن کتھن منز
 جواب رٹان تہ نیران۔ گنہ و ز اوس سلطان ژھوپہ کر تھ بیہان تہ لوکن
 ہند شور و شر اوس زن تہ اُمس سُر نئے باسان۔ تہ لوکھ اُس دوہس بند
 گزھان، گہے اوس آسان ام کیشہ تام اتھس منز رُٹتھ پھرہ تھری
 کران۔ ز ایرین اُس حیرتس پیوان کہ اُمی کیاہ روٹ یہ اتھس منز تہ اتھ
 کرون آور۔

وندہ کالس اُس لوکھ اُمس تہ اتھ گامس و بال جان بنان۔ راتس
 ڈوکن والین اوس نہ یڈ کھبہ پیوان تہ ژھر کاگرہ ہت گھرہ گھرہ نار

ژھانڈنہ گڑھان۔ مگر تمہن گس چھڑ اُسی۔ یمن اوس گھرہ وائل بے عزتی
 تہ ہندہ رندہ تہ کران تہ ونان یہ اوسو تہ کرو درویش یا اُمی سندہن
 گھر کین حوالہ تہ وئیں گت چھو در بدر پھیران۔ ییلہ زن عموماً یمن
 گامکین تہ زنانن تو ملہ کلو تہ کھنہ ٹھول ستری آسان اُیمنت یہ اوس آسن
 سلہ صابنس دُر دہ چھلہ چھانگرہ گو مت آسان۔ یا کانسہ نمٹ آسان۔
 راتس اُس یم مردوزن مشیدہ منز فاقہ پھور روزان مرد مسجد ٹاٹن تلہ
 پیٹ کرتھ شونگان تہ زنانہ حمام کنہن پٹھ شرن ہند فضلہ اُس سران کوٹین
 منز بھران۔ ستھ پاٹھو اوس درویش تہ زائیمہ گامہ خاطرہ وبال جان
 بنومت آسان۔ اتھ گھرس تہ اُمی کین خاندان کیاہ آسہ ہن ونان یہ گرو
 توہہ پانے اندازہ۔ ییلہ زن اکہ دوہہ گڑھتھ دویمہ دوہہ را ژباکھی
 جماعتاہ یوان گڑھان اُسی، یہ مفتوک لوکھ سیلاب رود برابر ۱۹۸۸ء تان
 جاری۔ تہ امیوک بھاراوس اُمسنز ی خاندانہ پیوان تلن تہ وہتہ راؤن۔
 مردہ رنگ رودنہ اُمس اتھ کاروانس منز برادر وہاب شیخہ پتھ کاٹھہ
 تہ نہ دوہسی تہ نہ راٹھو حاضر۔ وہاب تہ زیبہ دید پتہ بنوی اُمہ گھرک
 مالک سلطانہ سند زامتر تہ درویش بھائے۔ درویش سند مشہوری ستری گوا اُمی
 سند داماد دُنیاوی ترقی تہ رسوخ سیاست حاصل کرنس منز آؤر۔ یدوے پنے
 مکانہ نمبرہ کنہ اکہ اندہ مشترکہ کوچھ اکہ اندہ دوکانداری برابر جاری روز
 تہ بحیثیت دوکاندار تہ آمدن درویش بڑھنہ ستری بنوؤ یہ گامس منز غریب

گھرن نفّس پیٹ مالی امداد دوان تہ خاندن ہنر تیاری تہ تہنر ہر رنگ
 اخراجات۔ تمن بھیم کران۔ دہم پاس کرتھ اُسند کونتر بھوی غلام رسول
 بنو تعمیرات خانہ و اخراجات و آمدنوک دگہ دار ذمہ دار خانہ۔ تہ پتھ اُس
 ملازمت بُتھ گوئی اتھ گھرس واریاہ بھرثر۔ تہ ایشی روز اُسینر
 خاندانہ تہ ہول گنڈتھ۔ تھ پاٹھ گئے تم۔ دوکانداری، سوداگری،
 تجارت، زمینداری تہ لوگن ہندن نیان اندیو ردنہ کپو معاملتو ستری محو کار
 دنیا تہ اندر درویش ستری و چھنس تان روزنہ یمن فرصت۔ گھروک خاندان
 رود سالہار اُڑھن تہ دوہن گھرہ نہری، تہ لوکھن ستری رودنہ یمن کانہہ ربط۔
 تہ نہ دیوت سُلہ صابن کانسہ یمن مد اخلتوک اجازتی۔ اتھ کاروانس منز
 اوس فاطہ دید تہ سُلہ صابس پتر سونہی عموماً آسان۔ میانہ حاضری منز میریہ
 سوری امہ گھرک بھور۔ سُلہ صاب تہ زائرین ویتہ راونک کاربے
 نکھس۔ تہ امہ کنی اوسوس بہ درویش نکھس نکھرلا و تھ اُمی سُنڈ پڑلووی۔
 تہ کل حالات اوس میون مشاہدہ امہ نشہ تہ رودامہ گھرک خاندان بے خبر
 سُلہ صابن کھاندانہن اُس تمن دوہن آسائیش تہ آمدن حاصل کران
 بیلہ تہ بہ حاضر آسہ ہا۔ تہ سہ اُس مے مدرسہ رخصت تھاونہ خاطرہ سُلہ
 صاب نوی پاس دوان یہ وُنتھ کہ نہ حض۔ تھ چھنہ از گھرس منز کانہہ موجود
 تہ ”درویش کس واتہ“۔

اتھ ساری عیال اُس دوہس کارچ تھکاوٹ تہ رُثر ہندس آرامس

اُس نے دوان خلل گڑھنے بھوک و جوتا تو کئی روز نے اتھ خاندانس درویش تہ
 عوامس ستری کانہہ جوڑ تہ رود کلس پٹھ بے خبر۔ اُمی سُنْد زامتر رود سُلہ
 صابنہ داد ۱۹۸۲ء منز کینزھن دوہن حاضر تہ تمہ پتہ اُخری دون وری سن
 رود را ژ و قنس گھر موجود۔ تمن دوہن بیلہ سُلہ صابنہ ناتوانی منز یہ بوہ
 گنہ لوکھن و اُر دوان تہ بہ ہبر کنہ واسہ دیاؤ ناوان رودس۔ اتھ
 موخصر و قنس گئے اُمس لوکھن ہند روئے نظر تہ زان تہ۔ اتھ بدل اوس اُمی
 سُنْد کونڑھ بھوک غلام رسول دوکاند اُری تہ ملازمت حاصل سپد نس منز کس
 دورس ہر شامس گھر موجود اُستھ درویش سُنْد پُرساں حال کران۔ سلطان
 صاب ۱۹۸۶ء منز تو نہ یون چائے ستری دز نسکین ایامن اون مہ یہ نزدیک
 گواہ درکار خدمت تہ میانس مشورہ علا جس ستری رود معاونت کران۔ تہ
 اُخری ایامن منز سخ فکر مند بلکہ ہر کوششہ منز اُمی سُنْد نس نفس کھنہ
 چاونس منز تہ۔ بعد انتقال درویش بیون نیرتھ پریو ژھ نہ اُمس کانسہ
 تہ۔ تہ کیا ز نوہن رنگے سیارن چھنہ گنے طرفہ تہ اصلی حالاتن ستری کانہہ
 زان تہ نہ کانہہ دلچسپی اصلیت زانہ پنچ۔

سلطان صابن ظاہری قول و فعل تہ سری مجنونانہ کردار نظر اُنتھ اُس
 ساری جنوبی کشمیرک واعظ، مبلغ، پیر تہ جادگر لوکھن تنبیہ تہ نصیحت کران کہ
 تتھس غیر شرعی متس نش گڑھن چھہ خلاف شریعت تہ فتویٰ گفرتہ اُس
 دوان۔ اُمس اُس تمن لوکن ہنز نفرت یم موزی تہ جلالی کلماتن ستری لے

تھاوان آسہ ہن۔ سحرن تہ جادہن اوس پانہ تہ کھوژان۔ سلوکلک اوس یہ حال سلطان کہ حضرت نہ اوس دوان ونئے تہ نہ اوس ونان بلکہ اوس حضرتہ بدلہ حض استعمال زبان کران حرفِ رتھ نہ کھنہ۔

لوکن ہند آوجاؤک چرچہ رود بڑان تہ درو پیش ہیوتن بارِ خلقان ستر جسمہ کن کمزور وضعیف گرٹھن۔ دند درائے وارِ وار تہ خاصاً گوی ۱۹۸۶ پتھ نظام ہاضمک اکھ ضروری اعصاب بدن فوت۔ دند نیرتھ کتہ اوس یہ تھاوان اُچ تہ کوس کس کیاہ ضرورت فکر آسہ ہے۔ مگر بہ اوسس اُمی سندس ہر مویش حاصل کرتھ محفوظ تھاوان۔ تھ پٹھگر رود مے نش اُمی سندزہ دند اکھ بروہم تہ بیا کھ اڈیم۔ بلکہ اولہ پٹھے اُمی سند موے رخسار۔ بدن تہ خاصاً بمن ہند وال یم زیٹھان اُسبس تہ قینچی بدلہ کھینچت سونبھرت تھاوان اوس اُمی سند تمام پرانہ وار، موڑہ، بوٹ، ٹوپہ، تسبیح، فبرن، واجہ، گر، کھراؤ زیناف کاٹہ (تہہ بند) دھجہ، ٹھیلہ، اخبارات، تہ تحریری دستاویزات اکھ بڈ المار بٹھ موجود و محفوظ۔ درامانت خانہ رجید پیٹھ دیالہ گام چھ یہ کت تہ چھڑھتس تھاؤن کہ یہ فرد ذات اوس ہر چیز یا گنہ تہ ڈالہ حلال تہ عشقہ یزدانس ستر انن و آل سندس اعمال نامس گوڈہ پرکھاوت ادھ قبول کران۔ ورنہ ہیکہ یہ مادیاتگ اکھ بوڈ پہاڑ جمع کرتھ۔ لباسہ رینگ تہ اوس یہ تمکسندی فرین قبول کران یُس بنظر بصیرت اُمس بارِ اعمال بنہ ہے تہ ایزا پرچ حبل تہ جسدی سری اذا مطابق اوس یہ زیر

ناف دھجوستی ولان تہ یم یہ زنانی ہیوان اوس۔ مگر کمسی کالس پتھ کر مے
 اُمس اتھ متبادل تہ ربت تنخواہ رٹھ کپڑس ڈھاین میٹرن تہہ بند بناوت
 اُمس لاگنچ تہ زیر ناف وینچ خبل۔ یم تہہ بند روڈس بہ تا آخر اُمس لاگان
 تہ کڈان تہ۔ بیہہ کانسہ ہند اوس نہ یہ مجال۔ یم ساری چھ مے نش اُمی
 سند استعمالہ پتہ موجود، کھنہ زہ، ترہ پتھ اُکسنزہ اُنت مے لا جمرہ تہ
 پونزہن وریس ہند سفرچ کتاب در تحریر کرن چھنہ سہل کھتاہ توہ پتہ تہ
 اُمس روڈس بہ درویش ہند ہم عصرن پننہن تہ پرادین نش شہادتہ لپتھ
 رٹھ لچ مے اُمس متعلق حال زندگی سہ تہ موختری ترہن ہتن صفحاتن پٹھ
 اردو زبانی منز تا ۲۰۰۰ء۔ یس طباعت کمپوز کرتھ تا حال اگست ۲۰۰۹ء
 چھاپہ نس پراران چھ۔

اُمی سندہن اُخری ورین منز پیوہ لوکھن ہند دباؤہ تہ اُمس کم کینزہا
 آرام دیا وینچ لچ مے سخ فکر۔ لوکن ہند بے نظم و ضبط جماؤ کنی اوس ہمیشہ
 دوہس ترہ جائ بدلاوان۔ یمہ ستری روٹہ گمتہن تہ و اُراس یوان تہ جادہ
 پسندیدہ بٹھال اوس اُمس بابترہ سنز تھب غنی ابن صمد شیخ، امہ کہہ برکتہ گو
 اُمس سارنی سیاسی نابدین ستری زان تہ پنہن ابن اولاد لا گین نوکرہن تہ۔
 یہ رسوخ کو ر اُمی ہر لحاظ حاصل ییلہ زن درویش سند زامتر صفرہ درجہ کہ
 گھرہ بناؤنس منز شب وروز پنہن سی گامس تہ علاقس منز احاطہ کرتھ رود۔ تہ
 اُزیوک تام کاروانہ سلطانہ نشہ اُن زان تہ تیشہ ہوت میانہ حاضری منز

اوس پہ ممکن گزہاں کہ دوہس ہو ر کھٹست دروازہ بند کر تھ تہا تھاؤن تہ
 اوڈ گھنٹہ پتہ بیہہ لوکن سمہ کھنہ دیؤن۔ مگر لوازمات ترقی خانہ تہ سیاسی
 اثرہ رسوچیک لوکھ ہتہن یہندی ونہ نس پٹھ دوہ پتہ رات کیوت تین۔ تہ
 امہ علاوہ تہ زر کہ ہوسہ دیوت اُمی سند دامادن ر اُتھ ملاقاتک موقعہ۔
 لہذہ دارن وارہ وارہ پیوہ امیوک اثر درویش سندس نظام ہا ضممس پٹھ تہ
 معدہ ہیوٹن لاغر گزہن۔ دوہلہ تہ اُس ویں درویش نیندرہ ٹھولہ یوان
 مگر ات کس سنہ ہے۔ یتھ پاٹھی اوس ویں یہ دوپہ کالہ ناٹھ رسہ بتہ
 کھووان تہ تیز دندوستی اڈجہ دارماز کھووان وول پیو ضعیفی منز۔

اُتی ایامس منز وٹلی مزاجتی تحریک تہ جادہ و قفس رود آوجا و بند۔ تہ ہر
 کانہہ اوس نہر نیر نس کھوژان۔ گہے اوس یہ عیال بار پہول گنوی زون
 حال برگشتہ پیش کران۔ ہمسایہ گامکین کینزہن رود ویں سہل تہ تنہائی ہند
 ملاقات۔ مگر کانسہ تہ وژنہ یہ دگ اماہنس ماچھ غذا نی و تہ دودھ یا پیہ
 کنوک ضرورت۔ ماہ جونہ تہ بجہ عیند دوہہ کھیوہ اُمی قوربانہ حاضری خوب
 پاٹھی تہ پتھ نہ کھنہ اُمی سند سینہ اوس ووشلان تہ یہ اوس نہ پنہ نس جسمس
 پٹھ کانہہ پلوژ رناونہ دیوان۔ چونکہ جادہ کالس کھیوہ اُم سفید مٹھ تہ ہمیشہ
 بڈہ ماز۔ تہ ٹیٹھ چائے تہ ستر۔ امیوک تاثیر دراؤ ہنہاہ نوں رات دوہ اوس
 تریشی اووت چووان۔ دودھ لسی تہ چپن کینزہن دوہن۔ غنی شیخہ تنبہ
 روس اوسوس نہ قراری یوان متواتر تریشہ ہند زورہ کھوٹ اُمس کھورن

زنگن ورم۔ موخصر اُونو کہ گفتار تہ گو بند تہ کوٹھی تہ بیٹھ۔ یہ واریاہ مدت
 بروئہ آوامر سُنڈے وُن در عمل کہ ”سبز پوش سلطان کھونہ للہ نووم زونم
 سلطان پیر“۔ وِیں اوسبن بہ یہ کھونہ منز کی تُلان تراوان۔ ہیو رکھالان،
 اُمس شاندا بنان۔ سینس ستری تھاوت ڈوک بنان۔ تہ شُر زئمہ سُلہ تہ بہ
 اُمس ماجہ خونم دبہ ہند پاٹھی رودس وُہن دوہن للہ ناوان یہ تہ تھاؤ یو
 ژبتس تہ رٹو عبرت۔ تہہن اُخری نزاکتہ کبن عارضی شبن منز رودنہ اُمر
 سند گھرہ باژہن منز تہ کاٹہ موجود حاضر۔ یہ اُس دراصل مے خوش بختی۔
 کہ آخری ساری ژھی رلائی اُسی دوہہ اُمسندس آخری شاہس تان۔

گرمی تہ مہور اُژہن مے ستری چھردانہ تل اُمر سنز بے قراری تہ زچہ
 بستہ بدلی اوس میون مشاہدہ کار تہ اُمر سنز کل زندگی ہند پسرانہ و پدرانہ حکم
 ایزدی بٹہ وارِ صبح لوگ اُمس تلہ تراؤ تہ مے سوزنائی اُمر ہند زامتر سندہ
 حکمہ اُمسنزہ کوریس وانہامہ دبالہ گام باگزی آمز چھ سوز اُمی گامک گلہ
 ملک واوہ پاٹ نادس تہ بواپسی ٹانکس پٹھ آہ میانہ خاندانہن تہ نچوتہ۔ ز
 کور روز اندر کچنس منز ملاقات کران تہ فاطہ دید آہ سُلہ صائبس نش۔
 درویش اوس کیشہ تام اشارو ستری منگان تہ دُئس تریشہ ٹورا تھر رٹنس آسنہ
 اُمس پکت تہ چون نہ کیشہ تہ اُخرس دُئن میانہ خاندانہن تریشہ ٹور سینس
 گن دا رتھ۔ امہ بروئہ تام ترووگلہ ملکن اُمس اُمس منز کیشہ قطرہ اُمر
 روٹ نہ کیشہ تہ شاید اکھ قطرہ دوت اُمس ہرہ وائلس تانی۔ اُتی وٹنس آو

کس تام زلہ ڈوریک غفار پوہل تہ سُلہ صائب مے گن پنہ ڈبکہ اُس ت
 کُرُن اُمس اُم زنگن واش۔ یہی وچھان کہ فاطہ دید اوس اُمس ستر اتھ
 روٹمت، وچھن تہ وٹن ماسٹر صائب یہ کتہ حص تہ کر یکھ لائن دوشوی کور
 تہ آیہ بروٹہہ گن تہ گواعلان سلطان صائب در اویمہ دنیا۔ چونکہ تحریک
 مزاحمت اُس زورن منز تہ سرکاری طور اوس فونچ حکمرانی تہ کل کشیر اُس
 بند۔ اوہ کنی پلہ ز یسی سُلہ صائبس پنہ نی ہمسایہ تجہیز و تکفین کرنس منز۔ مے
 دیوت اُمس اُمس آخری غسل۔ اتھ کشیر بند نوزوک وقت انتقال اُس کم
 کینز ہا موجود حاضر۔ سلطان صائبن خاندانن، وگے صائبن خاندانن
 تہ نچو۔ کالے مے بلوؤمت برنچوک محمد یعقوب خان زنگن واش کرن وول
 غفار پھول، امہ گامک گلہ ملک، غنی شیخ موچی، سلطان صائبنہ گزرنہ پتہ
 پوہنگہ منگہ کم عمر مولوی نثار احمد ساکنہ بان تہ و اتھ۔ تہ دروازہ داس
 پٹھ بہتھ وون مے اُمس سران دنگ شرعی اصول، بیتہ پاٹھی آوامی سند ماجہ
 خونم دید طرفہ عزیز شاہ، اُمس تہ سود مے۔ سران دنہ پتہ دیوت مے
 کینزھن کوٹھ بون آب بطور ثواب تراونک اجازت۔ اُمس پورس میانہ
 بدلہ نماز جنازہ مولوی عبدالحقن۔

مطلب اصل چھیتہ کہ بعد روپوشی سلطان چھاہ کاٹہہ یمس گنہ طرفہ
 یا طریقہ آئین شرط سلطان ترک سنت گزشت اُمس نش کینہہ لوہمت۔
 امہ نالی تہ اُمس سند ربط اوساہ کانسہ بظاہر زندگی تاثیر تہ گوہمت۔ اُمس زوک

تام گوی نہ کائہہ در عمل اشبات۔

یہ تہ چھ ثابت کہ یم فنای فی الشیخ مناقب۔ سلطان سہروردیہ
چھپاوت ہر کائسہ نشہ و ات۔ تمن یم بزبان سُلہ صائب بزبان خود
گوڈنیوک شعر اوس دوان مثلاً کلمہ وند یوشاہ سلطانو۔ سلطان چھم پیر کائل
کامل بیترہ یمن مناقچن کتابن مثالہ پاٹھکر ندامتکو آلو۔ اشر پتر پوشہ
پھیتر۔ گلدستہ سہروردیہ بیترہ ورتواہ تمو منز کائسہ گنہ رنگی یم امہ مقبر کہ
حوالہ پاس سلطان صائبن (پدرم سلطان بود) اعلان کران رُود۔ یمن
منز وٹھکی گیون وائی، ریش پرہیزگار ناؤ تھاون و آل۔ تہ الگ الگ
مرشدن ہند و صیفات و عملیات ورتاؤ تھاون و آل ابیہ سلطان صائبس باج
دنکہ درجہ رٹن و آل۔ چھاہ یمن اُمی سُنِدہ مناقبن اُزیوک تام زوگمت یا
بزبان ورتوگمت پیر ونو کہ تمن اُن پڑھ درویشن چھنہ امیوک کائہہ حبوی
یڈوے یم بر رجوع سلطان العارفین ٹاکارہ پاٹھکر چھ بلکہ ریڈ یو کشمیرہ پیٹھ
مخدوم صائبہ یوم وصالہ پیش یوان کرنہ یانے سلطان یہ سونوی۔ بوز
سلطان تلہ ویں قلم بیترہ بیترہ۔

تہ وین در دست کتاب یم فقیر سلطان صائبی حالِ اداتہ مرتبہ و مدح
بہتہ تصویر کشی کران چھ یہ موخر تحفہ زندگی فقیر چھ صرف مکالمہ بادر ویش
تہ وظیفہ بار رجوع درندامت۔ یہ بارگاہ الہی بوسیلہ فقیر، اُمید چھ کہ توہمہ
ساری امہ ناوہ شہرت ژھارن و آل تہ عام لوکھ پوکی پالیں تہ کریو اصلیت

زانچ ظاہری تہ روحی کوشش تہ استخارہ۔ اعتقادس مہ بناویوک بداعتقادی۔
 تہ میہ تزلہ ناپہ ہیوک نو جوان نسل غیر شرعی طریقہ کاروتہ سیاسی چالبازیو
 ستی یہ چھ ننے وانہ فقرس زاف زانہ نس برابر تہ تصوفس بت نیہہ ناولس
 کھوتہ تہ کریوٹ تہ افسوس۔

احوال زندگی سلطان صائبن گھریلو گواہ چھ کم کینز ہا امر سند باپتر غلام
 رسول شیخ تہ۔ تہ باپتر سند نچو ابن صمد یس در عمر پیری منز چھ گھر بہت
 یانے غنی شیخ سلطانہ سہنز کور ہند عیال خام پوت کتھ ہکھن ہتھس جلالی
 درویش سہنز کاٹھہ حال بلوغیت و انتھ میہ کس زانہ نس منز پزہ یمن پنہ نسی
 و استادس رجید صائبن و چھمت لیو کھمت حاصل زان کرہن۔

یہ خاک نشین اوس نہ زانہہ تہ نوہ لینفہ یا گدیہ پسند کران۔ مے وچھ
 ہمیشہ اُمس دھجی واٹ کر کر گدیہ تہ یڑھی پٹ وڈنچ لینف یہ پر پڑ تہ نہ
 مے زانہہ اُمسند ن گھریاژن مگر یہ زون مے ہمیشہ کہ نوہ چیز اوس نہ یہ حتی
 کہ نوہ تیچ اوس نہ دوان تراؤنہ بیلہ زن کینہہ خاص لوکھ اُس اُہندہ ناوہ
 اُمس کیوت آرام دھ بسترہ تہ انان مگر اُم اوس پنہ نوک دھجی واٹو دھجن ہوند
 بسترے کمناب۔

یہ نفرت کرن وول سپر وجود زون پنہ نیوتہ پرادیو اکھ موت تہ تھ کز
 رود روحانی سبق، سارنی نش بے خبری تہ ان زانہ تا حال ۲۰۰۹ء تہ کیا
 یہ لوکھ سیلاب اوس دنیاوی اغراضو موجو بھی یوان گڑھان، یہ زن ہر

دوستِ خدا لیس نش سپدان او مت چھ۔ تہ تہس کھارس نش ینہ و آل
عامل اُس اُس مجذوب قرار دوان۔

جوان ۱۹۸۸ء منز تھوؤ میہ اُمی و نتھ ”زوه میون چھوکی حوالو ینہ گڑھی
میونوی ملاو“۔

تہ یہ جسدی ڈھانچہ لجنز سائوت و نمس ”جسدس اُخری سلام
پُر مے ینہ گڑھی میونوی ملال رجید ساری وعدہ پالہ نووم زونم سلطان پیر“
بیہتہ اکہ وز، اتھس منز رٹھ پرہ نوؤنس۔ بہ چھس دانے تیرے پانے
سونتہ نیرزم وفادار۔

یاد تھا ویو کہ اُمی سُنڈ ظاہری شرعی پیراوس عزیز الدین ساکنہ آڈھ
دھرنہ تہ اُمی سندس گامس نش ڈھائی کلومیٹر دور۔

پیر باطنی اوسوس پیر طریقت چوپان رحم۔ لیس رحم صائب بند پیو و ناؤ
اوایل وقتن منز اوس سُلہ صائب پہل شربن کران تہ پانس سُلہ پہول
ونان۔ بار بار بابہ رحمن ناؤ ہوان اکہ دوہہ ۹ دسمبر ۱۹۷۸ء صجس لینفہ تل
نیر تھمر درگواہ محمد یعقوب خان برٹی ونون تھد تھد اُسُنڈ شکل و شمایل بابہ رحمس
ییلہ ژادھر کھرون پلہ ہوڈ۔ ایندار کوٹھن پیٹھ، دستار شریف تلہ ٹوپھ۔ بابہ
رحمن منڈ و چھو، کم رزالتے۔

اُمی سُنڈ دایکی خادم تہ حجام رود غلام محمد و گے ساکنہ پیٹھ دیالہ گام یمس
نش اُمی ہند عمر ہند استعمال کر تھ موجودات چھ، اُمی ہندہ خاندان ہند اوس

نا وفا طہ تہ فاطہ دید اُس سبب و نان یس صرف ۱۲ اوری اتھ با سنت ٹھہرائی۔
تہ اُخرس لو ب اُمی مد فنج جائے سلطانس پٹھ سرس۔
فقیرہ سُنْد کیشہہ کلام:

(۱) شاہ سلطان چھ پیر میون

(۲) مَر تھ یے نہ دوبارہ یارو

(۳) مَر تھ چھنے مبلن

(۴) پُنن زوہ راؤن چھ منع

(۵) ولوسا قیو اُس چھ با گران چائے لولو

(۶) کم سالک پکین استھ لولو

”مہرہ چانے دوستن گلزار پھل

قہرہ چانے دشمنن ہانہنی دند“

(۷) بابہ رحم کر مے یاری بسم اللہ

(۸) بالہ یارو کر تم کل ژھارت بہت گوکھ مانسل

دیدہ شنیدہ تواریخ از رجیدہ سلطانی تہ نظمہ ارشاداتن ہنز چھ الگ

کتابی دستاویز محفوظ۔

گواہ سلطان رجید صائبن تمام تر تصاویر یم سلطان صائبس ستر اُس

آیہ الگ کرنہ تہ یہ گو ثابت اُمی کین کارندن اکھ اُن زان ضدی

غفلت۔ پیلہ زن مخدوم صائبس رودنہ خاکی بحیثیت رازدارانہ ربط پانس

الگ یاد د۔

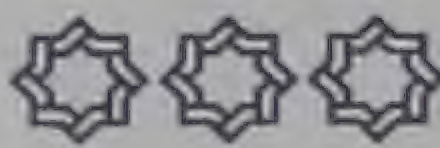
یہ اعتقادہ کہ کایناتہ گر ہر رنگ کوشش کہ درویش گوڑھ نہ ہتھ
 دنیا ہس منزینہ والبن ہند خاطرہ بے گانہ روزن تہ تحریری زان روز انشاء
 اللہ لازوال سند تہ زان۔ یمہ پتہ اُمی ہنز مکمل سوانح عمری یس اردو
 زبان منزترین ہتن صفحاتن پٹھ اُمی ہندہ در حیاتن تہ پتھ مکمل سپد تھ محفوظ
 چھے۔ یہ موزون وقتہ عوامس بروئہہ گن یمہ پتہ پڑ یو مناقب جات یمین
 درندامت دل چین تارن پھوڑ چھ لگان۔ خدائے پروردگار دین
 رجید صائبس دایمی دسگاہ تہ امر کن فیکون برائے مخلوق بر زمین۔ توہہ تہ
 گر یو د عا و ژھ و آنجہ۔

اہل خانہ جی ایم و گے

پٹھ دیالہ گام

بذریعہ طالبان رحمت

بشیر احمد تہ فیاض احمد



حصہ مناقب رجوع بارگاہ بہ وسیلہ سلطان

مقتدین حضرات!

درویش و فقیر جلالی سہنر (حال زندگی) قید حیاتِ تک موخصر حال پر نہ
پتے ترہ توہمہ ذرا فکرہ کہ اُمی سہند بحوالہ قدرت (باطن) کا تیاہ حال اُس
اُمس شب و روز حاوی گزہاں۔ یم عقلہ تہ انسانی سوچس منز نہ تین
لائق اُستھ قابل عمل تہ باوقار ثابت گزہاں اُس۔ یہ چھ ہر جاندار فقیرس
ناموس تہ اختیار بخشہ اُمت۔ بارگاہِ زیدی طرفہ۔

اُمی سہندس لرلور آسنگ تاثیر تہ کوڈور برداش تہ اوس بظاہر مجنونا تھگر یہ
جسدی ذات یمسندس گھرس (وجودس) منز قادرِ کلّیت سہنر نوری تہ ناری
وصف اوس۔ تم مطابق اوس بہ اُشکہ آ بے ذاتِ خداوندی مآن راوس
منز بے اختیاری ہنزہ کر یکھ لایان۔ یم نثرہ بدلہ شعارن منز و کھلت یوان
رود۔ بندہ ناچیز بہ تہ ذاتِ روبہ سندا مین بروئہہ کنہ۔ کیا تہ زن پڑہ ہے
مبے سہ لے انہ نس منز کُرن۔ یہ اوس پیر تہ طالبس سید سیو و معاملہ۔ یتہ
سوائے ”دنیا دتم با آبر و عقی دتم بے گفتگو“ عمل ہنز باہمی کشمکش اُس تہ
ڈال ندامت بھہہ۔ بندگی تہ لاچار پن یہ چھنہ کاٹہہ شرک بلکہ چھ خود

پرورگار روح الامین منزّم یور تھاون پیؤ مُت۔ سہ اوس ملک (Angle) تہ عامس نظر نہ یینہ دول۔ مگر بہ اوس و چھان خدایی در جسد نفرینی ادا۔ یہ تہ اوس نابندہ خدایم سند ذریعہ سوک رب بندس پٹھ نواز شہ کران رود۔ شاید اعلیٰ پالکین خدا پرستن یہ سمجھ ”زوه میون لگمت داوسی۔ کرہے قرار یتھ داوسی“۔

یم ساری مناقب چھ وظیفہ سلطان صائبی۔ یتھ منز سوائے روبرو پیش کشی بہہ نہ کینہہ چھنہ۔ سہ اوس یمن شیر پیر تہ کران تہ پنن رجوع بسوئے مرشد سلطان مخدوم زانان۔

یمن منز پر نہ ستر یہ توبہ اتھ کہ جلالی تہ جمالیتک تاثیر کیا آسہ ہن یم چھ قلمی فوٹو سلطان صائبی۔ تہ چھپہ دیڑ مژہ زندگی ہند شب و روز۔ یکی چھ اُمّ سند روحی غذا تہ بر مقبرہ اُمّس نزدیکی ہند وسیلہ۔ یمن بغیر اوس نہ سہ کینہہ عموماً پر نہ دوان۔ یہ زانتھ تہ ماباقی مناقبن یا نعوتن منز بوزنس ما گڑھ کاٹھہ بے ادبی یا لغزش پنہ خودی برقرار تھاونہ موجب مایہ ہے اُمّس بہ دربار کاٹھہ گراؤ۔ یس اُمّس بار منصب تہ گڑھے۔ حالانکہ یہ اوس سارنی سلوک چن وتن تہ سلسلس ہند بن طالبین اصلاح برائے تزکیہ نفس تہ رہنمائی تہ کران مگر اجازتی کلمات از سلسلہ ہا اوس نہ ہرگز دوان۔ تہ کیا ز اُمّسندس حرفس چھ شرط اول ترک سنت تہ پھیرہ تھور نہ کینہہ۔

یہ زن گزرنہ برونیہ اُمی مہی برونیہ کنہ اعلان کور۔ ”مہی اُنی ساری
 حرف واپس۔“ اتھ مقبرس ستری برائے مشہوری کرناون والین گزھ یہ راز
 باطن تہ لا الہ الا اللہ فکرہ ترن۔ ویں ییلہ یم اُن پڑھتہ بے صحبت سلطان
 تہ آسین تہ پتھ آسبکھ ^{شکمچ} لارہ لار۔ تھے ڈول تہ واین باج گزاری تہ
 کرہن۔ تمن ستری راز چ رمزہ بازی گئے کو کرن موحیہ چھکن یا یانس کنہ
 لائیس برابر۔

پریو یہ ساری حال سلطان یمس یہ دنیا لحد تہ اوس خوف آخرت
 تھاؤ یوژتھس تہ لوکن مہ راؤ ریودینچ وتھ ”سایل تہ طالب چھ الگ الگ
 وتھ۔“ یم حرف تہ تواریخ چھ بر زمین زندہ تہ انسانی ذریات روز یوان
 گزھان۔ مگر پز رچھ رہنماہر کانسہ ہند خاطر ید وے توفیق بنہ۔

نادم سخنور

رجیدہ جی۔ ایم۔ وگے

پٹھ دیالہ گام

۴ اگست ۱۹۹۰ء تہ ۱۶ جولائی

دُعایا بابت شہنوازہ ”شہید“

از ظریف احمد ظریف

پر بزلہ نے نورانی ستر روی آفتاب
 حورہ چھیکر نے پوش تہ پھولنے گلاب
 لحد بنی نے صبح کے نورِ چ کتاب
 روز نے رب راضی ڈر نے اضطراب
 جلوہ ستر پر بزلہ لاؤر نے روی آنجناب صلعم
 کوثرس پٹھ تریش دی نے بو تراب
 باگہ پی نے رحمت رب بے حساب
 راتھ ظاہر آستھ از محو خواب
 ٹھور گرتھ نفیس چھ اثباتک نقاب
 صابرین صبرچ حیاتی باثواب
 لیکھن ظریفن شار کینہہ در اضطراب
 چانہ راؤنہ روچھ بن چانی آب و تاب
 یاد چانی پوشہ وئی روی شباب
 ”یہ چھ سنگ مار بلس پٹھ کھنٹھ
 بر مقبرہ موجود“ اول مئی ۲۰۰۲ء

نذرانہ شہید

از ظریف احمد ظریف

رُزِ تھر کورنم سلی آلیں تہ درالیں
 کئے موڑم مے یتھ فانی سرالیں
 جوانی لاور ہاوس شوڑھی ارمان
 یے ہتھ ڈالو واڑس نش خدالیں



شہنوازس گری روبن رحمت عطاء
 در گذر پیہ لوکو بیڈی ساری خطا
 حورو غلمانو دولس نورک ردا
 لولہ مہرین گوو یتھے اجلگ ندا
 بختہ بیڈی سکھرے سلہ دارالبقاء
 پی پس اوُسس گوومیت غائبک صدا

چاہے مَرِ اُمّت پوڑھا سپدِ جدا
 صبر و شکرِ کور اُہندی باہنِ ادا
 برِ رضایے رب چھ صوفی با خدا
 چھوکہ توہند للہ وُن چھ جگرِ ہر صبا
 رب شہیدن راضِ دی رُژرک جزا
 شہنوازن ٹوٹھ یاؤن کور فدا
 حورِ ونہ وان دزلیہ تمنی مرحبا



بحوالہ توارخ نورنامہ یہاں سات سو برس قبل کج موجی مدفون ہے۔
 اسی کے زیرِ دامن شہید شاہنوازہ امانت در زمین ہے۔ حالانکہ جناب
 بدرالدین ریشی خلیفہ علمدار ریشی نے قبل اجل نوازہ کو اپنے سر کے بل
 کھودا کے دکھائی تھی۔ پرفوج ہند کے بربریت کے درمیان گور کھن اسد شیخ
 نے ارضِ انتخاب قبر کی تھی۔ یہ مرثیہ بر سنگ مرمر بر مقبرہ موجود ہے۔

توبہ بسوئے بارگاہِ الہی جل شانہ

محمد اشرف صوفی، حافظ باغ سرینگر

عُمَرِ ہندِ بارِ خطا بہتھ آسِ ثیے کُن یا رحیم
کارِ دنیا نارِ نمرود زِرِ زِرِ سومبروم یا کریم

مَسِ جہِ گوسِ زاگہ وُنِ وزِ وزِ نا حقس
سارنِے گوسِ لورِ رُودسِ تڑیشہ ہوتِ آدمی رتس

عَابِ گوئی کُرِ مے بے حدِ فتنہ تلم زِرِ زرس
تھلہ بازی ہچھ نأومِ کترِ معصوم بے ہوس

حبسِ تہِ خرچوومِ محوِ زرِ پنتبسِ گرس
پروا بؤرمِ نئے تنِ تنہا غرقِ گوسِ مثرِ نخوتس

حق و ہمسایہ نزدیک اُشناوِ پیومِ نو زائہہ زنتبس
نامہ سیاہ میونِ کوہِ عظیمِ مٹہِ گسِ ہیہ بدکارس

زچھ سیاہ رَاژ پتے وونی گوس بیدار صجسے
امتحان منز گوس اور گوس پڑژھم بیمار سے

رگہ رگہ دگہ ستر زو مے لوگمت داو سے
کنس جانس ناتوانس ژلم تراوتھ داو سے

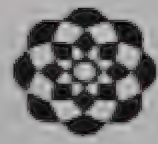
پایسے پیوس چھپنے آس وونی رحمہ کس دربار سے
توبہ میون گری تو قبول روز عبرت جہاں سے

میانہ اطوار ینہ کانہہ پاؤ کرہن در جہاں
موپہ موپہ در توبہ آسے معاف کر سیاہ کار سے

چھنے ژئے ہیو کانہہ غفار برانتھ چھم لاچار سے
رنجید سے رجیدہ بنتم پرد کر منز ذریاتے

دلہ کیو پرو چھس توبہ کران یا رحیم و یا غفار
دم اجابت پاس رسالت چھوس محو انتظار سے





وچھم دیدو جلوہ یارِ امشب
گیم مے ساری ارمان پورِ امشب

مُدعاے زندگی بس دِزامِ امشب
گمتر گل تازہ نو بہارِ امشب

چھ خود عندلیب غزل خواںِ امشب
وچھم دیدو سجدہ جاںِ امشب

وچھم تس حورِ اُندسِ اُندسِ ہتھ نورِ مشعل
چھ ایستادِ منگان کیاہتامِ امشب

گٹے منز نورِ کی فوارہ ووشلان!
چھ حورے رشکِ سترِ مندچھانِ امشب

چھ یژکال وحدتِ گر کنادِ امشب
رجپس کم سنس پترِ کارِ امشب

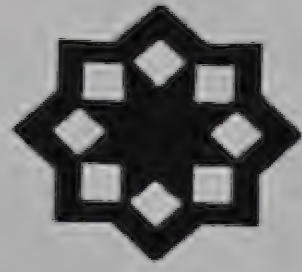


سلام بخدمتِ پیر

السلام علیکم شاہ سلطانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 دوریر چونوی چھسہ ژالانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 دادین میانین ہند درمانو نظرے چانہ نیر ارمانو
 افشاء کر دہان شیر گرانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 رحمتک گنج چھک پانہ باگرانو دأرتھ ہلم چھوسے پرارانو
 کم نو گرھی چھک سخی درزمانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 سرتل کرنگاہ چھک نگہبانو چشمے ماہ تاب دوجہانو
 حال و قال میونوی چھوڑ ژعیانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 ہزر لدھی تھوڑ سینہ دزانو لاران آس چون آستانو
 نورچہ ژھٹہ چھک گٹہ کاساتو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 ملالہ کیاہ چھوڑ رندے جہانو ہنھ آس درواوہ طوفانو
 تھھ مے کرتم وقتہ سلطانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 سفر تلو تلو گوم تیل مرثہ دانو ژھنڈت آس کوہ تے بیابانو
 رجید عاشق چون دانہ دانو وعلیکم کرم پیرہ میانو
 مے وچھ ہر دم رجید دیاگامی سلطان صائب منہ ناوان تہ شری ہندک پاٹھک سنبالان



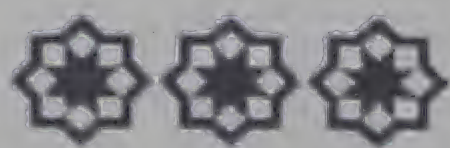
طالب دعا: محمد صدیق کرہ فل محلہ سرینگر، کشمیر



آر پیہ نے میانہ پیرو ژے لگے
 خستہ دل چھو سے بستہ گوشت ژے لگے
 کوت کالا در بدر روزہ بوزتم
 پاد مے پھلم گل روپس ژے لگے
 پامہ زچھم مجنون دراس ژے پتے
 سنگ سار گوس دل عاجز ژے لگے
 پیرہ وٹم یوت راہ مے کیاہ کھوٹم
 سر راہ پیوس اشکہ تر سر ژے لگے
 باؤہ کس حال بے کس گس ژے سوا
 مسکین گوس بپیس کینس ژے لگے
 عشقہ نارن سور کر نیم حور زن
 بُرہ گوس بوی پادنی سر ژے لگے
 آستانن گت گر کر ہہرت پیوس
 مرت وں دم زندگانی ژے لگے

چون دامن مے رچھوم پامن لگے
 صبح و شامن جگر پارے ژے لگے
 سادس مے نادنی تھاؤم ژیه گن
 عام و خاص منز مے گیلان ژے لگے
 آدنی مے وعدہ کو رتم یاد پاؤ
 حل مشکل ناؤ سی بو ژے لگے
 دکھ زدسی دکھ دیون وونی کیا شُبیا
 پیمتن ایستادہ کرنس ژے لگے
 دود بدن مے ودہ نسی کیشہ چھوم نہ ژهن
 عاجزن پُرسان تُل نس ژے لگے
 چھس جہ رجید معصومس ژیر گوم
 وز وزے ذکر بوزنس ژے لگے
 دُعاء التجا قبول کرتم یارباه

طالب دعا: بشیر احمد ساکنہ پالپورہ



اوائل سلطان

وچھوم سلطان مے با ولایت
 نظر اُم سہن کران چھے عالمس گت
 چھ مخدومہ صائز اُمسی حمایت
 چھنس اُم جلوہ دیوتمت در طریقت
 بہ سلسلہ فقر چھنس رحمون خلعت
 توے سلطان کران چھوس پونپرہن گت
 بہ دیدہ باطن وچھمس جاہ حشمت
 شرع پالتھ محو ارمان حقیقت
 گوڈے اسدن مے بوؤ عمل شریعت
 مے اتھ عتر عتر سلطان در مشقت
 شریعت لا زوال امر ہدایت
 اُم تل راز نس رت تی گوڈ طریقت
 مے گرغم رہبری ہاوہیم مسیحیت
 بہ پنہ فکر تارتھ صفت رحمت

بہت سلطان قرارس با روح وحدت
 نصیپس لیکھتھ دیو تھنس سلطان تحت
 نگاہ پوشہ ویں وجود با بصیرت
 چہارودہ سلسلہ تتہ ہر سوئے رحمت
 کرم مے آشکار سلطان ولایت
 وجود نظر بے حجاب حلاوت
 نفی اثبات حاصل نور تلاوت
 بہ منزلی جبروت لاہوت سخاوت
 مے و تم دایما سلطانی پتھ
 شرحس تابع بہ نے بصارت
 رجید شیر خار نعمت در ندامت
 بخشتم دسگاہ از بحر جمالت

31-01-1973





سلطان بروجی بر تخت لاگتھ چھ شاہانہ رخت
غرقِ علم سپہ ہس کھت سہ لاجواب نخوت مشیت

رویس کران پوپر چھ گتھ سلطان اوبسی با رفعت
در بحرِ عزمان چھ بُستھ عاقلن تتہ چھنہ کانھتہ وتھ

آغر ولایت در بخت چھس نظر تل سوروی وقت
اذن مہر قلمس وسعت پے متہن دیاوان بڈ سکت

سلطانی پر ششن جہت در آدمیت چھوی کھٹٹھ
شرع زانگبس چھے سُویت طوڑ اُمسکوی تیل پے وس

طالب باطن وینہ شُرہمت حاصل عطاءے معرفت
رجیدس مٹس ستر شُرپت سلطان بر وجی برتخت





مُت مستانہ گو اظہار سلطان
در ولایت نامی گو تابان

شش جہاں جہاں کتاب اُمی بیان
زُئمہ جانور حاصل سِل جہان

در طریقت انہار وہ ہاوان
بابہ رحمون تھنر پرزہ لاوان

رحم پہلس سُلہ پوہل گوی عیان
شرینہ ستر شمر سُنڈ کران اعلان

اُمی سلطان حوالہ دت فرمان
گت نہیں ہر سہ چھ گاشران

مٹھِ مُدِ رے عشقِ درودِ وردان
شمعِ پاٹھِ نورسِ پتہِ یگلان

نفسِ مارتِ روحِ چھوڑِ پالان
ژھائے کائہِ ذرِ اُسی چھنہِ باسان

قلمِ سلطانِ پانہِ مخدومِ شہبران
کوہِ مارانِ اُتھِ وجودِ گاشران

ازِ مکتبہِ اسدِ آوِ مےِ منہِ ناوان
یُسِ نہِ کانسہِ اوسِ نزدیکِ ذرہِ ناوان

باطنِ مہلِ تقدیرِکِ سامان
رجیدِ چھسِ شرہِ پانہِ وہتہِ راوان



یہ اُس دور کی عکاسی ہے جب انتہائی شوخ مزاجی میں اسے مرتبہ میں
صرف مجنون اور درویش تک ہی پُکارتے۔ پر میں نے اسے اتنا پہچانا تھا۔

22-02-1975



شیخ سلطان شیخ پیر ثانی	باویم سر روحی رحمانی
بابہ رحمن کرس مہربانی	باویم سر روحی رحمانی
چھس ولایت قلب پرزہ لانی	قیل و قال ہمہ چھس عیانی
بہ دربار سلطان شد بیانی	باویم سر روحی رحمانی
در طریق خلعت چھس نہ پانی	کرد حاصل منزل طولانی
منتخب شد بہ دربار سلطانی	باویم سر روحی رحمانی
بعد پیر شرع اُمید جاویدانی	ارشاد فقر و فقیر لاثانی
حکم تعمیل اولیس لافانی	باویم سر روحی رحمانی
عشقہ دھودمت جگر در جوانی	سر باطن آم یگلہ لانی
چھوکہ سبنے چھس للہ وانی	باویم سر روحی رحمانی
بامہر با اذن نورانی	مسکنت در جسد پہلوانی
طالبم چہار دہ ماہ یزدانی	باویم سر روحی رحمانی
علم لدن چون شولانی	سر دأرت گوس دیوانی
مہر رحم بتو نقل مکانی	باویم سر روحی رحمانی
دسگاہ باطن چھے حکمرانی	زیر سایہ مخدوم جہانی
رجید با اسد بُرد یمانی	باویم سر روحی رحمانی





سلطان بر تخت شاہی ذر ذر کران چائی آہی
جلال چونوی مشہور جمال چونوی ظہور

چانی نظر پیٹھ ماہی ذر ذر کران چائی آہی
سلطان زان اکھ سمندر زانیت بنھک غوطہ خور

لعل و جوہر بھہاپی ذر ذر کران چائی آہی
چونوی بنون کوٹ محال آرام تراؤن بے قال

لذت دوی منصائی ذر ذر کران چائی آہی
سلطان وقتہ گور شاہ قطبن تہ ساکن ماہ

پرزہ لان نور بے نوابی ذر ذر کران چائی آہی
گس بنہ طالب سلطان للہ وُن بہ سر چھونہ آسان

ترک ترک گوم زانہی زر زر کران چائی آہی
کت چہاہ تہے باوان وز وز چھوی آزماوان

پھلن چھ پاد امہ نالی زر زر کران چائی آہی
منظورِ باطن تھود شان در بارگاہ سلطان

تھے گل آبائی زر زر کران چائی آہی
بعد اجازت پیرم سلطان دامت گبرم

گبرم چتاں لاثانی زر زر کران چائی آہی
شمعس پٹھ بُرج آخر اُمیدِ باطن و ظاہر
رجیدس کر وفائی

زر زر کران چائی آہی

22-02-1977





ژہ آسبکھ میونوی پیر مے وِتم چہ روزا گبر
 ژے چھوک دُر بے نظیر مے وِتم چہ روزا گبر
 چہ درامت چھس ژے پت مے ہورمت اُشہ کُنہ رتھ
 روا تراؤن چھاہ صغیر مے وِتم چہ روزا گبر
 مہ لچ مژدم شماری ژہ لوگتم بے آری
 روا چھا لائین تیر مے وِتم چہ روزا گبر
 ژہ کرتیم ضرب کاری مے گا رمت سجدہ ساری
 چہ دربار چھوک ژ امیر مے وِتم چہ روزا گبر
 مہ دیپہ نا عام پامے پس آسمان تھامے
 شہاہ تھاون چہ اسیر مے وِتم چہ روزا گبر
 مے لیکھمے خونہ نامے ژٹیم مے سار جامے
 پڑھیہ زائن چہ حقیر مے وِتم چہ روزا گبر
 شب و روز آس نالان ژہ خاموش گوک بوزان
 تھون چھایت کریوٹھ سیر مے وِتم چہ روزا گبر
 مے روزیم چانی ست مہ باؤم سیر سیود گت
 رجبہ چونوی وزیر مے وِتم چہ روزا گبر





مئل ہتوس سلطانن نیونم مے دل
 اجنبی بہ قیمتی تھونم مے تل
 کیا ونے کوتاہ یہ کریوٹھ عشقن منزل
 اجنبی بہ قیمتی تھونیم مے تل
 در شریعت خود رٹوم مے در لگام
 در طریقت چھے سلطانس سلام
 باغ ہاوت آغنی ہیونم مے حل
 اجنبی بہ قیمتی تھونم مے تل
 ترک ترک ترک خود وُن نیم سبق
 تیز تلوار ہاؤنم مے در شفق
 لوٹ سادس کرتی سپدوم مے میول
 اجنبی بہ قیمتی تھونم مے تل
 اول اولے لوکنم فرہاد مے
 گج نبس شبرین پرن اوراد مے

بے خبر کورنہس مے روٹنم زالہ دل
 اجنبی جہ قیمتی تھونم مے تل
 وِت اقرار بے قراری گرتھ گوم
 چھو سنہ یاپن دُزدِ دلاور فریت گوم
 زبہ گلے ہم بول مشرت پس گل
 اجنبی جہ قیمتی تھونم مے تل
 موت لاگتھ آم کران زبرے زبر
 زائہ تہ نو آس آر پیوس خاکِ بصر
 دُپتھ رجید تِلہ قلم وُن تراوِ میل
 اجنبی جہ قیمتی تھونم مے تل

14-06-1977



رب سے دُعا ہے کہ وہ مصنف کے پدر مرحوم شعبان وگے اور فتح
 وگے چاچا کو جنت دارین میں پناہ دوام دے۔ ہمیشہ اکبر ”سندری“۔



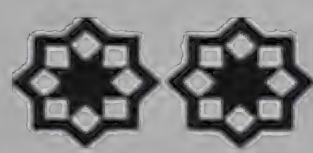
مبارج تاج سرکار صدیق و عمر علی عثمانس
 مبارک شاہ جیلانس مبارک خواجہ ابرارس
 مبارک حمزہ سلطانس کروک نون شان یزدانس
 اُنتھ سیر رب اظہارس مبارک سیر سلطانس
 وُلِتھ خلعت بہتھ ٹھکانس وندس بہ لعل جانانس
 نبر گور معجزہ کرامتس چھ وحدت عین بازارس
 محو گوس بہ دلدارس میہ چھوم جان روح قرارس
 لکس بہ رمزہ بیناہس چھ تفسیر روح فرقانس
 کران سیر لوح محفوظس مبارک شیخ سلطانس
 مہ کر شک ام ہندس طرحس نمازی منز چھ ملکوتس
 چھ ہادی در ناسوتس بہ سر دارتھ قرآن خانس
 بحر چھس گس رندیا پیس کلام چھس ستی ارواحس
 ولایت تا حیدر مس عیانے میم جہاں دارس
 رجید و اُتھ اُمس رازس مبارک فقیر سلطانس



رب ہاؤن رتھ و تھ، اسہ تھ او بو یاد ز درد مندی

شہنواز بشیر، غزالہ بشیر، ماحی بشیر، طفلان خانہ

یہ اُس عہد زمانہ کی عکاسی ہے جب سلطان کے ساتھ نزدیکی میں
سبوں سے الگ تھلگ کر دیا اور کسی کے نزدیکی رشتہ میں کہیں بھی
جانے سے روک دیا۔



آسے بہ لایانِ ژے ندا سلطان کرتم اکھ کتاہ
یوس بی ژے گن سپدیا تباہ سلطان کرتم اکھ کتاہ

وتم مے کسم گربت جفا یدوے ژہ اُنتھس درپناہ
تنہ تنہ گیم گم پارہ ہا سلطان کرتم اکھ کتاہ

آسے بہ ژے گن با شرع ہت ستر بیٹھ گبت جان ہا
گرتھبک مے نش ساری جدا سلطان کرتم اکھ کتاہ

آسم امبد لاگیک ملاح دِک ناوہ تار نبرن مدعا
بے وائے تراوتھ در ہوا سلطان کرتم اکھ کتاہ

ست چآن در دل اے شہاہ کت مے ژہ باوہ ہک الا اللہ
تتھ تیہی مبدل کیاہ پڑھیہ سلطان کرتھ اکھ کتاہ

گلّس مے ژے چھک آشاہ چانی نظر روحی لِلّہ
ؤد وُد گہمت چھم گد باللہ سلطان کرتھ اکھ کتاہ

پے وس بد امن اسد اللہ گوہم پھرہت نیوہتم سلّحہ
شرہی کران چھاہ یّت چھلہ سلطان کرتھ اکھ کتاہ

در آرزو لدنی مدعا تولتہ حجاب بنھہ با صفا
تھزُرک وِتم تھوُد مرتباہ سلطان کرتھ اکھ کتاہ

چھوی ژے بجھر وصفِ خدا مے ستر شرط چھی بے ریا
رجید سی باؤ گنی کتھاہ سلطان کرتھ اکھ کتاہ

06-04-1978



یا اللہ کیاہ پی نامیون آر مے بناوتم تیؤت غنی بوتہ باگراؤ چآنس مخلوقس۔
بہ درد مند: مادرِ سنیل رازدان حبہ کدل سرینگر کشمیر۔



از ہجر تو گوس بے قرار آتشِ خونی لُجِ مژ مِیہ دھار
شبرے بہ لاگے جگر پار چونوی اسم مے اذکار

گیم لولہ باغس گر مزار آتشِ خونی لُجِ مژ مے دھار
سینہ موڑہ رتھ ہاؤ ہے دوح دآد دِکِ باوہ ہے

کوئی وڈت آسہ یٹ آزار آتشِ خونی لُجِ مژ مے دھار
آسے کران ژے تعمیر خابس ژہ میانس تعبیر

گیم لوگ آسہ ستر کارزار آتشِ خونی لُجِ مژ مے دھار
چونوی بہ خادم چھس مدام مخدومہ مے ستر کر کلام

فاسق کریاہ عشقس نہار آتشِ خونی لُجِ مژ مے دھار
فرمانہ نش گوس لا جواب شرمندہ چھس در آب و آب

گس ونہ گس یُت جودگار اُشہ خونی لُچمڑ مے دھار
یار صدیقین کُرتھ کراؤ توحین سگ مہ ہرز مشہ راو

در امتحان پیوسے پسار اُشہ خونی لُچمڑ مے دھار
ونہ کیا ونہ نس چھو منہ وار دمہ پھبٹ بہ ژالھے کوت بار

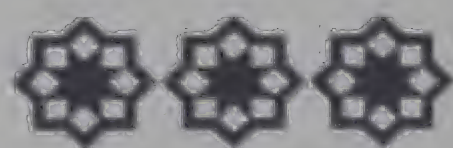
گم وُن اسہ وون موکجار اُشہ خونی لُچمڑ مے دھار
لچ مے مہ لوچی کتاب شوبیہ مبدل یُت عذاب

کمہ ہتہ گم گر لوٹ مار اُشہ خونی لُچمڑ مے دھار
دس بس ژہ مبانی چھے سلام یئھ زاہ پی مہ کینہہ ولام

رجید وعدس انتظار

اُشہ خونی لُچمڑ مے دھار

06-1984



یا الہ العالمین، خانہ رجید بردوش را در بارگاہ سروخروئی دایمانہ بخش

بشیر احمد وگے۔

اہل دل

پیر میون اہل دل شیخ سلطان	واقعہ سیر خود کرم یکسان
بے قیاس وحدت سپہم زان	پیر میون اہل دل شیخ سلطان
دل نتھ سودا بنم ارزان	منشا پیر چھوم باطن نہاں
گارہم با نصیب کرہم احسان	پیر میون اہل دل شیخ سلطان
ازنگاہ پیر سپہ وقت سلطان	مقبول حق گو روشن جہاں
در طریق ولایت چھس پرزلان	پیر میون اہل دل شیخ سلطان
اوسوی زمیندار بنوئی نامدار	آست عیال گو نور دربار
بابہ رحمن کرس فضل و احسان	پیر میون اہل دل شیخ سلطان
مخدومنیؒ ژور شیخ الزمان	معرفت چاوم گنج عرفان
پراران و و تم نر ارمان	پیر میون اہل دل شیخ سلطان

لذتِ دوی چھوڑ دوران پڑھ یلہ پیر تے بنہ یک آن
شیخ چھوی طالبس پانہ شیران پیر میون اہل دل شیخ سلطان

ذکر و فکر بے تحاشا وجعلنا نہاراً او معاشا
وعدس واد چھا کُرن آسان پیر میون اہل دل شیخ سلطان

پیہ نالے منہ چھس کریشان تھلہ بازیتھ نی چھوم زاگان
موت سلطان چھوم یتھ روشن پیر میون اہل دل شیخ سلطان

پھل پاد امتحان چھس ہوران اظہار کرہ کیا چھس بے زبان
رجید پیش سلطان نالان پیر میون اہل دل شیخ سلطان



25-05-1977

تسلیم ترک، حاجرہ بیگم بنت علی بٹ، قاضی باغ، اسلام آباد۔



منز مارکن یارن کوڑس رسوا
 نَشْمہ پَشْمو موژھ روئس اکھ جواہ
 مزلہ والِت گرنیم نہ سیو دا کھ کتاہ
 منز مارکن یارن کوڑس رسوا
 ریز کر نیم وار وارے شوخلن
 منز مارکن یارن کوڑس رسوا
 نقشِ جلا داز خون گئے لیکھت مے
 منز مارکن یارن کوڑس رسوا
 خدمتس تقصیر ہت تازیانہ کرتھ
 منز مارکن یارن کوڑس رسوا
 از فقیری ہاؤتم تھاؤتم منت
 منز مارکن یارن کوڑس رسوا
 ذکرِ سلطانِ یُت نہ سپدم زائہہ جدا
 جامعہ فقروک ہتھ رجید لا پروا
 منز مارکن یارن کوڑس رسوا



21-09-1979

سبحانائیلز، مختار احمد سرینگر اوس پتر مَن واریا ہن وُرین انہ ہیر وائسہ گنڈ تھی ایتوار
 پنہ وسیلہ زیارتن ہند قوتہ سلطان صپس مائہ راوت دوہس لؤکن واس دیا وناوان کھاند رہ
 پتھ رو ددور۔ اکہ دو یہ گو نظر بس۔ غلام رسول شیخ وانہ بل سرینگر۔



بخشتم در اس خطا کارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے
پی نا ژئے میون عارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

عمر کربت مے نے واتیک چہل سال مے گو ناطق
گرتھ حاصل مے گڑ پارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

شرح پولوم برائے حق جوآنی منز کھتوم مے پھر بکھ
ژہ نئے باوک وصلِ اَسرارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

بحکم حمزہ رچھمے کھور غلامی چائی مے چھم برسر
گم غفلت بہ گوس مارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

بہ چھس بے تاب کران اعلان زِ حسرت کو گوہم زالان
تھون شوژ روح اقرارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

کروت پروا ژہ نو میونے خلل یڈ گوئی وُنت ہونوی
روا تارُن بہ امہ تارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

قرار رووم میہ لُج ژھپہ ژھپ قرار رووم میہ لُج ژھپہ ژھپ
کر بکھ نے تھف بہ گوس مارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

کران آسہ بہ داپہ تونوی ژہ کھاڑت درہ لگوم گردنوی
ژہ نے مانیک بہ پان مارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

بشر چھس مہے فٹوم توبے آنے کوتاہ بہ تی روبے
کر بکھ نے معاف ہمہ بارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے

دھو دُم جگر مہے رود خارے بہ قودرت ژھے نفس امارے
رجید بلہ ہے چون بہمارے چھُ کیاہ چارے چھُ کیاہ چارے



03-06-1980

طالب ہدایت بہ کم سن عیالبار، ششی زوجہ، فیاض احمد بااولاد اں شہباز

تہ اعتصام علی۔



مے گرنیم جگر پار پار سلطانن

مے تھونیم نہ ونہ نس تہ وار سلطانن

دمہ پھٹ کورنس اُنم پھینے

ارہ ہٹ لوگنس زونم سبنے

گلان آس گنہ نبس بہ کھار وانن

مے کرینم جگر پار پار سلطانن

ھوبے آرو پی چھا سہ روا

ژئے پت انفاس گرمیت چھم فدا

یوسف پڑھیاہ کرون تار تار جامن

مے کرینم جگر پار پار سلطانن

ہیت ژئے کریم لوگتیس ستمن

قرار نت نون ترووتم زخن

من مے کرنیم بند زُنارن

مے کرنیم جگر پار پار سلطانن

گاہے چھوم زاگان ہٹن تہ ہاژن

گاہے تاب تاب تابانن

منز حیرتس چھوس زار زار نالن

مے کرنیم جگر پار پار سلطانن

آزموتس ژھے تروتھس تاپن

دوہس پرار ناوت کورتھس شامن

ژھلہ ژھلہ لوگت مار ارمانن

مے کرنیم جگر پار پار سلطانن

زائنت نے سنبت گوہم فریادون

بے کسی تھاونیم زرہ زر گبلن

شباہ گربن زار سگ حکمرانن

مے کرنیم جگر پار پار سلطانن

قرار نیونم ام عبارن

غیرن تھونس بہ افساون

غالب گرہتی گن چھوسنہ یاپن

مے کرنیم جگر پار پار سلطانن

پامال کر تھو تیر گوکھ لاین
 خُمار سَخنو چھوہم کتراون
 رَجید بے بس شب خون ہاران
 مے گُر نیم جگر پار پار سلطانن



31-01-1981

فدائے سلطانی، عبدالحمید بزاز، نارہ بل (بمنہ) سرینگر کشمیر

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْجَلالِ وَالْجَمالِ اَللّٰهُ يَفْتَحُ

انشاء اللہ بندہ ناچیز با حیا و ڈاکٹر عارفہ جان بنت احمد توارتخ ہذا ”اُسْ زِے فناء فی الشیخ“ کے روحی درس لینے والوں سے ملتمس ہوں کہ براہ کرم میرے اور میرے والدین کے حق میں مخلصانہ دعا فرماویں کہ بارگاہِ ایزدی میں بندہ کو سندِ تاثیر دستِ شفاء برائے نادم مخلوق نصیب حاصل ہو۔ دستِ بدعا ہوں کہ ربِّ زِ کرم دسگاہِ محبوب العالم تا بسلسلہ سہروردیہ شیخ سلطان لازوال ہدایت کی نعمت سے سرفراز فرماویں۔ رہنمائی رجیدہ دیالہ گامی کے سایہ کو ہمیشہ کے لیے طویل عمر کے ساتھ نصیب کرے۔

خاکسار

طلبہ اردُ عاء خیر

قاسم

ڈاکٹر عارفہ جان بافیروز و راشدہ



خواہم ولایت سلطان باوجود شرع اسد اللہ
 ایں است راہ سلوک للہ باوجود شرع کلام اللہ

رہنمائی شرع سیر یزدان اول و آخر تصدیق سلطان
 مشرف باد عمل ولی اللہ باوجود شرع کلام اللہ

از جلالش خود نخے زبید خشم خوردن نئے در راہ اللہ
 مہر ارزان دستور فی سبیل اللہ باوجود تربیت اسد اللہ

در قید حیات اسد بعد وصل اللہ کشش باطنی کرد سلطان باللہ
 رجید طالبے سیر مولا باوجود شریعت و طریق شیأ للہ



30-04-1974

اوایل دور 1965 میں ملاقات سلطان ہوا کرتے۔ لیکن اتباع
 شریعت سے میں ٹلنا نہیں چاہتا۔ اس لیے ایسے دستاویز پر اسے تصدیق قلم
 مانگا اور دیا۔ پھر وصال پیر شرع بعد کئی سال حکم مخدوم سلطان کے تحت
 سلطان سے پیوستہ کھی طریقت ہو گیا۔

”کریوٹ مبول“

(05-01-1978)

گوم سودا ستر سلطانس
پان پوشروم اتھ قصابس
خون پنہ نوی تریشہ گنہ تھومس
عشقہ نارے بہ سہ رؤس
آہ کرہ کیا کھولس دارس
موئے اکہ مہ کیونم زارس
اُندری بہ سندرے زولنس
تلہ تنگل شربنم بانس
اوسوس بہ شہزادہ پانس
ہتھ زوہ مہ دیوت سلطانس
کتہ اوسس بہ کور نیونس
کافر بہ گوس ملزارس
عشقہ میدان ہریت بہ نیونس
رجید پوک قول و قرارس

تھونیم نے تاب مہ پانس
تھونیم نے تاب مہ پانس
چت گوم تی گوس لاجواب
تھونیم نے تاب مہ پانس
ترونیس بہ دروولاب
تھوم نے تاب مہ پانس
اُندرارس کرنم کباب
تھونیم نے تاب مہ پانس
رنگہ رنگہ مہ اوس اکہم خاب
تھونیم نے تاب مہ پانس
دینس دپتھ کورنم جواب
تھونم نے تاب مہ پانس
گوم والان پوس بے داب
تھونیم نے تاب مہ پانس

انھ ہیر عمر منزاو مہ سلطان العارفين در خاب تہ گر نیم تاکید ز پگھمی پٹھ چھ غلام محمدس

بدسگامہ ڈیوٹی یہ اوس ۱۴ دسمبر ۱۹۷۶ء بہ ہمشیرہ رجیدہ خستہ دل سارہ بیگم، پہرہ اسلام آباد۔

”سلطان کا من پسند منقبت رہا ہے“

مرتبہ سلطان

سہل چہا مرتبہ سلطان زائن
بنون بینا اچھن ہند گاش مانن

ونے کیاہ کوت عالی شیخ سلطان
گرہزان وحدت جہاں آکاش مانن

چھ پنہاں نور یزداں شاہ سلطان
چھکے عاشق کرون گت چھنہ آسان

خداين خلعتاہ وُلنیس چھ منت
زمینس پٹھ زمانگ تاج مانن

چھ یدوے بے پناہ جلال تھاوان
گہے گرہزہ ون یہ شیر جنگلی تہ مانن

یتھے چھاہ شیر حیدر منہ ناؤن
فقیری تاج بر سراہ تاب ماٹن

نگاہ زر ذرعی پیٹھ باولایت
فقیرن با دسگاہ حکمران ماٹن

پُران چھ حرفِ حرفِ لوح محفوظ
اُمی آسیت طے گلِ علم تہ ماٹن

رچھوم معصوم عمرے دامان اسدس
بہ حاصل شرع طریقت سلطان زائن

رجید غلام محمد اولادِ سلطان
چھ زانان میانی ارمان حنان منان



16-12-1976 کے روز درخانہ صمد بٹ بدسگام سلطان نے

اس پر بیعتی دس خطہ کیا۔

خود سلطان کی زبان سے قافیہ بندی



ظہور شمس نون دراؤ سلطان آستہ آستہ
نورِ جمالس سورہ پرہس آستہ آستہ

سوزِ جگر شیرے بہ شیرس آستہ آستہ
نورِ جمالس سورہ پرہس آستہ آستہ

مویس تہ خویس گتہ بہ کرہس خمارستہ
چلتی حورے ونہ وان چھے انوارستہ

پوت تھاپہ روزت آو نیرت گلاستہ
نورِ جمالس سورہ پرہس آستہ آستہ

غنچہ دھانس پھیور چھ لوگمت کلامستہ
بہ پیش کرہس اشہ بھرہی یم پوشہ دستہ

از دفتر یا حُی قیوم بازار سے
نورِ جمالس سورہ پرہس آہستہ آستے

چھوی پَت یوان مے روئے ہاوان رُستے رُستے
کیاہ خوئے ڈیشٹھ گُل چھ پھلان ویرانستے

چھوی نظر چانے پردہ وٹھان گُل عالمستے
نورِ جمالس سورہ پرہس آستہ آستے

عاشق فدا چھی پور چانس کلامستے
لاشک ہنت پروانہ زالان چھو پانستے

رجید مجنون گومتوی پَت سلطانستے
نورِ جمالس سورہ پرہس آستہ آستے



4-5-1979

تعریف و توصیف بر جوع سلطانیہ لگتا تھا کہ وہ جیسے خود مرشد مخدوم
حمزہ سے ادا کرتا تھا۔ ایسے میں ٹھنڈک پاتا تھا۔

یہ بوزِ تھدِ پُن محمد یعقوبس ”رحمانی“



آہ	مظلوم	بوزان	چھمے
ماہ	تابان	سلطان	چھمے
راہ	مولا	ہاوان	چھمے
ماہ	تابان	سلطان	چھمے
وین	عطایی	شاہانہ	خلعت
یہ	چھ	سوروی	پروانہ
نینی	خدائی	برہان	چھمے
کیا	جلالت	اللہ	اللہ
کیا	جمالت	سُبحان	اللہ
لوہ	وُنیس	شوبان	چھمے
مصرفتوک	داماہ	چاؤم	
اسراروک	حالہ	باؤم	
پانہ	باگران	مے	خوان
کرتہ	سیود	مے	بختوک
			ہاجر

چھے ٲ ٲر لوج محفوظ نظر
 پاٲہ تقدیر بدلان چھمے
 پرہ پیمتس چھم لا چاری
 برہ گیمتس چھم بیماری
 فیض جاری بخشان چھمے
 رحمانی یعقوب برور
 کرتہ پاسہ محبوبؔ نظر
 باٲہ رچمون فرمان چھمے
 ماہ تابان سلطان چھمے
 یا رب کرہنؤ پوشہ و ہن یاری
 ٲڑے کن اتھ دائرہ منگان چھی



04-04-1979

بہ بسماز وجہ امتیاز چھتہ بل سرینگر تہ شمیمہ ساکنہ مونگہ ہال، اسلام آباد

گل ریحان

دَمہ دَم دَم چھوم ذکر سلطان
 یار چھم رند چھوم گل ریحان
 مجنون گوس چھم لوکھ گیلان
 رُمہ رُمہ رُم چھم گُمہ پیشان
 عاشق بے سرپان گالان
 یار چھوم رند چھوم گل ریحان
 پیو مت چھس بہ پت نیستان
 اتھ نو تراوس روپہ دامان
 کریوٹھ مے کو رنم سر سلطان
 نوَن مشوق چھم موت پہلوان
 بے وائے ترونیس مو آویزان
 اَنہ ریمہ تو ندیری گئی تیلان
 یار چھوم رند چھوم گل ریحان
 پادن پیوسس عشقہ پیچان

بُمہ چار چار گوم تیر لایان
 زہر کہ چھرکاؤ نیندر چھندران
 بجمالت کورنس دیوان
 از جلالت مے گوم بریان
 ریزہ ریزہ رہ زر زر لاوان
 یار چھوم رند چھوم گل رے جان
 کعبس گونڈمیس لولہ زُناں
 نَار وَن تھونم زائل شہمار
 سجدہ سُون گوم ڈیکہ ٹھکان
 یار چھوم رند چھوم رے مان
 گنجہ مہبس دَشبے مے لولہ بُرہان
 شروہنہ دامنس بہ دَندس جان
 رجید کن دیت تی بوزان
 یار چھوم رند چھوم گل ریحان



31-05-1978

تویارب مشکل کشاء بطفیل اولیاء دست بدعا

(۱) محمد علی درابو، گلشن نگر سرینگر (۲) محمد مظفر آہنگر راجباغ سرینگر

وَنَتِ سِلْطَانَس

ویسے جہ ینھ آس منز دولابس
 وَنَتِ سِلْطَانَس وَنَتِ سِلْطَانَس
 دُز دُز جہ پیوسے منز عذابس
 وَنَتِ سِلْطَانَس وَنَتِ سِلْطَانَس
 سُوک چھم لچھم تانس تانس
 رہے چھم خونس دکھ مازس
 ویسے جہ ہینہ آس منز دولابس وَنَتِ سِلْطَانَس
 رند پانہ کم سناہ ترونیس جہ ژور مزارس
 سوین پوشے جہ فذہ رونس وَنَتِ سِلْطَانَس
 اُمی یار دیتنم تار وَنَس راجھ قلایس
 ژھپ ژھپ مے لچھم منز ظلمتس وَنَتِ سِلْطَانَس
 کت راسلیس مے سوئر ژوئن
 ایندر جہ ژاس غارس
 کس ہیکہ وُنتھ چھوس اتھ قصایس وَنَتِ سِلْطَانَس

کمر جاد گرن داد کجے لوگنس داوس
 مزہ مزہ بہ کھونس عشقہ دارس ونتہ سلطانس
 کمہ شوقہ تروون نال مہے طوق درده بازارس
 دورتے نزدیک کھونس بہ چرخس ونتہ سلطانس
 کت شاید کمہ شاید ژھلے بہ لگس نوش شہمارس
 الماس بھر نیم تیز الماس ونتہ سلطانس
 حیرتس منز پیوس زبہ نئے حیرتس
 رود نے دربر غیرتس
 لر بہ سوونیس چھے نو عارتس ونتہ سلطانس
 امہ عشقہ پرئے بہ کانپہ نوونیس
 لگوس مڈر زالس
 رجید لا جواب پراران جوابس ونتہ سلطانس
 بہ تہ چھس پراران ز توبہ گڑھم قبول
 ظلمس تہ ظالمس گڑھ لار



یمہ ارہ سرچہ وارمنز

فاروقہ کونسلر ساکنہ اسلام آباد شیرپورہ

گوس دیوانتے

عشق چانے گوس جے دیوانتے
کونہ سنبھلن لوگ تھم رِزالتے

مارہ متے ژے میہ روچھے دامانتے
کونہ سنبھلن لوگتم رِزالتے

یار میانو کوہ ژے گوکھ بے عارِ تے
نارِ زو تھس وارہ گوم پار پارہ تے

تیر مجگانن مے کُر مے مالہ تے
کونہ سنبھلن لوگتم رِزالتے

وہ گرتیم جودگر بہانتے
رسہ رسہ لوگ تھیس بے رِزالتے

مُل ہوان چھک عاشقن اُشکھ بار تے
سرؤگ سودا چھک کران تیر باز تے

آہ کرنس چھک نہ تھاوان وار تے
کونہ سنبھلن لوگتیم رزالتے

چانہ دَادے ہیر مے پامن لاوھتے
دل مے کور مے آستان قربانتے

لال لاگے قُبے سی تمار تے
کونہ سنبھلن لوگتیم رزالتے

شہبازو لوگس شکار اصالتے
توتہ وِتم کیا ز رودور ملالتے

شہ پیر تل رجیدس وِصالتے
کونہ سنبھلن لوگ تھیم رزالتے



ولہ آس سلطانسی

عشقہ پیچان ولے آس سلطانسی
 لولہ نوونسی ڈولہ نوونسی رز کھولنس داری
 سلطان صبین تنہ ناؤم شعر مثالا
 مارے متے نالہ متہ گوس یاری
 عشقہ پیچان ولے آس سلطانسی
 بوسہ کریمیس غوصہ زاہ ژولوس نہ میون
 اکھ کتاہ یود سیود مے کرہے رامسی
 درہ کھالین تیز تلوار سادسی
 عشقہ پیچان ولے آس سلطانسی
 سنگدلو کیاہ ز روزی نہ مائے میانی
 سر مے ویوتے کوژہ ژے اقراری
 چانہ عتابہ اوش مے دھود گلر مووسی
 عشقہ پیچان ولے آس سلطانسی
 رندہ دی دی وندسی تیلوک مے

کُنْتِ پروا کر زہے میون آنہ سہی
 پامہ دِزِ ہتم سینہ ژوٹم خامسی
 عشقہ پیچان ولے آس سلطانی
 ہانژ لاجتم برانژ نش چھوسنہ دور
 ہائے ستمن گن مے سنہ ہے خاکہ سہی
 شاہس سستی شہہ مے لگیمت دواسی
 عشقہ پیچان ولے آس سلطانی
 سلطانو سلہ وات سہ داسی
 ژیر گویمت عمر چھو راز داسی
 چھوی روا رجید گل پھولہ کاری
 عشقہ پیچان ولے آس سلطانی

23-03-1978

محمد مقبول شاہ و رفعت شاہ

نرورہ، عید گاہ سرینگر



بے گانے

چانہ چانہ مے کورم شاہ سلطانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 سفرس میانس چھا یہ نشانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 عاشقس تولنگ چھا یہ پیمانے
 معشوقس دیوٹم دانہ دانے
 سلطانس دوررن چھاہ شوبانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 بازر تراوتھ روٹم چون وانے
 من سرہ سبق چون للہ وانے
 پرہ کھلہ آب گوم مے شُرپانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 اولے اون تھس کمہ ارمانے
 کور مے سوروے قوربانے

نکھ تل اُنتھ چھاہ پگھ بند کرانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 ذکرے چانے پُرؤم فرقانے
 آیہ آیہ گور مہکھ سُلطانے
 عاشق چون یُت روزیاہ غار زانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 پرینے لوڑتھس چھو نتھس پانے
 مائرِ تھ کوڑتھس تانہ تانے
 روچھمت چھوم چون پیرہ دامانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے
 میانہ مکانے لوگ چون ٹھکانے
 پیرتھ اول چھا پوڑھرانے
 رجید وعدہ چھوی یاد پاوانے
 کمہ ھپتہ چھوک دیان بے گانے



26-11-1978

نوٹ: ۱۹۷۶ء میں سُلہ صائب نے مجھے بزبان خود فرما دیا کہ تم ہم دو

پدروں باپ (مرشدوں) کا بیٹا بنا۔ اسد و سلطان یار حیم و سلطان۔

پیر روحی سلطان صائب

نوٹ: یہ منقبت بہ سُلہ صائب بانسبت رحیم صائب پہلے بھی شائع شدہ کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ اب کے بار پھر تاریخ وفات رحیم ۲۰۰۰ بکرمی ۵ دسمبر ۱۹۴۳ء بروز سوموار جب کہ سُلہ صائب ۱۹۴۷ء بعد اس کڑی میں آنے لگا اور ۱۲ سال بعد با تعارف ظاہر ہوا۔

(رحم صیب بندھ)

ہر دہ	روس	دم	بہار	شیاء	اللہ
بابہ	رحم	چھ	نوں	فصل	اللہ
شیخ	حزن	بخوشنپس	تھود	سیل	گا
بابہ	رحم	چھ	نن	فضل	اللہ
آو	خود	در	وجود	شیخ	سلطان
در	شہود	باگران	باطنیک	خوان	
دائیم	چھ	حیات	بسم	اللہ	
پیر	روحی	چھ	پیر	سلطانس	
بعد	خود	گر یکھ	دژھین	جمالیس	

وقتہ کس راجس اوس بوسہ گاہ

بابہ رحم چھ نوں فصل اللہ

پانہ روزتھ نہاں نوں چھ سلطان

طالِبِس ہر سو چونہ جِراں

ناؤ تھر تھوو تھیکن الحمد للہ

بابہ رحم چھ نوں فصل اللہ

چہار سو اوسوی سجدہ دوان

تھزر اوس شرخس پورہ دوان

در طریقت چھوی نور اللہ

بابہ رحم چھ نوں فصل اللہ

روحی مستی ومنزہ فنا فی اللہ

جسدی اذا اوس تسند غذا

مژ پائی کیم پران ذکر اللہ

بابہ رحم چھ نوں فصل اللہ

اتھن واجہ اونگجہ واٹھ لا پروا

نفس مارتھ پریتِ الا اللہ

در جمال جیس اوس رچھان باللہ

بابہ رحم چھ نوں فصل اللہ

یت زَمَانَس مِنت شُکر اللہ
 جائے یُم ہتھ رُڑی رحمہ اللہ
 در نیوہ گنج چھوئی خوان اللہ
 بابہ رحم چھ نوں فضل اللہ
 سنیز کور پیرن از سلطان
 نورس مشتاق سورۃ زمان
 رجید دیالہ گامی قُم باذن اللہ
 بابہ رحم چھ نوں فضل اللہ

09-11-1976



بے خبری کے مخفی دنیا میں کتنی ہی جانیں ہوئیں تلف
 ماقبل روسیدہ عنا دلیب در ا < رم باش
 وجود گل نوازہ بر پتہ پتہ جہاں موجود نہاد
 در خانہ ظاہر شہود درکار دینا موجود نہاں



یک نگاہ

نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 درازے عمر باشی یک نگاہے
 شاہ خلعت بخشتم بے بھہائے
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 تہ کو رمت قور دتن چھوک مالکے راز
 چھنی کیاہ دسی بنتم مے دمساز
 بھنے بیناہ مے چھوم تی آرزوئے
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 مے پھوٹمت چھم جگر جل کرتہ چارے
 پڑھیا سنگدل لاگن شہسوار
 بخشتم دل روشن دستگاہے
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 مے خونس دورہ زورے جوش سلطان

پران آس آئیے آئیے سورہ رحمان
 ژہ جل تُل پردہ رازن کر عطائیے
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 ینے دیو تے ژہ دل تنہ گوم پارے
 سفر کافر پُریم مے سی پارے
 مے موشروم دوکھ تہ سوکھ امہ چانہ مایہ
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 ژہ تراؤتھ آزمایش ہے شانہ دارم
 ژہ نیتھم آسایش اُشہ بھانہ ہاریم
 مے گیلان پنن پردی کرتہ پائے
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے
 ژہ وُلتھس از خودی خود گوکھ سنگدل
 جمالس ژے مدی جلال نازل
 رجیدس ستر ہر تحریر وفائے
 نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے



16-11-1976

آپ جانئے کہ درویش صاحب لوگوں کے آوجاومیں شب و روز نہیں

چھوڑ دئے جاتے لیکن بنیادی وجہ یہی تھی کہ امورِ ات مشکل کشائی کے لیے یہاں آنے اور حاضر ہونے میں کوئی اور کسی نذرانہ کے پابند نہیں تھے۔ اس لیے لوگ صبح سویرے لوگوں کا گھیراؤ اس کے سوئے پڑے حالت کے بسترے کے گرد جمع ہوا کرتے اور وہ بہت دیر تک اٹھنا نہیں چاہتے جب کہ اسے آخری عمر کے دور میں رات کو ظاہری اثر و رسوخ از خانہ خود آیا کرتے تو پھر اس کی پوری نیند حرام ہوتی۔ اسی بناء نظام ہاضمہ کے بے کار پڑنے سے وہ زندگی سے بھی ہار گیا۔

ایسے دور سے قبل بھی جب یہ لحاف سے باہر نہیں آتا تو میں اسے یہ لوری بچہ کی سُو گایا کرتا۔ آٹھویں سے چودھویں پاس کرنے کے بعد سالہا میں سُلہ صیب کو تھر ماس میں چائے لے کر پلواتی حتیٰ کہ نوکری کے حاصل لانے میں اس وقت کے سیکرٹری عبدالعزیز ریشی کے پاس دفتر جانے کو کہتا اور مجھے مصطفیٰ صیب کہلاتا رہا۔ نوکری نہیں ملی لیکن شادی درگاہ حضرت بل کے نزدیک حافظنہ باغ میں انجام دوام ہوئی۔

میں گل فاروقہ دختر رجیدہ





هو هو کريو شُر يارو

بادشاه وِتھسہ کر دربارو

کھونہ للہ ناوت ہا مُلک دارو

بادشاه وِتھ سہ کر دربارو

خون جگر ميون شير انتظارو

بادشاه وِتھ سہ کر دربارو

پردس تل شُر سِ ٲڙے ملڪ کارو

وحدتکہ درياوہ اسرارو

نير سہ وونی نير ہاؤ دیدارو

بادشاه وِتھسہ کر دربارو

معصوم چھوک ٲڙے ہر انہارو

گنگرائے چان سوزِ گفتارو

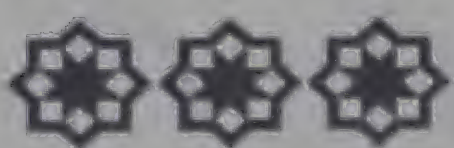
بوچھ ما لُجیو ہا ٹاٹھ یارو
بادشاہ وتھسہ کر دربارو

دودھ چھ لوگمت وگنہ دھارو
وردست پستان ہی سماوارو

گلہ گلہ چیکھ کنہ استقرارو
بادشاہ وتھ سہ کر دربارو

پاری ہا لگیو وتھ گوس بے قرارو
ڈنجہ میون دل تھاؤ ہے شہسوارو

رجید تھوکھ کر کؤت انتظارو
بادشاہ وتھ سہ کر دربارو



06-06-1978

”یہوی گوفنا فی الشیخ، طالب ٹیٹھ چاءتہ ستھ سماروار ہتھ پراران زِ

کروتھ شختہ چھ چائے“

”توہ زاہیت زمان اتھ لوگموت؟“

رنجِ ہاجر

(جسدِ سلطانِ ییلہ سنہ کھوتہ سون زمینس مثرتہ مے لایہ ءمس کر پکھ)

وتھ حض تھوود مستانہ سلطانہ پیرو

کوٹ کالہ بنیکھ آستان پیرو

چانہ مایہ ژھائے نو چھم مشان مے

وین اوسکھ ژی گرھزان پیرو

جلالے چانے سہھ اُس نٹھان بے شک

کوتاہ جلال گوکھ شریان پیرو

ہجروک یہ سینہ سوختہ گو بے ہوش

اچھ حض چھم لوسان ژے وچھان پیرو

تھزوک مقام اوسوک گاران ہردم

یوتاہ سون کیا ز گوکھ چھیند ران پیرو

اما رُک بہ سینہ و دموت چھ پھٹہ نس
چاک دیت ھاوے سیاہ نشان پیرو

تاب کتہ اُنوت رودک تن تنہا
زانہہ تہ نو اوسکھ یہ یژھان پیرو

نالوئی چانیہ شوب اُس بنان رندن
پاؤنر وین لگوس عشقہ وان پیرو

کم اون مجال چانیہ جلال و جمال
کوچہ کوچہ سود اگار شریئہ ران پیرو

چہار سو ما گرو چھ وولمت نال
فقرک یہ شان گو پشیمان پیرو

زمانیکو غایلو گر سبٹھاہ پامال
توے سلہ رودوک پنہان پیرو

یاد پاؤ پنن وعدہ نتہ ما چٹس برباد
اک شاہ بیوم وصلہ ارمان پیرو

تیوَت مے بُنتم یُت ژہ پیر روجی رحیم
نتہ ما سحرہ وِردات گرِشمن ارزان پیرو

کو نیرکہ گنجہ چانیک ساری بے خبر
کانسہ تہ نو فقرہ مویوُک بوئی نشان پیرو

چھوس بہ چانیہ ملُک زَر زَر رازدار
یُتھنہ ژھایہ تھاوہم کانہہ جہان پیرو

نفس و شیطانس گر گیت فلوا
چانہ ناوہ بھنگ و چنگ باگران پیرو

چھوی وجودک قسم مے بن موجود
تیغ فقر روزِ پرزہ لان پیرو

اُبرچے ژھایہ تل کئے آفتابو
رجیدہ دیالہ گاُمی ماہِ تاب پیرو



06-08-1990

یاد رہے کہ بعد سلطان اس کے مقبرہ سے یہی حالات ظہور ہوئی۔ مصنف ان پر افسوس کیوں

نہ کرے۔ طالب دعا: گل فردوسہ (ڈورومیر میدان) زوجہ یوسف بیہ گل نشین تہ گل عندلیب۔

پیرہ تھزر

(معاملاتِ کار دنیا میں خانہ نور۔ مدرسہ اور اپنے گھر سے کہیں پیر ٹکنے کی اجازت نہ رکھی)۔

شوہیاہ تراؤن مے غارس گن پُن سر
مے یڈوے خاصہ سلطان خاص رہبر

کران آس سجدہ لا چانہ دفتر
شوہیاہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

یہی رنگر وانے بہ رنگنے آسے
دُڑتھ پروانہ پرنبے چھانہ آسے

اَشُر ہوت جامہ ہت پھیرا بہ در در
شوہیاہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

مِلت چھم خاک چانہ کوچ سراپاء
ڈیکس چھوم نقش اُمیکوئی چونہ زیباہ

یہی خالے بہ پھیراہ خونشہ باز
شوبیہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

جلالک کھومبہ مونڈت پوس مے زر زر
مے روس نزدیک ذروت نے کانہہ تہ اکھ زر

شرط کر بٹھ پالہ نووٹھس تادم آخر
شوبیہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

مے کر چاہ عشقہ دفتر کاسہ گدائی
کمر خم اشکہ تر لیکھتم وفائی

روا پھیرون چہاہ میون چوں گداگر
شوبیہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

طواف کعبہ وعدہ پوئم مے بہتر
جسد در غار تھوتھ روح مے سراسر

سفر برپا چھ نہ دستور فقر
شوبیہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

مے تھاً و میث زندگی ژہ ہموار گزر
پناہ دو گنیار ظاہر گژھ برذر

بدنیا پور تھاً و م باطن رہبر
شوہیاہ تراؤن مے غارس گن پُن سر

شہود میونوی ژہ موجود چھک سرائر
پزیاہ سیرن مے تھاون زانتھہ دوربر

شہاہ رجیدس روز شاہ برابر
شوہیاہ تراؤن مے غارس گن پُن سر



آپ آگاہ رہیں کہ طالب کس حد تک مطلوب کے پشت پناہی کا
طلبدار ہے۔ آخری لمحات کے ایام میں سلطان کس عبرتناک جسدی
صورت میں موئے کے برابر سمیٹے۔ اس نظمیتہ بیان سے سبق سیکھئے۔ اور
سُلہ صیب کو سامان شکم و شہرت حاصل خود میں مت بھٹکئے۔



(درویش کے آخری ایام کے عبرتی اسباق جب زبان اور گھٹنے جواب دے چکے تھے)

رفتار گفتار یوتھ لوژھ وون
 گوشن عتر تھاءمس گوش
 موئی موئی مے خانہ نکھ والہ نووم زونوم سلطان پیر
 دمہ دمہ دم خود تیوت موژھ روون
 ہیرہ یون کورہمس لولہ متہ لائے
 مادر زادے شیرا چاؤ نووم زونم سلطان پیر
 تنہ عتر تن مے تن ناؤنووم
 منہ ناؤمیس چشم جادو
 ژلہ ون رخسار مے جرہ نووم زونم سلطان پیر
 سینے پنہ نوی مے سینہ دور میس
 گنیزہ راؤمس سوڑہ اُستخان
 بھرم دت وچھ تل گچھ کرہ نووم زونوم سلطان پیر
 سینے پنہ نوی تکے تھوؤ میس تریشہ ہوت زیوہ تالس
 سوئے کعبہ قبلہ ولہ نووم زونم سلطان پیر

نالہ متری چھٹا کید پورنم دو پنیم چھوسنہ روپوش
 ہر کئی تام تھوپہ کرہ نووم زونم سلطان پیر
 وصلکہ مقام دس گوی پلوان مہمان سے اوس میزبان
 لر لر آخر لر سزہ نووم زونم سلطان پیر
 نفس اللہ اللہ میول گوہر سووت غوغاء
 شیرن ہند شیر مے شیر نووم زونم سلطان پیر
 کھونہ منز و سٹھی تختس کھولم دید و اوس و چھان
 اُشکے آجہ متری مے کورمس سران
 شرکہ اطوار ادھ پیر نووم زونم سلطان پیر
 قدم قدم ڈبہ پتل و وتم عامن تہ خاص کرنس سلام
 نماز جنازہ پانہ پڑہ نووم زونم سلطان پیر
 نشان الا اللہ بردوش کھولوم منزوتہ ڈیشن مادر پدر
 سفرچہ کتابہ بس کرہ نووم زونم سلطان پیر
 واپس اونے تھم مقامس لیتہ اوس سرنے وادن مزار
 سینک سہرے ماہ پرزہ لووم زونم سلطان پیر
 لیکھونہ کے اتھ وی خاکس واس دیت
 خاکڑ وچھوم توشان
 ادھ مے پانے ڈاف تراؤ نووم زونم سلطان پیر

جسدس آخری سلام پُر میس سینہ زاہ گڑھی میونوے ملال
 رجیدہ ساری وعدہ پالہ نووم زونم سلطان پیر
 سبز پوش سلطان کھونہ للہ نووم زونم سلطان پیر
 (۱) حرارت اور جلن کی وجہ دہی لسی پی پلا کر بھی رکتی نہیں۔
 (۲) سلطان بزبان کشمیری پکڑ کر ”رٹ کہتا نہیں مانتے بلکہ رچھ
 بولتے۔

(۳) آخری صبح نہ دیکھے کسی کو وہ ہاتھ ملانے کو لائے۔ جن کی اُسے
 اس کی عادت تھی۔

(۴) خانقاہ مخدوم کے نیچے سنگ زار میں اُسے جنازہ پڑھا گیا۔
 (۵) سلطان کی میت پر چار پائی اُس کے آبائی مزار سے جنازہ گاہ
 تک لائی گئی۔

(۶) یہ زمین جسے پہلے ڈار بھی کہتے بھگتوں کی زمین تھی بلکہ ان کا
 مزار بھی موجودہ مقبرہ کے نیچے دو قبریں موجود تھیں۔

(۷) سال ۱۹۸۹ء میں ایک روز مجھ سے ہاتھ ملا کے پکڑے بولا
 میری جان حوالہ ہے۔ ہاں میری کوئی ناراضگی ملال نہ رکھنا وہ مٹی کیوں نہ
 خوش قسمت ہو جہاں وہ ہمیشہ کے لیے سو پڑا۔



”۸۳ سالہ عمر کے ۱۴ اگست ۱۹۹۰ء دن کے ۶ بجے درلحد“ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سہروردیہ پیر ثانی

شکر للہ پیر ثانی شُد نصیب شیخ الوقت
 انتخابے شیخ حمزہ جلوہ افروز بر تخت
 ماہ تابے شُد طلوع از خانہ غفار شیخ
 ارض کشمیر مے تابد نور از سلطان شیخ
 در طریقت مست و معرفت ہم حقیقت الوقت
 انتخابے شیخ حمزہ جلوہ افروز بر تخت
 حال درویش مرد ماں ہم ایں متو مے گویند
 بے نظیر دریں جلال وہم جمالش یافتند
 کیست داند مرتبے ایں فقر و قطب و باجخت
 ایں وجود نور احمد باحشم و بارخت
 در جلالش مے ترسد جن و انس وہم طیور
 چوں آمد ہم جمالش شُد طواف ایں ظہور
 بے بیان دارد حالش مے شود آیینہ ذات
 چمے گویم پیر باطن مخزن ذات و صفات
 شُد نصیبتش سلطانی باقرار در عیال خویش
 در نکاح زنے دارد لیک محو در صبر خویش

بعدِ حاصلے دو دخترانِ شُد قطعے بر نفسِ دویش
 در کمالِ جوشِ شُد معروف و مجنون بے رویش
 در نگاہش دینِ سنتِ مے پرورد عیالِ گل
 چوں مے گوید این ستوراں کارِ شعبان بالگل
 آشیانے لا مکان دارد کرد شُد بقاء اُستوار
 عقد کشائے دین دارانِ مذہبِ عشق پایدار
 وجودِ سلطانِ فنا فی اللہ لیک ادراکِ زیرِ پاء
 ہر ادائش پُر ہنر است ہر سخن تابعِ وفا
 گرچہ بود از اوایل غرقِ ولایت بے نظیر
 این خانش از جنوشِ تنگ آید کرد زنجیر
 منزلش نزدِ ملکوتِ پرہیز کرد غیر خوردش
 در آخرِ ایامش شُد لاغر کرد بندش گفتنش
 بے قیاس در جلالِ جنوںِ جسدی اذیت بُرد
 محو در پاکِ روحش این و آن یکساں بُرد
 پیرِ رجید شُد نصیبتش شیخِ الوقت از لا الہ
 ہمچو خاکی بہ شیخِ حمزہ با زحمتِ لا اللہ

مُصنّف چھ ایم۔ اے۔ فارسی ڈگری حاصّل کر مرزا وہ کن پنین ظاہری

زبانِ ہند نہ رانہ رنگو چھ یہ فارسی زبانِ منزِ حالِ سلطانِ تڑھوٹ پاٹ پیش۔



(درویش جب لحاف کے اندر خود کو چھپاتا تھا کسی کو ملاقات دینے نہیں چاہتا)

روپوش چھوکہ زیر جندہ لولو
کرتم کم کم خندہ لولو

چھوسناہ بچہ چون باشندہ لولو
کرتم کم کم کھندہ لولو

چھوی نا یوان کھیٹہ وندہ لولو
بند بند کور تھس بندہ لولو

دیت تھم کا تیاہ رندہ لولو
روپوش چھک زیر جندہ لولو

چائس حکمس بندہ لولو
ہارس کرتم وندہ لولو

ہانیم کو دندہ لولو

روپوش چھک زیر جندہ لولو

ذر ذر گوک ذر ندہ لولو

زال تروتم پُرنندہ لولو

فندہ فندہ چھک با پھندہ لولو

روپوش چھک زیر جندہ لولو

پیوہم بے مثل گزندہ لولو

بازر کو رتم مندہ لولو

رجید چھوی جندس پیوند لولو

روپوش چھک زیر جندہ لولو



02-03-1983

دومیدار مان گل فاروقہ زوجہ محمد اشرف حافظ باغ، سرینگر

۱۰ محرم ۱۴۳۲ھ

لول

وِزِ وزے بھوڑ مے لول سلطانی
 بنھیت پردانہ کردم گت مے سمش
 کس ونے مجنون گوس جانانی
 دین و دل کوڑ مے نثار سلطانی
 کیاہ عجب لاگتھ مے لاگان اجنبی
 موت لاگتھ دل مے زالان بے ڈھنگی
 ہندہ رثدے شیوہ سلطانی
 وِزِ وزے بھڑ مے لول سلطانی
 کار سلطانی محو یار یاری
 عشقہ دادے چھس پرژھان سلطانی
 دادو بیداد مے گوومت بزرگاری
 وزہ وزے بھوڑ مے لول سلطانی
 یژھ پڑھے پھل مے پاد معصومی
 کونہ پروا یا لحاظ بے آری

دادو بیداد مے گوومت بزرگاری
 وز وزے بھور مے لول سلطانی
 چھوس خداین خلقتناہ وولمت زبر
 وفتکوی سلطان ولایت بحر و بر
 ظاہرس تے باطنی راز داری
 وز وزے بھور مے لول سلطانی
 چھوس کران تعظیم سجدے پیری
 محو در مندر بہ چھوس طو افسی
 چھوس بہ رجید محو خود ازکاری
 وز وزے بھور مے لول سلطانی

17-03-1976



طالب دعاء ابدی

یُس خانہ رجید ابن شعبان وگے

شہہ مہ جمائز پٹھے ویتہ راوان آو بشیر احمد۔ ۸ جنوری ۲۰۱۱ء

آخری منزل باسلطان

پیرہ کر سخاوتھاء بہ تہ وچھ ہتِ اِلا اللہ
کیاہ صباء کیا گو مساء بے خبر تتہ شوباہ

مبے تہ کرتھ پی عطاء بہ تہ وچھتِ اِلا اللہ
تریشہ ہوت لائین صدا زبہ کھٹستِ آسمِ پاللہ

پراران گوم سالہا بہ تہ وچھتِ اِلا اللہ
تیلہ اوس نے کائہ جمع ییلہ ژہ تہ مبے گو نکاح

میون لول ژے اَن بجاہ بہ تہ وچھتِ اِلا اللہ
در جلال نیوٹھم ژ دل ہھ تہ شال اُس بالکل

در جمال روٹھہ سلحہ بہ تہ وچھتِ اِلا اللہ
مُزلن چھوی نو شمار سور کور تھم بار بار

نور ول تم بسم اللہ بہ تہ وُچھتِ اِلا اللہ
عارِ یہ نے تے تے اللہ تے پت گوئے فدا

سایہ چونی چھم پناہ بہ تہ وُچھتِ اِلا اللہ
چھوی قیام بقاء باللہ پور پور از بسم اللہ

مے تہ بخشم از نگاہ بہ تہ وُچھتِ اِلا اللہ
چھوی تے حاصل کل اللہ دم رُٹھ تے اِلا اللہ

دپ رجید چھوی ید اللہ

بہ تہ وُچھتِ اِلا اللہ

13-06-1990

مے تہ کر یو در در بار الہی بہ وسالت دُعاء خیر بیھہ کل فاروقس۔ بہ

وومید چ طلبدار ریشما، مومن آباد، اسلام آباد۔ اکتوبر ۲۰۱۰ء



بندہ نائب خدا

انتقالِ خاکِ جسد معلوم در تقدیر
 ازل کے پڑھنے والے یہ خوب جانتے ہیں
 کس لہو سے لوح لکھی جائے تدبیر سے تعمیر
 خدا کے آشاء ہم کو خوب بتلاتے ہیں
 دفترِ یزداں میں جبریل کی ضمیر
 درمیان داری کا سبق خوب پڑھاتے ہیں
 علم کے ایوانوں میں خدا خود بے قصور
 روح کے رازدانوں کو خوب جگاتے ہیں
 بے مرشدی کے دامن سے چھو نہ جائے لکیر
 ایسے توحید سے ملک ضرور ڈراتے ہیں
 اس دورِ مادیت میں لرزتی ابلیس کی شریر
 ورنہ اسباقِ رحمانیت ریاضِ اولیاء پکارتے ہیں
 شریعت کے دیوار سے ہو جا آستان سے بغلگیر
 آگے وجودِ خدا کا عیاں نظارہ دکھلاتے ہیں

معنی قرآن بس الفاظوں کی نہیں زنجیر
لو اَنْزَلْنَا کی جستجو اس کو خمیر بتلاتے ہیں
اے طفلِ مکتب علم خرد سے نہ بن جائے نکیر
خدائی اپنے عاشقوں کو لا اُبالی پڑھاتے ہیں
شب قدر کی شب واعظ سے نہ بنے تطہیر
ایسے لمحات ندامت عفو و تعبیر سے ملاتے ہیں
مقتداں منتشر سامانِ شکم کے ہوا باز
ان کے حلقے پیر پیراں کو تکیہ عیش و آرام بتلاتے ہیں
اہل توحید دولہے سجائے ماضی کو مرحوم دے قرار
لاشریک کی کائنات کو مماتی کا سبق پڑھاتے ہیں
مغربیت اس نونسل کو جنسیات کی زنجیر باندھی ہوئی
اہل نظر سرچشمہ حیات اشکِ ندامت فوارتے ہیں
خودی نامعلوم بے خودی میں پھنسے افرادِ زر در بھنور
دیکھئے رجید اصل دین حیات کو جدا جدا جگالتے ہیں



طالبِ دُعا برائے صحت و سخاوت

غلامِ نبی خان تہ عبد المجید خان، سعیدہ کدل، سرینگر

چہ عجب

یا الہی عشق اشک چہ عجب
سوختہ سوختہ در عشق این غضب

نالیدم صبا و مسا این چہ کسب
ازاں پارہ پارہ ام این غضب

از جہاں بر افروختم ز نقب
شب و روزم از دست بُردی این غضب

عاجزم از فتنہ تو پیدا کرد
این بحر ناپید ازل این غضب

از وجودے این سجودے من شہود
در دہر بریاں منم این غضب

آرے تو آفریدِ ایں وَاں خدا
گر طیورے غرض بودے ایں غضب

از لباسے او کہ آمد احمداً
خرد منداں ہوشیار داری ایں غضب

از زبانِ رجید طایر لا الہ
کیست باقی کہ عیارے ایں غضب



منقبت خوانِ یمن سہ مشاتخ تہ و نان اوس
”محمد یعقوب تہ محی الدین“

با
رجیدہ

پیش سُلہ صیب بدسگامی“

التجاز سلطان بسوئے سلطان بزبان رجیدہ

لولہ ہوت آلو مے گر سلطانی
 کیا خبر کیا چھوم ملال جانانی
 خون دل ہاران مے گو بدناسی
 کیا خبر کیا چھوم ملال جانانی
 آم پھٹ پھٹ سینہ مے بریان گو
 جامہ زھڑ زھڑ سوختے مے پان گو
 بے قراری ہند جلاؤ منز مارے کسی
 کیا خبر کیا چھوم ملال جانانی
 پیرہ میانو یوت کوتاہ تاب چھوی
 دد متس شہلاوتم ثواب چھوی
 چھوم بوجر زامت یٹھس جوانی
 کیا خبر کیا چھوم ملال جانانی
 آغہ میانو یوت کوتاہ چھوس خراب
 اضطرابس منز میہ پیومت اضطراب
 مہ کرتم دور یٹھس بزگاری

کیا خبر کیا چھم ملالِ جانانی
 عشقِ زور و لوٹھ گرتھیم سادی
 زوہ مے نیوٹھم وارہ لوگھتس زالی
 خون میونوی نوشِ ژے شہماری
 کیا خبر کیا چھوم ملالِ جانانی
 عجز و زاری میانہ و ن شمار چہاہ
 اُشکہ ترروزن مے و ن وینہہ وار چہاہ
 تیرنی مے سینہ دھور سلطانی
 کیا خبر کیا چھوم ملالِ جانانی
 رند معشوق سنگ صنم گرداب گوم
 فندہ کرئم انگ انگ تیز آب پیوم
 چھوی رجید دیاگامیس میول سلاطنی
 کیا خبر کیا چھوم ملالِ جانانی



شہ وری درحیاتی تہ بعد واصل رب سلطان رودس بے کسی ہندس
 عالمس منز درویش صیپس نش از یوک تام یوان گزہان از ۴۵ وری عمرہ
 منز تھ رودس بے انہ ہور یو۔ مگر خاموش بہ محمد صدیق ساکنہ کرہ فلی محلہ سرینگر
 تہ مشتاق احمد۔ اگست ۱۹۹۰ء۔

پہلے مکھا گیا۔

کرشمہ (کرامات) درویش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی تھو و سُلہ صابن از عطاءے بصیرت من اللہ تعالیٰ بہ

سلسلہ سہروردیہ، بروہی بزبانِ خودیہ و نتھ۔ یُس مے تھو و حسبِ عادت در

تحریرات لیکھت۔ شاید آسہ توہیہ یاد کہ اُمس بروہیہ کنہ اوس عموماً

موفتوک لوکھ جمگٹھ آسان تہ یتھ یتھ غرضن ہند انبار تہ انتظار

(۸۱-۱۹۸۰ء) منز چھ یہ ٹیپ تہ گوشت۔ یہ از تہ یکو بوز تھ، انسائی

مشکلاتن بہ وسالت اند بھر و نس منز اُس اُمسند کمالات سپدان تہ یہ

روپوش تھا و نک تنبیہ کران۔

اکہ وز آس بہ اُمی سندس پیر روجی بابہ رُحمن مقبرہ پیٹھ اُمس نش تہ

یہ سپد مے یتھ بغلگیر۔ اتھ منز وون مے اُمس گن نگا ہے شاہ سلطان یک

نگا ہے۔ مگر اُمی دیوت جواب شہید سلطان، شہید سلطان بہ تہ کیشہ کال

گرتھ وون اُم۔

یہ میانس مُلکس کھیونچہ ہتھ یا بانڈ ہت۔ یہ پڑہ نہ یہ پڑہ نہ اُس پڑھو
 نہ ات۔ "Typed" وقتن کو ریہ بے شونکھ پاٹھی عملاً ثابت یا نے یہ گذریو
 ۱۲/ محرم الحرام مکہ دوہے۔ تہ یہ پیش گوئی سپر اُم سندہ بن یثھن والبن پیٹھ
 امر پیراز روئے شریعت تہ حکمہ شریعت۔ پیہ تہ پنہ پتہ یہ مہے ارشاد
 کُرُن ۱۶/ جولائی ہنز یاد آوری تہ پانس ستری یا نے پُن انتقال گنڈرُن
 ہجرتس ستری تہ کیا ز جنا بوچھ ۱۶/ جولائی ۶۶۲ء مکہ شریف پیٹھے ہجرت کر مڑ۔
 اوہ کن مماتی رد کرتھ کرن اتباع پیغمبر ﷺ پانس پیٹھ خوش پسند تہ رضائے
 رب امہ کن چھس بہ تنہ پیٹھ یہ دوہ ۱۶/ جولائی اُمی سند ارشاد ہجرت
 مطابق روز اذکر اللہ ہس ستری مناوان۔ شاید ز انیو توہہ کہ ۱۲/ محرمہ شوہنہ
 اُمسند ناوہ عبرت کہ دوہہ وازہ وان سجاوتھ سازس ٹھس دیون۔ تم کم
 آسین یم دیان مول مودتہ اُس کرو شادیانہ۔
 یہ عملی پیغام پڑہ اُمی سندہ بن یثھن والبن آئینہ حیات بناون یم ستری
 خداتہ پیرتہ راضی روز۔

مشاہدہ حکم سلطانیہ

از رجیدہ

مشکل کشائی ہند عالم چھ عالمہ خدادوست آسن یمن پردہ تلون چھنہ
 زیبان۔ کیشہ کرشمہ جات یمن پزرج گواہی آسھ۔ ہکھو بحرہ موجب
 ثبوت دسگاہ لکتھ۔ کتاب ہکھو نہ بناوتھ۔ عالمے اسرار۔

قطعات

منظور نہیں رند کو یک بار مرنے کی
 ہر آں مرنے کا تازیانہ مجھ سے ہی پوچھئے
 دیدوں میں آتش حصار کئے انجم آسماں
 پریوں آدھ جھلسے کا حال مجھ سے ہی پوچھئے
 کب تک رہے شاکی اس گیتی میں اے رجید
 جلاد کی ادائے آشنائی کا حال مجھ سے ہی پوچھئے



آسان نہیں بشر سے جنسیات کھا جانا
 جس سے یہ رام ہو فقیر کہلا دیا
 زمانہ میں اُبھرے ناتعداد رنگے سیار
 کسب معاش کے مارے وِردات کے مُستعار
 مت چل در پے سارنگ و بھنگ ساحروں کے

آخر خدا کے نہیں جابروں میں ہوں در قطار



بعد روپوشی روپوش ہوئی سلطان کی جلال
جو یک لمحہ صحبت میں نہ ٹک سکے بن گئے دلال
کوئی بھنگی کوئی گوئیا کوئی رشتہ دار
زر کی سند نے فقیری کو کئے مغربی کلال



شکوہ بہ تو یارب

کس پائش میں تولے گیا شہنوازہ کو یارب
عجب حسرت عقل لاجواب یارب

جہاں ذریات کو پالا جاتا تھا دائیم
یہاں ہی موت کیوں ہوگئی بے ادب یارب

کاروان اسماعیلی در زنجیر سہروردی
فقرا کے کربلا میں ذکر یا ٹھہرے یا رب

وہ ادھ کھل گلاب یکتاء غریب نواز پنہاں
اُس کی تلاش اُنہیں ہم پاش پاش یارب

از جودے ایں سجودے من شہود
درد ہر بریاں منم ایں غضب

آرے تو آفرید ایں وَاں خد
گر طیروے غرض بودے ایں غضب

از لباسے اوکہ آمد احمدؑ
خرد منداں ہوشیار داری ایں غضب

از زبانِ رجید طایرِ لا الہ
کیت باقی کہ عیارے ایں غضب

۲۷ ستمبر ۱۹۷۷ء



تجزیاتی دیدہ سند

میں محمد یعقوب خان ساکنہ برنی محکمہ تعلیم میں منصبہ اُستاد سے لے کر اس میدان میں خصوصی ایوارڈ یافتہ ہوتے ہوئے ضلعی عہدہ تک سنبھالتے رہا۔ بعد میں ادارہ دارالعلوم اسلام آباد حنفیہ کا پرنسپل اور ایڈمنسٹریٹر کے طور دیانتداری کے بناء ہی منصبہ داری انجام دیتے آیا۔ ضلع سطحی نے ملکیت اوقاف زیارات کا منتخب بھی رہا۔ سلطان صاحب سے ملاقات رجیدہ صاحب کی رہبری میں ہی ۱۹۷۳ء میں ہوا۔ آج ۷۵ سالہ عمر تک مسلسل جاری ہے۔

حالانکہ یہ متخیر کن معاملہ بھی ہے کہ راقم پیر احمد صاحب ملارٹی کے خانہ مریدان اور خاندانی بعیتی رہا۔ پھر معروف درویش قادری فدائی درویش عمہ خان کے نزدیکی رشتہ سے جڑا تھا۔ لیکن یہ عمر نو جوانی پھر طفلانہ ہی گذری۔ بات تحریر کردہ کتاب ”اُسی اُسی زے فناء فی الشیخ“ سے متعلق ہے۔

یہ بھی ایک عجوبہ ہے کہ طریقت پسند انتہائی جلالی مزاج کی دوئی میں شریعت سے فیض یاب فرد واصل ہوا۔ طالب حاصل کردہ سند سند خط ارشاد اپنے شرعی پیر برحق جناب اسد اللہ صاحب ساکنہ سیرکانہ گندہ براستہ عیش مقام کے بحکم ان کا کسی اور سے ہاتھ ملانے کی نہ کوئی ضرورت تھی نہ اجازت۔ لیکن تقدیر باطن کا کردہ نہ ٹل سکا۔ جس کے بناء شیدائی شریعت خصوصی تابع نقشبندیہ کو از سر نو طالب بے گفتگو طریقت کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

ترجمانِ سلطان العارفین بعید از دور معائے زمانہ طریقت کے جنم میں ثابت ہوا کہ ۱۹۴۷ء کے ایامِ صدی میں کرشمہ جلوہ گری میں سُلہ شیخ ظہور ہو کر اس کے دوئی میں محترم غلام محمد و گے رجیدہ ساکنہ پیٹھ دیا لگام انتخاب ازل ہوئے تھے اور اس ثانی پیر کو ثانی خالی رجیدہ صاحب ہی ابھی ہمارے سامنے موجود ہیں۔

آپ اکثر سلطان صاحب بدسگامی کے زائرین آں درحیاتی لوگ رجیدہ صاحب کو ید اللہ سے ید سلطان مشاہدہ کئے ہوئے ہیں جس نے اپنی جوانی اس جوان خوردہ اثر سے نذر کردی۔ جہاں ہماری عقل کی چادر میں کوئی دھاگہ جھٹتا ہی نہ تھا۔ یہ ایک عجب پاگلانہ متویانہ، مجنونانہ اور اجنبیانہ کڑی تھی۔ جس میں ہمیں ابھی بھی سراغ کی تلاش پیوست ہے جہاں اُن پڑھ خوش اعتقادی نہیں سما سکتی۔ یہاں ظاہر سے بلند باطن کی دنیا کارگر ہے اور بالغ نظریہ۔

شخصیت اور کتاب ہذا کے بارے میں اتنا ہی تعارف و یقین باور کر سکتے ہیں جتنا کہ بظاہر ہماری آنکھوں نے خوب تر دیکھا اور پایا۔ اس میں کوئی کیسے شک کی انگلی اٹھا سکتا۔ جناب سلطان کی متویانہ زندگی کے ایام فقر کی صحبت باراز و نیازی کے لمحات اس دنیاے فانی میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوئے۔ جتنے کہ محترم غلام محمد صاحب کو توفیق حق اس راہ میں اپنی پاک باش دختر بھی شہداء کے صف میں جا ملی اور اپنی ماں کے آخری ملاقات کے وقت مرشد کی بغلگیری میں ہو کر بدسگام سے ہی اپنے گھر لایا گیا۔ اس دنیا میں کون دوبارہ آیا۔ پھر تو زندگی نذرانے میں دنیا ہی فناء فی الشیخ کا درجہ کہلایا جاتا ہے۔ ایسی ستمی تابانی کے

صداقت میں یہی کہا جائے کہ اُس ”اُسی اُسی زے فناء فی الشیخ“ آپ اس مختصر سوانح در زبان کشمیری پڑھ کر اس حقیقت سے خود ہی خود آگاہ ہو جائیں۔

میں نے حرفاً حرفاً اس کشمیری تواریخ سلطان ہی نہیں بلکہ فروغ زبان ادب کشمیری کا مطالعہ کیا۔ امید ہے کہ اس ریاست کے لوگ اس کا مطالعہ کریں خصوصاً روحانیت کے طلبدار۔

اس کا حقیقی عاشق سلطان ہونے کا عملاً ثبوت اس کے وہ سارے مدح شیخ کے ۷۷ حصے جو سال ۱۹۸۱ء سے جاری رہے۔ مناقب و غزلیات میں سلطان کی عظمت اور روحانی منزل سے آپ بواسطہ خاکی و بشر رجیدہ صاحب کے توسط سے پاسکتے ہیں۔ جیسا کہ خود سلطان صاحب نے مجلس خود میں میرے سامنے اعلان کیا کہ یہی مردِ خدا ہے۔ بلکہ سلطان بار بار بولے اُس چھ زمرہ مردانہ لولو۔

آخر پر یہی عرضداشت ہے کہ جناب سلطان صاحب کو پہچاننے میں کلیتاً ایک راستہ یہی ہے کہ جس نے اس فقیر کا جھوٹا کھاتے زندگی بسر کی جو کلیتاً اس صاحب ولایت کا لباس بنے رہا تھا۔ آخر آخری سانس بھی جس کے سینہ پر پھونک گزری، اس کی آشنائی اور کس کے ساتھ ہو سکتی۔ ذرا اپنی عقل سے کام لے کر اسباق روحانیت کا دامن سلطان سے پیدر رجید پکڑتے رہے اور روح کا سبق لینے میں سبقت لینے خدائے صداقت ہدایتِ راستبازی عطا کرے۔ مرشدِ راضی ہوئے۔

نیازمند

محمد یعقوب خان ساکنہ برنی

تصانیف رجیدہ

(۱) مناقب اولیاء اللہ (۱) خصوصاً نقشبندیہ، سہروردیہ

(۲) مناقب و مداح در عفا فی الشیخ۔

کشمیری غزلیات حصہ مناقب ”ندائیکو آلو“، ”خونِ جگر چوم“، ”عشقہ سر“، ”آشہ ہتر پوشہ پھتر“۔ ”اُس اُس زے فناء فی الشیخ“ (در کشمیری)۔

اردو غزلیات ”سوزِ جگر“ حصہ اول دوم، ”گریہ رجیدہ“۔

(۱) مکمل سوانح فقیر سلطان ۱۹۰۷ء تا ۱۹۹۰ء۔

(۲) تواریخ صحبت سلطان، درون حجرہ با کاروان سلطان معہ عیال۔

(۳) ارشادات سُلہ صاحب۔ ”ایک سری ارشادات مجموعہ“۔

(۴) واردات مقتدا آں ارض کشمیر۔

(۵) وجودِ شاعری تہ تصوف

(۶) آنسوؤں کے شعلے۔

(۷) آہِ مظلوم کشمیریاں۔

(۸) توحید تہ تصوف،

(۹) حجت علم اور زبانِ روح

(۱۰) فقر کی بے رُخی (بعد سُلہ صاحب)

مندرجہ بالا میں مناقب کے پانچ جلد چھپ چکے ہیں نثر کے پارچے درانتظار طباعت ہیں۔

تمام عاجز و نادوم مقتدین سے اپیل ہے کہ اس ادائے اشک ریزی کے بعد ہمیں اس امتحانی

تعزیت خانہ کے حق میں صحت کا دایمی اور نصرت در روزگار کے لیے دعا کریں۔

بشیر احمد، گل فاروقہ، پٹھ دیالہ گام

نوٹ: ۱۶ جولائی یہ کتاب اجراء ہو رہی ہے۔



شُراہِ جَلائی چھنے کتاب اجراء ہو ان کرنہ۔ انشاء اللہ۔ توفیق باللہ۔



14 جولائی بروز جمعہ 1978ء غلام محمد و گے رجیدہ جلالی سلطان کاشیو کر رہے ہے



سلطان صاحبہ بدس گوم



مقبرہ جائے مسکن شہید شہنازہ دختر رحیمہ پٹیل گام